یابصیر یاقدیر ۷۸۶ ۹۱۷ یارشید یااحد

دم مدار بیڑا پار

حمد و صلوٰۃ و سلام، دعاؤں

نعت و منقبت کا تاریخی نعتیہ مجموعہ

یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از قلم:

سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم آل رسول

اولاد علی ولیٔ کامل غوث زماں حضرت علامہ حافظ قاری مفتی

الشاہ پیر امام سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری

(مترجم و مفسر و محدث مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

PDF شائع کردہ

آل انڈیا مشن مجدد مرادآبادی

9158429915 (مالیگاؤں) 7020121316

احمد رضا قدیری عمران حسین قدیری

Scanned with CamScanner

MADAARI MEDIA

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

حمدوں، نعتوں، منقبتوں، سلاموں، دعاؤں، اور دیگر منظومات کا

تاریخی مجموعہ

یا نبی

از

سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم محدث عظیم

مفسر فہیم مترجم قرآن کریم علامہ حافظ قاری مفتی شاہ پیر

سید محمد انتخاب حسین

قدیری اشرفی مداری مدظلہ البصیر

بانی مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ مراد آباد شریف

ناشر

کتب خانہ قدیریہ رشیدیہ

قدیری منزل محلہ کسرول مراد آباد شریف یوپی انڈیا

یہ کتاب Www.madaarimedia.Com سے ڈاؤن لوڈ کی گئی ہے

Scanned with CamScanner

۷۸۶
۹۱۷

فیضان بصیرت

از: سیدنا حضور تاج الشرفاء قبلۂ عالم
شیخ العرب والعجم شبیہ سیدنا حضور غوث اعظم، علامہ الحاج
شاہ سید محمد عبدالرشید میاں قبلہ مدظلہ العالی سجادہ نشیں

دربارِ سیدنا حضور اللہ ہو میاں پیلی بھیت شریف

جناب مناظر اعظم ہند مولانا مولوی سید محمد انتخاب حسین قدیری نعیمی اشرفی، تاج الفقراء حضور حاجی شاہجی محمد شیر میاں رضی اللہ عنہ کے فیضان کی منہ بولتی تصویر ہیں۔ تاج العرفاء حضرت علامہ مولانا شاہ سید محمد عبدالبصیر میاں رضی اللہ عنہ کے فیضان بصیرت کا شاہکار ہیں۔ تاج الاولیاء حضرت علامہ مولانا الحاج شاہ سید محمد عبدالقدیر میاں رضی اللہ عنہ

کی باکرامت توجہات کا آئینہ ہیں اور یہ ان بزرگان دین کی عنایات کی جلوہ سامانیاں ہیں۔

مولانا موصوف کو بزمانۂ طالب علمی ہی ہم نے خلافت و اجازت عطا کردی تھی، چونکہ انکی پیشانی سے وہ انوار واضح طور پر مجھے نظر آرہے تھے جن سے روشن مستقبل اور تابناک دل کا پتہ چلتا ہے۔

مولانا موصوف کے کلام میں سوزِ عشق اور گداز محبت کے سمندر موجزن ہیں، انہیں خدا سے عشق ہے، رسول پاک سے محبت اور بزرگوں سے عقیدت ہے اور یہ جو کچھ کہتے ہیں عشق و محبت اور عقیدت میں ڈوب کر کہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے اکثر انکی نعتیں اور منقبتیں ان سے اور دوسروں سے محافل و مجالس میں سنی ہیں، انکے کلام سے ایمان کو تازگی اور روح کو بالیدگی ملتی ہے۔

میری دعاء ہے کہ وہ ہمیشہ کی طرح آئندہ بھی پھلتے پھولتے رہیں اور انکی مقبولیت میں اور بھی چار چاند لگیں۔ اللہ تعالیٰ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں انکی کتاب "**یا نبی**" کو دونوں جہاں میں مقبولیت عطا فرمائے۔ آمین

دعاء گو:

سید محمد عبدالرشید میاں

سجادہ نشیں دربار سیدنا حضور اللہ ہو میاں پیلی بھیت شریف

۵ر ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ مطابق ۲ر ستمبر ۱۹۸۴ء بروز اتوار

Scanned with CamScanner

انبساط

از: سیدنا امام اہلسنت اشرف المشائخ مرجع العرفاء ولی کامل
حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی شاہ **سید محمد مختار اشرف**
اشرفی جیلانی حضور سرکار کلاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھوچھہ شریف

اعزوارشد مناظر اعظم ہند مولانا حافظ قاری سید محمد انتخاب حسین صاحب قدیری نعیمی اشرفی مداری سلمہ بانی جامعہ قدیریہ نعیمیہ سے ہمیں محبت ہے اور انہیں ہم سے۔ بلکہ تمام بزرگوں سے عقیدت ہے۔ ہم انکی دینی خدمات سے بہت خوش ہیں اور ہماری دعائیں انکے ساتھ ہیں۔

ان کے مجموعۂ کلام ''یا نبی'' کی خبر سے انبساط ہوا۔ ان کی ترقیوں میں بزرگان دین کی توجہات کا دخل ہے۔ انشاء اللہ المولیٰ القدیر ان کی دیگر تصانیف کی طرح ''یا نبی'' بھی مقبول ہوگا۔

عالمی سنی کانفرنس بمبئی کے موقع پر ان کی اہم خدمات مخلصانہ دیکھ کر ہم نے انہیں سلسلۂ عالیہ اشرفیہ کی اجازت وخلافت سے بھی نوازا۔

اللہ تعالیٰ ان کو دینی خدمات کے اور بھی مواقع عطا فرمائے۔ آمین

سید محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی
سجادہ نشیں کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد

یکم جمادی الاخریٰ ۱۴۰۵ھ مطابق ۲۲ رفروری ۱۹۸۵ء جمعۃ المبارکہ

Scanned with CamScanner

دیکھنے کی تمنا

از: سیدنا تاج الفقہاء حضور سراج عالم حضرت علامہ مولانا الحاج قاضی شاہ سید محمد عبد الاحد میاں قبلہ مدظلہ العالی سجادہ نشیں و نبیرۂ سیدنا حضور اللہ ہو میاں پیلی بھیت شریف

ہندو پاک کا وہ کونسا سنی مسلمان ہے جو مناظر اعظم حضرت علامہ مفتی سید محمد انتخاب حسین صاحب قدیری نعیمی اشرفی مداری کو نہیں جانتا اور پہچانتا۔

بلکہ میں نے تو پاکستان میں یہ دیکھا ہے کہ حضرت مولانا انتخاب قدیری صاحب کے نام سے سنی مسلمانوں کے چہروں پر تبسم چٹکیاں لینے لگتا ہے۔

میں نے حضرات علمائے اہلسنت پاک سے بار بار سنا کہ حضرت مولانا انتخاب قدیری صاحب کو دیکھنے کی تمنا ہے۔

حضرت مولانا انتخاب قدیری صاحب اپنے کامیاب مناظروں کی وجہ سے اہل ایمان کے دلوں میں گھر کر چکے ہیں اور انہیں علمائے ہند و پاک نے مناظر اعظم ہند و پاک کا خطاب دیا ہے۔ ان کے عظیم و ضخیم نعتیہ مجموعے ''یا نبی'' نے دنیائے شعر و سخن میں ایک امتیازی ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔

مولانا موصوف کی زود گوئی کو دیکھ کر یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ

ع قدم یہ اُٹھتے نہیں ہیں اُٹھائے جاتے ہیں

یہ کسی کا فیض نظر ہے، کسی کی عنایات کا اثر ہے کہ مولانا نے جس میدان میں قدم رکھا میدان سر ہو گیا۔ ۳۸ سال کی عمر میں مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ

نعیمیہ بنانا، پھر الجامعۃ القدیریہ بصیری یونیورسٹی کیلئے ایکسو پانچ بیگھہ زمین کا معاہدہ بیع رجسٹری کرانا، کتب خانہ قدیریہ رشیدیہ کا قیام، تخت والی مسجد کی تولیت' امامت' خطابت' پورے ملک بھارت میں تبلیغ سنیت اور مناظرے، پھر ایکسو پانچ کتابوں کی تصنیف اور سولہ سو سے زیادہ منظومات اور اُردو ہندی ترجمۂ قرآن کریم اور اُردو تفصیلی تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ اور نہ جانے کیا کیا۔ **ذالك فضل الله يوتيه من يشاء**

بلکہ میں تو کبھی کبھی یہ سوچتا ہوں کہ'' انتخاب حسین'' یہ نام ہی اس طرح مشیر ہے کہ یہ نام رکھا نہیں بلکہ رکھوایا گیا ہے تا کہ انتخاب حسین کہتے ہی مولانا کی پوری تصویر پردۂ ذہن و خیال میں اُتر آئے کہ مولانا کی ہر صفت ہر خوبی انتخاب ہے۔ جب ذات انتخاب ہے تو صفات کو انتخاب ہونا ہی چاہئیے۔

سیدی والد ماجد تاج الشرفاء حضور قبلہ عالم دامت برکاتہم العالیہ، حضرت مولانا انتخاب حسین صاحب قدیری کی خدمات دینی سے بہت ہی خوش ہیں اور انہوں نے بھارت کی راجدھانی دہلی کے مناظرے کی کامیابی سے متاثر ہو کر مناظر اعظم کا خطاب دیا۔ جس پر ہند و پاک کے اکابر و مشاہیر علمائے اہلسنت نے تائیدی دستخط فرمائے۔

خدائے پاک ان کے لیل و نہار کو پُر بہار بنائے اور ان کے کلام'' یا نبی'' کو شرف قبول کی دولت سے مالا کرے۔ آمین

سید محمد عبد الاحد میاں

سجادہ نشیں و نبیرۂ سیدنا حضور اللہ ہو میاں پیلی بھیت شریف

گلدستۂ حقائق

از: اسد العلماء حضرت علامہ مولانا قاری محمد علاء الدین اسد قدیری علیہ الرحمۃ والرضوان بھاگلپوری، فاضل مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ نعیمیہ مرادآباد شریف

سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت انتخاب العلماء مناظر اعظم استاذ گرامی حضرت علامہ مولانا حافظ قاری مفتی سید محمد انتخاب حسین قدیری نعیمی اشرفی مداری مدظلہ العالی کی دینی خدمات روز روشن کی طرح نمایاں ہیں۔

ملک کے گوشے گوشے میں تبحر علمی کی جو جوت جگائی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ جہاں خطابت کے ذریعہ ملک ہند کے ہر صوبے کو انوار سنیت سے تابانی بخشی ہے وہیں جوہر قلم گوہرِ آبدار سے کم ثابت نہیں ہوا ہے۔

خدائے قدیر جل وعلا نے اپنے حبیب لبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل بہت سے کمالات سے سرفراز فرمایا ہے۔ بادی النظر میں ہی آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا ہیں۔ حافظ قرآن، قاریٔ کلام الٰہی، مسند درس کے مایہ ناز مدرس، شاعر دربار رسالت، بلبل نواسنج مترنم، مفتی محقق، عالم بے بدل، محدث عظیم، مفسر فہیم، مترجم قرآن کریم، مناظر لاجواب، مصنف کامیاب، خوبصورت، خوب سیرت، پیر طریقت۔

خدائے قدیر نے اتنی اور نہ جانے کتنی خوبیاں ایک ذات میں رکھدیں ہیں۔

انہیں کے مجموعے کو انتخاب العلماء مناظر اعظم شیخ المشائخ کہتے ہیں۔

ایک ولی کی شہادت

۱۹ر مئی ۱۹۷۸ء مطابق ۲۱ر جمادالاخریٰ ۱۳۹۸ھ، موضع بھنورا ضلع دھنباد بہار میں حضرت مناظر اعظم قبلہ کے ہمراہ ایک اجلاس میں شریک تھا۔ معلوم ہوا کہ محمد مسلم صاحب قریشی کے والد صاحب کا انتقال ہو چکا ہے، جو نہایت درجے کے متقی و پرہیزگار تھے اور حالت نماز ہی میں وصال ہوا۔

دو خبریں بستی میں ایک ساتھ پھیلیں کہ حضرت مناظر اعظم بھنورا تشریف لا چکے ہیں اور قریشی میاں کا وصال ہو چکا ہے۔ مگر لوگ جوق در جوق حضرت مناظر اعظم کی بارگاہ میں عجیب وغریب انداز میں حاضر ہو رہے تھے۔

میری سائلانہ نگاہ اُٹھی کہ یہ انداز عقیدت نرالا ہے، اس میں جذبات عقیدت کے ساتھ ساتھ یقین کا اُجالا بڑی حد تک موجود ہے۔ چنانچہ جناب محمد مسلم صاحب قریشی نے فرمایا کہ والد محترم فرمایا کرتے تھے کہ جس دن بھنورا میں اپنے وقت کے بہت بڑے عالم آئینگے اس دن میرا انتقال ہوگا۔ یہ بات پورے علاقے میں مشہور تھی۔ آج ایک ولی کی شہادت و پیشگوئی کی روشنی میں حضرت مناظر اعظم کی عظمتوں کے یقین کے ساتھ زیارت کیلئے لوگ بیقرار چلے آرہے ہیں۔

رات کو عظیم الشان اجلاس ہوا، صبح کو حضور مناظر اعظم نے نماز جنازہ پڑھائی اور اپنے ہاتھوں سے انہیں قبر میں اُتارا۔

ناظرین کرام: اس مومن و متقی نے حضرت انتخاب العلماء والمشائخ مناظر اعظم مدظلہ العالی کی عظمت علم پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ ؎

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

یوں بھی بہار کے کولڈ فیلڈ علاقے میں آپ کو ''فاتح کولڈ فیلڈ'' کہا جاتا ہے۔ آپ کو مناظرۂ جھریا کی فتح پر کولڈ فیلڈ کے مسلمانوں نے ''فاتح کولڈ فیلڈ'' کا خطاب دیا اور آپ نے اپنی صلاحیتوں اور عظمتوں کا لوہا مناظرۂ جھریا میں منوالیا۔

حضرت مناظر اعظم کو میں بہت قریب سے جانتا ہوں جوان کے پاس گیا وہ انکا ہو گیا، بہت ہی خلیق، منکسر المزاج، خوردنواز، تدبر و تفکر، اخلاص وایثار، پیار و محبت آپ کے فضائل کریمہ ہیں۔ آپ بڑوں کی عزت وعظمت اور چھوٹوں سے محبت وشفقت فرماتے ہیں۔

خوبی یہ کہ آپ عالم بھی ہیں اور عابد بھی۔ آپ کی سیرت وصورت سے اسلام برستا ہے۔ جہاں تک مناظر اعظم کی نعت گوئی کا سوال ہے وہ اپنے زمانۂ طالب علمی ہی میں بے تکلفی سے نعت شریف فرمالیتے تھے اور ایک مجموعہ نعت مسمیٰ بہ ''شمائل انتخاب'' جلد اول زمانہ طالب علمی ہی میں منظر عام پر آیا ہے۔

مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حضرت مناظر اعظم کو اپنی بارگاہ کیلئے انتخاب فرمالیا ہے۔ آج ہندوستان کے اطراف واکناف میں آپکے لاکھوں مریدین ہزاروں تلامذہ سینکڑوں خلفاء اور کروروں معتقدین ومتوسلین ہیں جو آپ کیلئے اپنے چشم ودل کو فرش راہ بنائے ہوئے ہیں۔

جمال یار کی زیبائیاں ادا نہ ہوئیں = ہزار کام لیا میں نے خوش بیانی سے

اے خدائے بصیر وقدیر عشق ومحبت علم وآگہی کا یہ چمن سدا بہار رہے۔ آمین

خلیفۂ حضور قبلۂ عالم مدظلہ النورانی

محمد علاء الدین اسد نعیمی قدیری بھاگلپوری۔

معراج حیات

از: شہنشاہ قلم فخر الاطباء حضرت صوفی حکیم محمد سعید جعفری قدیری، خانقاہ قدیریہ عثمانیہ آنولہ شریف ضلع بریلی

امیر اہلسنت مجدد دین وملت مناظر اعظم حضرت علامہ مولانا حافظ قاری مفتی سید محمد انتخاب حسین قدیری نعیمی اشرفی مداری مرادآباد شریف کی ولادت ایک ایسے شہر میں ہوئی جو علماء اور شعراء کا مخزن ہے۔

مناظر اعظم حضرت انتخاب العلماء ایک متمول خاندان کے ناز پرور نور نظر ہیں۔ ان کی شخصیت، خوش خلقی، حسن کرداری، عالی ظرف قدروں کی پروردہ ہے، وہ گلزار سنیت کے گلِ رعنا ہیں جسکی عطر بیز خوشبوئیں قارئین کے مشام دل کو زمانۂ تعلیم ہی سے برنگ نظم ونثر معطر فرما رہی ہیں۔

بلا مبالغہ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ مناظر اعظم حضرت انتخاب العلماء نے جس حوصلے کیساتھ جادہ پیمائی کی ہے جواں سالی میں ایسی مثالیں شاذ و نادر ہیں۔ اہل بصیرت اور جوہر شناس طبیعتیں ہی اسکا اندازہ لگا سکتی ہیں۔

مناظر اعظم حضرت انتخاب العلماء عمر قلیل ہی میں حافظ قرآن ہیں، قاریٔ خوش الحان ہیں، عالم ذیشان ہیں، مقرر گوہر فشاں ہیں، شاعر دربار رسالت ہیں، مناظر اعظم ہند پاک ہیں، نیر فلک صحافت ہیں اور صاحبِ مسند درس وہدایت ہیں۔

سبحان اللہ: یہ معراج حیات کی سربلندیاں اور یہ عنفوان شباب۔ حضرت مناظر اعظم عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔ ابھی تک آپکا کاروان حیات جوانی کی راہیں

Scanned with CamScanner

طے کر رہا ہے، خوب رو چہرے پر قدیری ملاحت کے آثار نمایاں ہیں۔
چہرے پر سنبلی ریش اور تا گوش کاکلیں جن پر عالمانہ مکلّف کلاہ ایک عجیب امتیازی شان پیدا کر دیتی ہے۔ ،مناظر اعظم جس وقت اپنے اچھوتے اور نرالے انداز میں خطاب فرماتے ہیں تو سامعین پر کیف وسکوت کا عالم طاری ہو جاتا ہے اور سامعین ایسے ہو جاتے ہیں کہ جیسے فرش سے چپک گئے ہوں۔
بعض لمحات میں اپنی علمی بے مائیگی الفاظ کی ناداری کوتاہ اندیشی پر کف افسوس ملتا ہوں کہ ساری عمر جہالت میں گزری۔ مناظر اعظم حضرت انتخاب العلماء علمیت کا بحر بیکراں اور میں خارزار جہالت کا پاسباں۔ لیکن پھر بھی دلِ ناداں کو تسلیاں دیکر فخر محسوس کرتا ہوں کہ مناظر اعظم حضرت انتخاب العلماء برادر طریقت ہیں اور ان کو تجھ سے اور بھائیوں کی بہ نسبت امتیازی اور والہانہ محبت ہے اور یہ بڑی بات ہے۔
۱۳۸۱ھ میں سیدنا شاہ درگاہی محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس پاک میں مناظر اعظم حضرت انتخاب العلماء پر محویت و کیفیت کا عالم طاری ہو گیا اور سیدنا تاج الاولیاء حضور قطب زماں علامہ الحاج شاہ سید محمد عبد القدیر میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پرست پر شرف بیعت حاصل کیا۔ سیدی تاج الاولیاء کی نظر کیمیا اثر نے عالمانہ منزلوں میں شمع معرفت اور سلوک کی راہوں میں نور عمل کی قندیلیں روشن و منور فرما دیں۔ اسی وقت سے مناظر اعظم حضرت انتخاب العلماء کو ترقی کا زینہ مل گیا۔ سیدنا حضور قبلۂ عالم شیخ العرب والعجم علامہ الحاج شاہ سید محمد عبد الرشید میاں قبلہ مدظلہ، سجادہ نشیں آستانۂ عالیہ حضور اللہ ہو میاں پیلی بھیت شریف نے ۲۱ر جمادالاخریٰ ۱۳۸۸ھ جمعہ کو دستار خلافت سے سرفراز فرما کر تصوف کی گرانقدر و دشوار گزار گھاٹیوں میں رہبری فرمائی۔

مناظر اعظم حضرت انتخاب العلماء کو کسی بھی زاویۂ نگاہ سے دیکھیں جامع کمالات نظر آئینگے۔ نعت گوئی پختہ مزاج راسخ العقیدہ اور بالغ نظر شاعر کا کام ہے۔ مناظر اعظم حضرت انتخاب العلماء کا نعتیہ مجموعہ جس کا نام "یا نبی" ہے نظر سے گزرا، اشعار کی تعریف سے زیادہ موصوف کا وہ جذبہ قابل قدر ہے جو اس مجموعے کا محرک ہے، ہر شعر محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور موصوف کے احساس و جذبات کا آئینہ دار ہے۔ فنی تنقید و تبصرہ نعت پاک کے روح تقدس کو مجروح کرسکتا ہے، مناظر اعظم حضرت انتخاب العلماء کے جذباتِ عقیدت و محبت ہر شعر اور ہر مصرع سے نمایاں ہیں۔

سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات کی ذات مبارکہ سے انکو جس قدر گہرا لگاؤ اور والہانہ تعلق ہے اسکو اگر عشق سے تعبیر کیا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ مناقب شریفہ میں خیال کی شگفتگی برق محبت کی ضیا باریاں بھی موجود ہیں۔ فراوانی جذبات میں کہیں کہیں ناصحانہ ادائیں اور تصوف کی شعلہ فشانیاں بھی خرمن دل کو جلاتی نظر پڑتی ہیں۔

میری دلی دعاء ہے کہ "یا نبی" قبول عام کی سند حاصل کرے اور بارگاہ ایزدی میں ہر قاری کیلئے ذریعۂ نجات بنے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

فنگ سلسلہ

محمد سعید جعفری قدیری آنولوی

صاحبِ خانقاہ قدیریہ عثمانیہ سعیدیہ کچا کٹرا آنولہ شریف ضلع بریلی

Scanned with CamScanner

عاشق صادق

از: شمس الاطباء حضرت الحاج صوفی حکیم محمد شکیل جعفری قدیری، آنولوی سنبھل ضلع مرادآباد شریف

بڑے بڑے شعراء نے نعت گوئی کی نزاکتوں کو تسلیم کرتے ہوئے عجز کا اعتراف کیا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ عام شاعری کے مقابلے میں نعتوں کا ذخیرہ بہت کم ہے، مگر امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضرت مناظر اعظم مولانا مفتی سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری قابل مبارک باد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اتنی مختصر عمر میں سولہ سو سے زائد نعتیں لکھنے کی توفیق عطا فرمائی اور ان کا مجموعۂ نعت یا نبی جو ساڑھے چار سو دینی منظومات پر مشتمل ہے منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو کر نظر کو نور دلوں کو سرور ایمان کو تازگی روح کو بالیدگی عطا کر رہا ہے۔ اہل مرادآباد شریف نے جشن قدیری کے عظیم وحسین اسٹیج پر تاریخی نعتیہ مجموعے یا نبی کا شاندار اجراء کیا۔

حضرت مولانا کے کہنے کا معیار کیا ہے، حضرت مولانا کے مندرجہ ذیل اشعار سے اندازہ ہوسکتا ہے۔

بزم مہ و نجوم نہ گل کی ہنسی عزیز = کوئے نبی عزیز ہے روئے نبی عزیز
ہونے کو کیا نہیں ہے دوعالم میں دوستوں = دل میرا دل ہے دل کو ہے انکی گلی عزیز
مرقد میں کام آئینگے محبوب کبریا = کام آئیگا وہاں نہ کسی کا کوئی عزیز

یہ کلام ایک مومن کامل اور عاشق صادق ہی کے دل کی آواز ہوسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کی شعری کاوشوں کو قبول فرمائے آمین

حکیم محمد شکیل جعفری قدیری آنولوی

Scanned with CamScanner

مشعل راہ

از: فخر غزل جناب قمر مرادآبادی علیہ الرحمہ

سرزمین مرادآباد پر صدر الافاضل حضرت مولانا نعیم الدین صاحب جیسے عظیم الشان عالم اور روحانی پیشوا پیدا ہوئے۔ ہر دور میں یہاں اک عظیم عالم مرادآباد کی رہنمائی اور بیرون ہند مرادآباد کی نمائندگی کیلئے موجود رہا ہے۔

دور حاضر میں مناظر اعظم حضرت مولانا سید محمد انتخاب حسین صاحب قدیری نعیمی اشرفی ایک جید عالم مصلح اور تاثیر انگیز اور خوبصورت مقرر کی حیثیت سے منفرد اور مفتخر مقام حاصل کر چکے ہیں۔ حضرت مولانا انتخاب صاحب قدیری رسول کریم ﷺ کے سچے عاشق ہیں اور انکے مقبول بارگاہ ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہی ہے کہ انہوں نے اپنی ۳۸ سالہ عمر میں ہی چار سو سے زائد نعتیں کہی ہیں، یہ ودیعت ہے۔ کوئی بھی عالم اپنے علم کے بل پر اتنی کم عمری میں اتنی کثیر تعداد میں نعت نہیں کہہ سکتا، یہ میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ حضرت مولانا انتخاب صاحب دربار رسالت مآب میں جس وقت حاضر ہوتے ہیں تو انکا ایک ایک نفس ادب واحترام سے پُر ہوتا ہے اور دل کی دھڑکن درود پاک کی تلاوت کرتی ہے۔

ان کے کلام میں خلوص، محبت اور عقیدت کے جذبات ہر لفظ سے عیاں ہیں ؎

سرکار دو عالم سے پیمان وفا کر لے = یہ قصر معاصی پھر مسمار نظر آئے

حضرت مولانا انتخاب صاحب کے کلام کو پڑھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ جذباتِ عقیدت کا ایک دریا ہے جو اُمڈتا چلا آتا ہے۔ ان کی فکر بلند جب چاند ستاروں سے ہو کر گزرتی ہے تو بیساختہ کہہ اُٹھتے ہیں۔ ؎

جیسے مہ و نجوم ہوں بعد طلوع شمس = ایسے ہیں سب نبی مرے سرور کے سامنے

Scanned with CamScanner

یہ ایک انوکھا تخیل ہے اور مولانا کے قلب وجگر میں رسول پاک ﷺ کے عشق کی گہرائیوں کا عکاس ہے۔ وہ اللہ کی رحمت اور اپنی مغفرت کا تمام تر دارومدار خلاصۂ کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی محبت کو سمجھتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

ظلمت قبر اُجالوں میں بدل جائے گی
دل میں دیپ انکی محبت کے جلائے رکھنا

حضرت مولانا انتخاب صاحب قدیری کے کلام میں ایک عجیب طرز کا حسن یہ ہے کہ جو کچھ کہتے ہیں محسوس کر کے کہتے ہیں، آنکھ سے دیکھا نہیں بلکہ قلب کا محسوس کیا ہوا کہتے ہیں جس میں ان کے دل کی دھڑکنیں شامل ہوتی ہیں۔

ہر نفس احتیاط لازم ہے = ذہن میں بھی اگر مدینہ ہے

انکے کلام میں شدت جذبات کے ساتھ ٹھہراؤ بھی بدرجۂ اتم موجود ہے اور یہ ایک بہت خوبصورت امتزاج ہے۔ ملت کو اس طرح درس دیتے ہیں۔

جس پہ تعمیر ہو رحمتوں کا محل = ارض ہستی کی ایسی بنا کیجئے

حضرت مولانا انتخاب صاحب قدیری کا ہر شعر اپنا ایک حسن لئے ہوئے ہے، آپ دیکھیں کہ ہر صفحہ پر موتی بکھرے ہوئے ہیں، حقیقت میں ان کا کلام نعت گو شعراء کیلئے مشعل راہ ہے۔ میرا یقین ہے کہ انکے کلام سے مسلمانوں کے ایمان کو روشنی ملے گی اور قلوب میں عشق رسول کی شمعیں مزید فروزاں ہوں گی۔

میں دعاء کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انکو اور ہمت عطا فرمائے تا کہ یہ دور بہت دور تک مسلمانوں کی صحیح رہنمائی فرماتے رہیں۔

حضرت مولانا انتخاب صاحب قدیری کی ذات سے بہت سی امیدیں وابستہ ہیں، ہم ان کی ذات پر بجا طور پر ناز کرتے ہیں۔

قمر مرادآبادی

۱۷ر جون ۱۹۸۵ء

بلند کردار

از: محسن اہلسنت جناب الحاج حافظ محمد مسلم اشرفی
ایکسپورٹر، سالار اُور سیز اشرفی ہاؤس مفتی ٹولہ مرادآباد شریف

تقریباً ۴۵ سال پہلے کی بات ہے جب میں اور حضرت مناظر اعظم مدظلہٗ حفظ قرآن میں مصروف تھے۔ آپ اپنے اخلاق اور بلند کردار کے باعث اپنے تمام ساتھیوں میں عزت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ ہمارے استاذ وہابی تھے اور وہ طلبہ کو وہابی بنانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے، مگر ان کا یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوا، مگر کیسے؟ یہ بات قابل مطالعہ ہے۔

جب بھی ہمارے استاذ معمولات اہلسنت کے خلاف لب کشا ہوتے تو حضرت مناظر اعظم مدظلہٗ سینہ سپر ہوتے اور بڑے ہی سنجیدہ انداز میں انکے اعتراضات کے جوابات دیتے۔ اس طرح روزانہ مناظرہ ہوتا اور کبھی کبھی تو یہ مناظرہ چھ چھ سات سات گھنٹے ہو جاتا۔ حضرت مناظر اعظم مدظلہٗ اپنی نوعمری کے باوجود استاذ صاحب کو ایسے جوابات دیتے کہ آخر کار استاذ صاحب غصے کے ساتھ گفتگو ختم کر دیتے تھے۔

حضرت مناظر اعظم مدظلہٗ کے ان مناظروں نے بہت سے ساتھیوں کو وہابیت کی زد سے بچالیا، ہم انکے اس احسان کو کسی حال میں فراموش نہیں کر سکتے۔ اس وقت تو اتنا ہی ذہن بنا کہ سنی جیت گئے اور وہابی ہار گئے لیکن آج جب فکر و نظر کو جوانی ملی اور شعور بیدار ہوا تو احساس ہوا کہ اس نوعمری میں چھ چھ سات سات

گھنٹے مناظرے کرنے والا اور وہابی استاذ کو دن میں تارے دکھانے والا کتنی خداداد صلاحیتوں کا مالک ہوگا۔ چنانچہ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ حضرت مناظر اعظم مدظلہٗ نے عروج وارتقاء کی ان منزلوں کو چھولیا ہے کہ پورے بھارت کا وہابی حضرت مناظر اعظم مدظلہٗ کے نام سے لرزاں وترساں ہے۔ ۴۵ سال پہلے کی روشنی برابر فروغ پارہی ہے اور جوں جوں وقت گزر رہا ہے میرے دل میں حضرت مناظر اعظم مدظلہٗ کا احترام بڑھتا جارہا ہے۔

میں یہ بات فخریہ طور پر کہتا ہوں حضرت مناظر اعظم مدظلہٗ کو احباب کی دنیا میں جتنا میں جانتا ہوں دوسرا نہیں۔ میں نے انکے صبح وشام دیکھے ہیں۔ میرے احساسات اور جذبات ان کے بارے میں یہ ہیں کہ حضرت مناظر اعظم مدظلہٗ کے ظاہر وباطن میں یکسانیت ہے تو اقول وافعال میں بھی یگانگت ہے۔ آپ وہی کہتے ہیں جس پر خود عمل کرتے ہیں۔ حضرت مناظر اعظم مدظلہٗ میری نظر میں عالم بھی ہیں علامہ بھی، عامل بھی صوفی بھی، محقق بھی ہیں مفتی بھی، حافظ بھی ہیں قاری بھی، شاعر بھی ہیں مصنف بھی، مقرر بھی ہیں مناظر بھی، خلیق بھی ہیں شفیق بھی، سراپا انکسار بھی ہیں ملنسار بھی، صاحبِ اخلاق بھی ہیں اور سراپا ایثار بھی، مستقل مزاج بھی ہیں اور عابد بھی۔

حضرت مناظر اعظم کی نعتیہ شاعری نے تاریخی مقام حاصل کرلیا ہے اس سے بارگاہ نبوی میں آپ کی مقبولیت کا اندزہ کیا جاسکتا ہے۔

میری دلی دعاء ہے کہ خدائے قدیر یہ چراغ علم وعمل تادیر یونہی جگمگاتا رہے اور طالبان منزل حق اسکی روشنی میں اپنی منزل کو پاتے رہیں۔ آمین

محمد مسلم اشرفی

اشرفی ہاؤس مفتی ٹولہ مرادآباد شریف

Scanned with CamScanner

یکلک فدیم

سید محمد انتخاب حسین قدیری نعیمی اشرفی مداری عفاعنہ البصیر ابن حضرت سید محمد الطاف حسین قدیری علیہ الرحمہ بڑے فخر و مسرت کے ساتھ **یا نبی** پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

یا نبی یہ میرے آٹھویں تاریخی نعتیہ مجموعے کا نام ہے، اس سے پہلے سات نعتیہ مجموعے ''شمائل انتخاب'' کے نام سے منظر عام پر آچکے ہیں، پہلا نعتیہ مجموعہ بزمانۂ طالب علمی منظر عام پر آیا اور جوں جوں لکھتا گیا زیور طبع سے آراستہ ہو گیا۔ تقریباً ۲۸ سال پہلے جب میری عمر دس سال تھی تب سے نعتیہ شاعری کا آغاز ہوا، اس وقت حفظ قرآن کریم اور تجوید و قرآت کی تعلیم حاصل کر رہا تھا، اور تب سے آج تک یہ مبارک مشغلہ میرے دل کی دھڑکن سے وابستہ ہے۔

۲۸ سال کی زندگی میں چار سو سے زائد نعتیہ منظومات کی سعادت مل جانا نعت گوئی کی تاریخ میں ایک ریکارڈ ہے، مگر اس میں میرا کوئی کمال نہیں ہے بلکہ یہ عطائے مصطفےٰ کا کمال ہے۔ ع جسکو جو کچھ ملا ان کے دربار سے

میں نے کہیں پر ''انتخاب'' کہیں ''انتخاب قدیری'' کہیں ''انتخاب قدیر'' اور کہیں صرف ''قدیری'' کا تخلص کے طور پر استعمال کیا ہے۔

یہ انکی نوازش ہے جنکے لئے کہا گیا ہے کہ میرے نعتیہ کلام نے اہل ایمان کے دلوں میں گھر کر لیا ہے۔ مک و بیرون ملک عاشقان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی محافل و مجالس میں گنگنایا۔ میں نے حمد مبارک، نعت شریف، مناقب کریمہ اور سلام و دعاء کو موضوع بنایا، غزلیات و ہزلیات سے صرف نظر کر کے اپنی زندگی کے قیمتی

Scanned with CamScanner

لمحات کو ضائع ہونے سے بچالیا۔

حقیقت یہ ہے کہ پیمانے میں جو ہوتا ہے وہی چھلکتا ہے، یعنی زبان و قلم دل کے ترجمان ہیں، زبان و قلم کی نوک پر وہی آتا ہے جو دل میں ہوتا ہے۔ **یا نبی** نام سے لیکر کلام تک ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف سے عشق و محبت، وارفتگی و عقیدت، اتباع و غلامی نظر آئیگی۔ یہی وجہ ہے کہ شعر گوئی کے سلسلے میں کسی سے رشتۂ تلمذ نہیں جوڑا اور عشق مصطفےٰ خود ہی رہبر و معلم بنتا چلا گیا۔ اور فن کی طرف یوں بھی توجہ نہیں دی کہ جہاں فن سے زیادہ ''من'' کو دیکھا جاتا ہے تو فن کو معیار نہ بنا کر ''من'' کو معیار بنالیا۔ بات جو دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

مجھے نہ تو اس بات پر فخر ہے کہ میں شاعر ہوں اور نہ صف شعراء میں اپنے آپکو شمار کرتا ہوں مگر بجا طور پر مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں آمنہ کے لال، بے مثل و مثال محبوبِ ذوالجلال ﷺ کی بارگاہ عالی جاہ میں سیدنا حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نقوش قدم کو چومتے ہوئے گلہائے نعت پاک پیش کر لیتا ہوں۔

فن شعر و سخن کے اعتبار سے یہ مجموعہ کیا ہے میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن یہ ضرور ہے کہ **یا نبی** حضور انور سید عالم ﷺ سے بے پناہ محبت و لگاؤ کا آئینہ دار ہے اور میری دلی کیفیات کا غماز بلکہ ہر ہر لفظ کی جان عشق مصطفےٰ ﷺ ہے، ہر ہر حرف کی روح عظمت مصطفےٰ ﷺ ہے، ہر ہر مصرع مبلغ رفعت مصطفےٰ ﷺ ہے، ہر ہر شعر امین سطوت مصطفےٰ ﷺ ہے۔

ساتھ ہی ساتھ قصر اسلامی کی حدود بھی ملحوظ ہیں کیونکہ نعت گوئی کے میدان میں کامیاب قدم رکھنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں، اس میدان میں وہی کامیاب قدم رکھ سکتا ہے جس پر رب العالمین کا فضل بیکراں اور رحمۃ للعالمین کا لطف بے پایاں ہو۔

میں نے جو کچھ کہا ہے اُردو میں کہا، اگرچہ عربی فارسی ہندی میں بھی کہتا ہوں۔

Scanned with CamScanner

پورے ہندوستان میں اُردو بولی جاتی ہے اور سمجھی بھی جاتی ہے بخلاف عربی فارسی کے۔ یہ زبانیں پورے ملک میں عام طور پر نہ تو سمجھی جاتی ہیں اور نہ بولی جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ میرا کلام عام طور پر غیر منقسم ہند کی حدود میں پڑھا جاتا ہے اسلیئے زیادہ تر اُردو ہی میں لکھا۔

میں نے عموماً نعتیں اور منقبتیں طرحی لکھی ہیں جب بھی کسی اخبار یا رسالے میں کوئی مصرع دیکھا فوراً اس مصرع طرح پر نعت شریف یا منقبت شریف عطا ہوگئی، بعض مرتبہ احباب نے امتحان کے طور پر مصرع دیدیا فقیر نے برجستگی کے ساتھ نعت شریف یا منقبت شریف لکھنے کیلیئے قلم اُٹھایا اور عطائے مصطفٰے کی بارش ہونے لگی۔ کبھی کبھار نعتیہ طرحی مشاعروں میں بھی شرکت کی، مگر شرعی ذمہ داریوں کی وجہ سے عدم شرکت کو غنیمت جانا چونکہ ۷۵ فیصد شعراء نعت شریف کے میدان میں ڈگمگا جاتے ہیں اور بروقت اصلاح انہیں ناگوار ہوتی ہے اور خاموش رہنا اپنے لئے ناگزیر ہوتا ہے اسلیئے عدم شرکت میں عافیت سمجھی۔ البتہ ملک و بیرون ملک جہاں جہاں اجلاسوں اور کانفرنسوں میں شریک رہا تو تقریر میں خطبے کے بعد اور خطاب سے پہلے لازمی طور پر نعت شریف پڑھی۔

خدائے بصیر و قدیر نے نعت پاک کہنے کی سعادت کے ساتھ ساتھ نغمہ و ترنم سے بھی نوازا اور پھاٹ دار آواز بھی عطا فرمائی۔ ان تمام عنایاتِ ربانی کے سبب آل انڈیا ریڈیو کی اُردو سروس دہلی کے دعوت نامے موصول ہوئے اور میرے نعتیہ نغمات میری آواز میں چوتھائی دنیا میں سنے جانے لگے اور میں غیر ملکی دنیا میں پہچانا جانے لگا۔

جناب اقبال وارثی کے تعارف پر کہ "مولانا انتخاب قدیری صرف نعت گو اور نعت خواں ہی نہیں بلکہ ایک عظیم مذہبی مقرر بھی ہیں" تو پھر آل انڈیا ریڈیو کے تقریری

پروگرام بھی موصو ہوئے اس طرح آدھی دنیا میں میری آواز پہونچ گئی۔

اب تک عربی اور فارسی تراکیب کا استعمال تو عام طور پر ہوتا ہی ہے مگر عربی و ہندی اور فاسی و ہندی تراکیب سے احتراز کیا گیا اور اس کی وجہ غالبًا یہ ہوگی کہ ہندی زبان خود ہی نامکمل تھی، مگر چونکہ اب ہندی زبان نے اپنی کتب لغات پیش کر کے اپنی حیثیت کو نمایاں کرلیا ہے، ضرورت تھی کہ بھارت کے اہل ادب عربی ہندی اور فارسی ہندی کی تراکیب کا استعمال بھی کریں، مگر سوال یہ تھا کہ اس کا ''اُپگھاٹن'' کون کرے۔ لہٰذا فقیر قدیری نے اس ذمہ داری کو قبول کیا اور عربی ہندی اور فارسی ہندی کا استعمال اور نئی نسلوں کیلئے عربی ہندی اور فارسی ہندی کا جواز پیش کیا۔ عربی ہندی کی مثال،

کفر کے موسم جیٹھ و بیساکھ میں ساون دین وایمان برسادیا
جس سے شاداب ہیں گلستان کرم رحمتوں کا برستا سحاب آپ ہیں

اس میں ترکیب اضافی کا دوطرح استعمال ہوا ہے، موسم جیٹھ و بیساکھ میں عربی لفظ موسم ہندی لفظ جیٹھ و بیساکھ کی طرف مضاف ہے اور 'ساون دین وایمان' میں ہندی لفظ ساون عربی لفظ 'دین وایمان' کی طرف مضاف ہے۔ اس طرح ترکیب اضافی میں ہندی لفظ عربی لفظ کی طرف مضاف ہوسکتا ہے اور عربی لفظ ہندی لفظ کی طرف مضاف ہوسکتا ہے اور یہی حیثیت ترکیب توضیفی کی ہے، یعنی ہندی لفظ موصوف ہوا اور عربی و فارسی لفظ سے اسکی صفت لائی جائے، یا عربی و فارسی لفظ موصوف ہو اور ہندی لفظ سے اسکی صفت لائی جائے۔

میں نے جگہ جگہ ان ہندی اور انگریزی الفاظ کا استعمال کر کے اُردو کے دامن کو اور بھی وسیع کرنے کی کوشش کی ہے جو عام طور سے ہندی نواز و انگریزی داں طبقے کے استعمال میں رہے ہیں تا کہ اُردو زبان کو ماڈرن بننے کا موقع ملے۔ البتہ انگریزی اور ہندی کے وہ الفاظ جو عام اُردو داں ماحول میں غیر معروف ہیں

یا زبان پر ثقیل ہیں یا پھر اُردو میں ان کا مفہوم اچھا نہیں ہے، ان الفاظ سے آج بھی احتراز کیا جائے۔ مثال کے طور پر،

کبھی اپنے جیسا بشر کہیں کبھی اپنا بھائی انہیں لکھیں
کریں کم وقار حبیب حق یہ منافقوں کا پلان ہے

اس شعر میں انگریزی لفظ ''پلان'' گمان اور بیان کے قافیہ میں استعمال کیا گیا ہے۔

کیا سمجھ میں آئیگا رتبہ مرے سرکار کا = اختیار انکو خدا نے دید یا سنسار کا

اس شعر میں ہندی لفظ ''سنسار'' قافیے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ انگریزی اور ہندی الفاظ کا استعمال اختیاری طور پر کیا گیا ہے نہ کہ اضطراری اور لاشعوری طور پر۔ حضرات اسلاف کبار کے یہاں آیات کریمہ یا احادیث کریمہ یا عربی و فارسی جملوں کا استعمال ملتا ہے، میں نے بھی اس ڈگر کو اپنایا ہے اور جگہ جگہ قرآنی آیات مبارکہ، احادیث کریمہ اور عربی و فارسی جملوں کا استعمال کیا ہے، مثلاً

ہیں مسلماں بھائی بھائی رحم آپس میں کریں = حکم ہمکو ہے **اشداء علی الکفار** کا

اس شعر میں آیت پاک نقل کی گئی ہے۔

من رآنی راء الحق ہے فرمان حق اک حقیقت ہے جسکا یہ اظہار ہے
ذات محبوب حق مظہر نور حق ان کا دیدار خود حق کا دیدار ہے

اس شعر میں حدیث پاک نقل کی گئی ہے۔

دماغ و دل پہ چھایا ہے تصور ارض طیبہ کا
''ادب گاہیست'' کا پیارا قرینہ یاد آتا ہے

اس شعر میں علامہ اقبال اشرفی مرحوم کے ایک مشہور شعر کی طرف اشارہ ہے جو اس طرح ہے۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

Scanned with CamScanner

میں نے بزرگان دین کے کلام پر تظمین کی سعادت بھی حاصل کی ہے اور بزرگان دین کے مناقب سے بھی میرا دامن زندگی مالا مال ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مناقب بھی بصورت دیگر نعت پاک ہی کی ایک شکل ہے اور گلزار نعت ہی ہے۔

یانبی میرا وہ سرمایۂ حیات ہے جسکو میں اپنی مغفرت کا سامان یقین کرتا ہوں، کشکول قدیری میں نغماتِ حمد، گلہائے نعت، گہر ہائے مناقب، ہیں جنہیں بطور نذرانہ پیش کررہا ہوں، شرف قبولیت کے یقین کے ساتھ، اور قبولیت کا یقین کیوں نہ ہو جبکہ سیدنا حضور تاج الشرفاء قبلۂ عالم شیخ العرب والعجم شبیہ سیدنا حضور غوث اعظم، حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبد الرشید، میاں مدظلہ النورانی سجادہ نشیں دربار سیدنا حضور اللہ ہو میاں پیلی بھیت جیسے اللہ والوں کی دعائیں شریک حال ہوں۔

قارئینِ **یانبی** سے گزارش ہے کہ وہ بارگاہ ایزدی میں میرے لئے دست بدعاء رہیں کہ جب آخری سفر ہو اور آخری سانس رونقِ حیات دنیوی کو اپنے دامن میں سمیٹ کر رخصت ہو رہا ہو تو نعت سرور کائنات فخر موجودات ﷺ کے پیارے ترانے زباں پر ہوں اور دل میں اس آقائے کریم رؤف ورحیم ﷺ کی یاد ہو جو نزع میں، قبر میں، محشر میں، ہر ایک مشکل میں کام آنے والا ہے۔

ابو الانتساب

سید محمد انتخاب حسین قدیری نعیمی اشرفی مداری

عفاعنہ البصیر

قدیری منزل، محلہ کسرول مرادآباد شریف

۱۲ ربیع الاول شریف ۱۴۰۵ھ

آئینۂ حیات قدیری

تواریخ قمری وشمسی وایام	مضامین
۱۲؍ربیع الاول شریف ۱۳۶۸ھ۔ ۱۲؍جنوری ۱۹۴۹ء بدھ	ولادت درمیانِ اذانِ ظہر
۱۹؍ربیع الاول شریف ۱۳۶۹ھ۔ ۱۲؍جنوری ۱۹۵۰ء پیر	عقیقہ مسنونہ
۱۷؍شوال المکرم ۱۳۷۰ھ۔ ۲۲؍جولائی ۱۹۵۱ء اتوار	سنت
۱۶؍رجب المرجب ۱۳۷۲ھ۔ یکم اپریل ۱۹۵۳ء بدھ	نئی بستی اسکول میں داخلہ
۱۳؍شوال المکرم ۱۳۷۳ھ۔ ۱۴؍جون ۱۹۵۴ء پیر	اول درجہ پاس کیا
۲۲؍شوال المکرم ۱۳۷۴ھ۔ ۱۴؍جون ۱۹۵۵ء منگل	دوم درجہ پاس کیا
۲؍ذوقعدہ ۱۳۷۵ھ۔ ۱۲؍جون ۱۹۵۶ء منگل	سوم درجہ پاس کیا
۱۷؍شعبان المعظم ۱۳۷۶ھ۔ مارچ ۱۹۵۷ء	ناظرہ قرآن کریم ختم کیا
۱۷؍شعبان المعظم ۱۳۷۶ھ۔ مارچ ۱۹۵۷ء	پہلی مرتبہ زیارت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
۱۳؍ذوقعدہ ۱۳۷۶ھ۔ ۱۲؍جون ۱۹۵۷ء بدھ	چہارم درجہ پاس کیا
۱۷؍محرم الحرام ۱۳۷۷ھ۔	حفظ قرآن کریم کی ابتداء
۲۰؍محرم الحرام ۱۳۷۷ھ۔	مٹی کا اکھاڑہ اور پہلوانی کا آغاز
یکم محرم الحرام ۱۳۷۸ھ۔ ،،،،،،،، ۵۹ء	نعتیہ شاعری کا آغاز
،،،،،،،،،،،، ۲۳؍اکتوبر ۱۹۶۱ء جمعرات	تقریب حفظِ قرآن کریم
۱۴؍جمادی الاخریٰ ۱۳۸۱ھ۔ ۲۳؍نومبر ۱۹۶۱ء جمعرات	بیعت وارادت
۲۵؍رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ۔ ۱۹۶۲ء	تراویح میں پہلی مرتبہ ختم قران کریم کوئیاں والی مسجد
۲۷؍رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ۔ ۱۹۶۳ء	دوسری مرتبہ تراویح میں ختم قرآن کریم لال مسجد
۲۰؍شوال المکرم ۱۳۸۳ھ۔ ۱۷؍مارچ ۱۹۶۳ء منگل	مدرسہ لال مسجد میں داخلہ اور فارسی کا آغاز
۲۷؍رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ۔ ۱۱؍فروری ۱۹۶۴ء منگل	تیسری مرتبہ تراویح میں ختم قرآن کریم تخت والی مسجد میں
۱۵؍شوال المکرم ۱۳۸۳ھ۔ ۲۹؍فروری ۱۹۶۴ء ہفتہ	جامعہ نعیمیہ مرادآباد شریف میں داخلہ
۲۵؍ذوالحجہ ۱۳۸۳ھ۔ ۱۹۶۴ء	پہلی بیرونی تقریر مہیش پورہ کاشی پور ضلع نینی تال
۲۷؍رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ۔ ۱۹۶۵ء شنبہ	تراویح میں ختم قرآن کریم تخت والی مسجد میں

Scanned with CamScanner

۱۲ر شوال المکرم ۱۳۸۴ھ۔ ۱۵ر فروری ۱۹۶۵ء پیر
۳ر ذوقعدہ ۱۳۸۴ھ۔ ۷ر مارچ ۱۹۶۵ء اتوار
۲۷ر رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ۔ ۲۰ر جنوری ۱۹۶۶ء جمعرات
۲۶ر شوال المکرم ۱۳۸۵ھ۔
۲۷ر رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ۔ ۹ر جنوری ۱۹۶۷ء پیر
۷ر شوال المکرم ۱۳۸۶ھ۔ ۲۰ر جنوری ۱۹۶۷ء جمعرات
۱۳ر ذوقعدہ ۱۳۸۶ھ۔
۲۵ر ذوالحجہ ۱۳۸۶ھ
۲۷ر رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ۔ ۳۰ر دسمبر ۱۹۶۷ء ہفتہ
۱۷ر جمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ھ۔ ۲۰ر دسمبر ۱۹۶۸ء جمعہ
۲ر رجب المرجب ۱۳۸۸ھ۔ ۲۵ر ستمبر ۱۹۶۸ء بدھ
۱۳ر رجب المرجب ۱۳۸۸ھ۔
۲۷ر رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ۔ ۱۸ر دسمبر ۱۹۶۸ء ہفتہ
۱۷ر رجب المرجب ۱۳۸۸ھ۔ ۱۰ر اکوبر ۱۹۶۸ء جمعرات
۱۲ر ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ۔ ۲۸ر جون ۱۹۶۹ء جمعرات
۱۴ر ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ۔ ۳۰ر جون ۱۹۶۹ء ہفتہ
۱۴ر ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ۔ ۳۰ر جون ۱۹۶۹ء ہفتہ
۱۶ر رجب المرجب ۱۳۸۹ھ۔ ۲۸ر ستمبر ۱۹۶۹ء اتوار
۲۷ر رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ۔
۱۳ر شوال المکرم ۱۳۸۹ھ۔ ۲۳ر ستمبر ۱۹۶۹ء منگل
۱۳ر ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ۔ ۲۳ر نومبر ۱۹۶۹ء
۲۶ر ربیع الاول شریف ۱۳۹۰ھ۔ یکم جون ۱۹۷۰ء پیر
۲۶ر رجب المرجب ۱۳۹۰ھ۔ ۱۸ر ستمبر ۱۹۷۰ء جمعہ
۳۰ر رجب المرجب ۱۳۹۰ھ۔ ۲ر اکتوبر ۱۹۷۰ء جمعہ
۲۷ر رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ۔ ۲۷ر نومبر ۱۹۷۰ء جمعہ
۱۵ر شوال المکرم ۱۳۹۰ھ۔ ۱۷ر دسمبر ۱۹۷۰ء اتوار
۱۷ر ذوقعدہ ۱۳۹۰ھ۔ ۲۷ر فروری ۱۹۷۱ء جمعہ

جامعہ نعیمیہ میں عربی تعلیم کا آغاز
مرادآباد میں پہلی تقریر بر مکان الحاج عابد حسن مرحوم
تراویح میں ختم قرآن کریم تخت والی مسجد میں
انجمن اصلاح البیان جامعہ نعیمیہ کے صدر منتخب ہوئے
تراویح میں ختم قرآن کریم تخت والی مسجد میں
جامع مسجد انچولی ضلع میرٹھ میں مناظرہ کیا اور شکست فاش دی
انجمن تبلیغ اہلسنت ونعیمی دارالمطالعہ کے لائبریرین منتخب
کتب خانہ قدیریہ نعیمیہ میرٹھ ہاؤس محلہ نئی بستی کا قیام
تراویح میں ختم قرآن کریم تخت والی مسجد میں
بعد عصر خلافت واجازت سلسلہ قادریہ شیریہ بصیریہ قدیریہ شیدیہ
جامعہ نعیمیہ چھوڑا
دہلی میں حضور مناظر اعظم کے دستِ حق پرست پر بیعت
تراویح میں ختم قرآن کریم تخت والی مسجد میں
پوسٹر احادیث طیبہ بزمانہ طالب علمی
پہلی کتاب ''مسائل انتخاب'' بزمانہ طالب علمی
پہلا نعتیہ مجموعہ ''شمائل انتخاب'' بزمانہ طالب علمی
دوسری مرتبہ زیارت حضور رسول کریم ﷺ
کتاب ''منازل انتخاب'' بزمانہ طالب علمی
تراویح میں ختم قرآن کریم ہمت نگر گجرات میں
دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور میں حصولِ تعلیم کیلئے سفر
کتاب ''دلائل انتخاب'' بزمانہ طالب علمی
کتاب ''مشاغلِ انتخاب'' بزمانہ طالب علمی
جامع مسجد سنبھل میں ختم بخاری شریف
جشنِ فراغتِ علوم دینیہ محلہ نئی بستی مرادآباد شریف میں
تراویح میں ختم قرآن کریم ہمت نگر گجرات میں
لال مسجد میں اعزازی صدر المدرسین کی حیثیت سے تقرری
انجمن شانِ ملت کا قیام وسکریٹری شپ

Scanned with CamScanner

یکم محرم الحرام ۱۳۹۱ھ۔ ۲۷ر فروری ۱۹۷۱ء ہفتہ	دوسرا نعتیہ مجموعہ شمائل انتخاب
یکم محرم الحرام ۱۳۹۱ھ۔ ۲۷ر فروری ۱۹۷۱ء ہفتہ	نقشِ قدیری مراد آباد شریف والا
۱۴ر محرم الحرام ۱۳۹۱ھ۔ ۱۲ر مارچ ۱۹۷۱ء جمعہ	جامعہ قدیریہ نعیمیہ کا قیام
۱۵ر محرم الحرام ۱۳۹۱ھ۔ ۱۳ر مارچ ۱۹۷۱ء ہفتہ	اعزازی صدر مدرس و مہتمم
۱۵ر جمادی الاخریٰ ۱۳۹۱ھ۔ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۷۱ء جمعہ	حاشیۂ برکریما (مطبوعہ)
۱۰ر رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ۔ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۷۲ء ہفتہ	تراویح میں ختم قرآن کریم تخت والی مسجد میں
۱۹ر شوال المکرم ۱۳۹۱ھ۔ ۱۸ر دسمبر ۱۹۷۱ء بدھ	کتاب ''قبائل انتخاب عرف انگوٹھے چومنا''
۱۸ر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ھ۔ یکم جولائی ۱۹۷۲ء ہفتہ	نکاحِ مسنونہ
۱۰ر رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ۔ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۷۲ء جمعرات	تراویح میں ختم قرآن کریم تخت والی مسجد میں
۱۰ر رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ۔ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۷۲ء جمعرات	تیسری مرتبہ زیارت حضور رسول کریم ﷺ
۶ر ذوقعدہ ۱۳۹۲ھ۔ ۱۳ر دسمبر ۱۹۷۲ء بدھ	بعدِ نمازِ فجر خلافتِ نعیمیہ
۶ر ذوقعدہ ۱۳۹۲ھ۔ ۱۳ر دسمبر ۱۹۷۲ء بدھ	حاشیہ بر پندنامہ فارسی
۱۸ر ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ۔ ۲۴ر جنوری ۱۹۷۳ء بدھ	جامعہ قدیریہ نعیمیہ کی اپنی عمارت کا سنگِ بنیاد
۱۸ر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ۔ ۲۰ر جون ۱۹۷۳ء پیر	کتاب ''میزائل انتخاب''
۱۰ر رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ۔ ۸ر اکتوبر ۱۹۷۳ء پیر	تراویح میں ختم قرآن کریم تخت والی مسجد میں
۱۰ر رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ۔	تراویح میں ختم قرآن کریم تخت والی مسجد میں
۲۲ر ذوقعدہ ۱۳۹۴ھ۔ ۷ر دسمبر ۱۹۷۴ء بدھ	مناظرہ کلنڈھورہ سہارنپور فتح کیا
۲۲ر ذوالحجہ ۱۳۹۴ھ۔ ۷ر جنوری ۱۹۷۵ء بدھ	دارالعلوم گلزار صابری بھگوانپور ضلع سہارنپور کا قیام
۹ر جمادی الاخریٰ ۱۳۹۵ھ۔ ۳۰ر جون ۱۹۷۵ء پیر	خلفِ اکبر مولانا سید محمد انتساب حسین قدیری کی ولادت
۱۰ر رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ۔ ۱۷ر ستمبر ۱۹۷۵ء بدھ	تراویح میں ختم قرآن کریم تخت والی مسجد میں
۶ر رجب المرجب ۱۳۹۶ھ۔ ۳۰ر جون ۱۹۷۶ء	برتن کے کارخانے کا قیام
۱۰ر رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ۔ ۵ر ستمبر ۱۹۷۶ء اتوار	تراویح میں ختم قرآن کریم تخت والی مسجد میں
۱۸ر ذوالحجہ ۱۳۹۶ھ۔ ۱۱ر دسمبر ۱۹۷۶ء ہفتہ	تیسرا نعتیہ مجموعہ ''شمائل انتخاب''
۲۵ر صفر المظفر ۱۳۹۷ھ۔ ۱۵ر فروری ۱۹۷۷ء منگل	کتاب ''نماز قدیری''
۲۳ر شوال المکرم ۱۳۹۸ھ۔ ۷ر اکتوبر ۱۹۷۷ء جمعہ	کتاب ''تاریخ عید قرباں''
۱۱ر صفر المظفر ۱۳۹۸ھ۔ ۲۲ر جنوری ۱۹۷۷ء اتوار	مناظرہ کچنار ضلع سیتاپور کی صدارت اور فتح
۱۱ر صفر المظفر ۱۳۹۸ھ۔ ۲۲ر جنوری ۱۹۷۷ء اتوار	حاشیہ بر گلزار دبستاں

Scanned with CamScanner

۲۵ر ربیع الاول شریف ۱۳۹۸ھ۔ ۶ر مارچ ۱۹۷۸ء پیر
۲۷ر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۸ھ۔ ۱۶ر اپریل ۱۹۷۸ء
۱۴ر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۸ھ ۲۲ر مئی ۱۹۷۸ء ہفتہ
۱۶ر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۸ھ ۲۴ر مئی ۱۹۷۸ء پیر
۱۰ر رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ۔ ۱۵ر اگست ۱۹۷۸ء منگل
۱۸ر شوال المکرم ۱۳۹۱ھ۔ ۱۲ر ستمبر ۱۹۷۸ء منگل
۱۸ر شوال المکرم ۱۳۹۱ھ۔ ۱۲ر ستمبر ۱۹۷۸ء منگل
۲۲ر شوال المکرم ۱۳۹۱ھ۔ ۱۶ر ستمبر ۱۹۷۸ء ہفتہ
۲۲ر شوال المکرم ۱۳۹۱ھ۔ ۱۶ر ستمبر ۱۹۷۸ء ہفتہ
۱۴ر محرم الحرام ۱۳۹۹ھ۔ ۱۵ر دسمبر ۱۹۷۸ء جمعہ
۲۴ر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۹ھ۔ ۲۲ر اپریل ۱۹۷۹ء
۱۰ر رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ۔ ۱۴ر اگست ۱۹۷۹ء اتوار
۲۱ر رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ۔ ۲۵ر اگست ۱۹۷۹ء پیر
۲۱ر رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ۔ ۲۵ر اگست ۱۹۷۹ء پیر
یکم ذوقعدہ ۱۳۹۹ھ۔ یکم ستمبر ۱۹۷۹ء منگل
۱۵ر ذوقعدہ ۱۳۹۹ھ۔ ۱۵ر ستمبر ۱۹۷۹ء پیر
۲ر ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ۔ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۷۹ء بدھ
یکم ربیع الاول شریف ۱۳۹۹ھ۔ ۲۰ر جنوری ۱۹۸۰ء بدھ
۱۰ر رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ۔ ۲۴ر جولائی ۱۹۸۰ء جمعرات
۱۷ر شوال المکرم ۱۴۰۰ھ۔ ۲۹ر اگست ۱۹۸۰ء جمعہ
۱۸ر شوال المکرم ۱۴۰۰ھ۔ ۳۰ر اگست ۱۹۸۰ء ہفتہ
۲۰ر شوال المکرم ۱۴۰۰ھ۔ یکم ستمبر ۱۹۸۰ء پیر
۷ر ذوالقعدہ ۱۴۰۰ھ ۱۸ر ستمبر ۱۹۸۰ء
۲۲ر ذوقعدہ ۱۴۰۰ھ۔ ۲ر اکتوبر ۱۹۸۰ء
۳ر ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۸۰ء
۲۲ر ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ۔ ۲ر نومبر ۱۹۸۰ء اتوار
۲۶ر ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ۔ ۶ر نومبر ۱۹۸۰ء اتوار

چوتھا نعتیہ مجموعہ ''شمائل انتخاب''
ولادت قاری صوفی سید محمد فیضیاب حسین قدیری
مناظرۂ جھریا کے مناظر منتخب ہوئے اور فتح کیا
جشنِ فتح مناظرۂ جھریا اور فاتح کولفلڈ کا خطاب
تراویح میں ختم قرآن کریم تخت والی مسجد میں
پوسٹر ''نماز کے نام پر دھوکہ''
پوسٹر ''وہابی مفتی کا یزید فتویٰ''
تبلیغی جماعت کیخلاف ٹاؤن ہال میں تاریخی اجلاس
اصلاحی جماعت کا قیام اور اصلاحی نصاب کا اعلان
اصلاحی نصاب جلد سوم مشتمل بر فضائل نماز و دعاء
الجامعۃ القدیریہ بصیری یونیورسٹی کیلئے سو بیگھہ زمین کا معاہدہ بیع
تراویح میں ختم قرآن کریم تخت والی مسجد میں
الجامعۃ القدیریہ بصیری یونیورسٹی کی ایڈہاک کمیٹی نے حلف لیا
حاشیہ بر آمد نامہ
تولیت تخت والی مسجد
پہلا ریڈیو نعتیہ پروگرام
بنالی گاؤں آسنسول کا مناظرہ (وہابی سامنے نہ آسکے)
مناظرہ سیلپور ضلع مرادآباد شریف (وہابی سامنے نہ آسکے)
تراویح میں ختم قرآن کریم تخت والی مسجد میں
کتاب ''خصائل انتخاب عرف تکبیر میں بیٹھنا''
کتاب 'نوافل انتخاب عرف اذان واقامت کے درمیان تھویب'
چوتھی مرتبہ زیارت حضور رسول کریم ﷺ
پہلا تفصیلی خط (۱۹۸۰ء کے فساد کی تفصیلی رپورٹ)
دوسرا ریڈیو تقریری پروگرام
دوسرا تفصیلی خط (۱۹۸۰ء کے فساد کی تفصیلی رپورٹ)
کتاب 'اصلاحی نصاب جلد پنجم فضائل حج وزیارت ودرود وسلام
تیسرا تفصیلی خط (۱۹۸۰ء کے فساد کی تفصیلی رپورٹ)

Scanned with CamScanner

،،،،،،، ۱۴۰۰ھ۔	جامعہ قدریہ میں بحیثیت شیخ الحدیث بخاری شریف کا درس دیا
۱۸ر ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ۔ ۲۴ر فروری ۱۹۸۱ء منگل	مناظرۂ شیشہ باڑی ہاٹ مغربی بنگال بحیثیت مناظر فتح کیا
۱۰ر رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ۔ ۱۳ر جولائی ۱۹۸۱ء پیر	تراویح میں ختم قرآن کریم تخت والی مسجد میں
۲ر ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ۔ یکم اکتوبر ۱۹۸۱ء جمعرات	تیسرا ریڈیو نعتیہ پروگرام
۵ر ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ۔ ۴ر اکتوبر ۱۹۸۱ء اتوار	اصلاحی نصاب چہارم فضائل رمضان روزہ اعتکاف شب قدر
۵ر ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ۔ ۴ر اکتوبر ۱۹۸۱ء اتوار	پانچویں مرتبہ زیارت حضور رسول کریم ﷺ
۵ر ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ۔ ۴ر اکتوبر ۱۹۸۱ء اتوار	پانچوں نعتیہ مجموعہ ''شمائل انتخاب''
۱۴ر محرم الحرام ۱۴۰۲ھ۔ یکم نومبر ۱۹۸۱ء پیر	کتاب ''شہید اعظم عرف یزیدی محرم کا حسینی جواب''
۷ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ۔ ۳ر مارچ ۱۹۸۲ء بدھ	ولادت سیدہ عائشہ گوہر قدیری عرف چاندنی
۶ر رجب المرجب ۱۴۰۲ھ۔ یکم مئی ۱۹۸۲ء ہفتہ	چھٹا نعتیہ مجموعہ ''شمائل انتخاب''
۶ر رجب المرجب ۱۴۰۲ھ۔ یکم مئی ۱۹۸۲ء ہفتہ	کتاب ''وہابی دھرم میں جھوٹ کا مقام''
۱۰ر رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ۔ ۲ر جولائی ۱۹۸۲ء جمعہ	تراویح میں ختم قرآن کریم تخت والی مسجد میں
۱۷ر ذوقعدہ ۱۴۰۲ھ۔ ۶ر ستمبر ۱۹۸۲ء پیر	چوتھا ریڈیو نعتیہ پروگرام
۱۷ر محرم الحرام ۱۴۰۳ھ۔ ۵ر نومبر ۱۹۸۲ء جمعہ	نقش قدیری (اندوروالا)
۱۵ر صفر المظفر ۱۴۰۳ھ۔ ۳ر دسمبر ۱۹۸۲ء جمعہ	کتاب ''آئینۂ وہابیت''
۱۵ر صفر المظفر ۱۴۰۳ھ۔ ۳ر دسمبر ۱۹۸۲ء جمعہ	''منازل انتخاب وقبائل انتخاب'' (گجراتی زبان میں)
۱۰ر رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ۔ ۱۹۸۳ء	تراویح میں ختم قرآن کریم تخت والی مسجد میں
۵ر شوال المکرم ۱۴۰۳ھ۔ ۱۶ر جولائی ۱۹۸۳ء ہفتہ	مناظرۂ اجمیر شریف، تیسری نشست میں بحیثیت مناظر رہے
۱۷ر ذوقعدہ ۱۴۰۳ھ۔ ۲۷ر اگست ۱۹۸۳ء ہفتہ	پانچواں ریڈیو نعتیہ پروگرام
۱۸ر ذوقعدہ ۱۴۰۳ھ۔ ۲۸ر اگست ۱۹۸۳ء اتوار	مناظرۂ بریلی، غیر مقلدین سامنے نہ آسکے
۲۸ر ذوالحجہ ۱۴۰۳ھ۔ ۶ر اکتوبر ۱۹۸۳ء جمعرات	چھٹا ریڈیو نعتیہ پروگرام
۱۷ر محرم الحرام ۱۴۰۴ھ۔ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۸۳ء ہفتہ	نقشِ قدیری (بڑودے والا)
۵ر ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ۔ ۲۹ر دسمبر ۱۹۸۳ء جمعہ	ولادت مولانا سید محمد مستجاب حسین قدیری
۲۸ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۴ھ۔ ۱۳ر مارچ ۱۹۸۳ء جمعہ	زمین برائے قدیری دارالعلوم، قدیری نگر سورت گجرات
۱۰ر رجب المرجب ۱۴۰۴ھ۔ ۱۳ر اپریل ۱۹۸۳ء	قدیری دارالعلوم، قدیری نگر سورت گجرات کا سنگِ بنیاد
۱۰ر رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ۔ ۱۱ر جون ۱۹۸۴ء پیر	تراویح میں ختم قرآن کریم تخت والی مسجد میں
۲۸ر رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ۔ ۲۹ر جون ۱۹۸۴ء جمعۃ الوداع	ساتواں نعتیہ مجموعہ ''شمائل انتخاب''

Scanned with CamScanner

۱۴ر شوال المکرم ۱۴۰۴ھ۔ ۱۴ر جولائی ۱۹۸۴ء جمعہ	کتاب ''بدعت کی حقیقت''
۱۸ر شوال المکرم ۱۴۰۴ھ۔ ۱۸ر جولائی ۱۹۸۴ء منگل	کتاب ''مومن ومنافق کا مکالمہ''
۲۳ر ذوقعدہ ۱۴۰۴ھ۔ ۲۱ر اگست ۱۹۸۴ء منگل	کتاب سیفِ لطیفی عرف وہابیوں کا نیا دھرم
۲۸ر صفر المظفر ۱۴۰۵ھ۔ ۲۳ر نومبر ۱۹۸۴ء جمعہ	اندور سے ممبئی پہلا ہوائی سفر
۲۲ر ربیع الثانی ۱۴۰۵ھ۔ ۵ر جنوری ۱۹۸۵ء اتوار	عالمی سنی کانفرنس ممبئی کے وسائل کیلئے کامیاب
تا ۲۹ر رجب المرجب ۱۴۰۵ھ۔ ۲۱ر اپریل ۱۹۸۵ء	دورۂ ہند
۴/۵/۶ر شعبان ۱۴۰۵ھ۔ ۲۵/۲۶/۲۷ر اپریل ۱۹۸۵ء	عالمی سنی کانفرنس ممبئی کی انتظامیہ کی صدارت اور
جمعرات جمعہ ہفتہ	اسٹیج کی نظامت
۶ر شعبان المعظم ۱۴۰۵ھ۔ ۲۷ر اپریل ۱۹۸۵ء ہفتہ	خلافت واجازت سلسلہ عالیہ اشرفیہ
۱۰ر رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ۔ ۳۱ر مئی ۱۹۸۵ء جمعہ	تراویح میں ختم قرآن کریم تخت والی مسجد میں
۱۴ر ذوالحجہ ۱۴۰۵ھ۔ ۲۰ر اگست ۱۹۸۵ء جمعہ	اذانِ ثانی اور جماعتِ ثانیہ
۱۰ر صفر المظفر ۱۴۰۶ھ۔ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۸۵ء جمعہ	مُرادآباد میں پہلے مُرید جناب شمس الدین قدیری ٹھیکدار
۱۲ر ربیع الاول شریف ۱۴۰۵ھ۔ نومبر ۱۹۸۵ء	چارسو سے زائد منظومات پر مشتمل مجموعہ کلام 'یانبی'

اعلانِ قدیری: محبین ومخلصین کا کہنا تھا کہ یہ تاریخی نعتیہ مجموعے یانبی و یاحبیب کافی ضخیم ہیں اسلئے ان کا ہدیہ کم ہونے باوجود بھی غریب عشاق کیلئے ایک مسئلہ ہے۔ اگر ان کو قسطوں میں کردیا جائے تو بہت اچھا ہے۔ غور وغوض کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ یانبی اور یاحبیب میں صرف نعتیں ہی رہیں اور ان کا منقبتی کلام یاولی کے نام سے شائع ہوجائے۔ لہٰذا اب یانبی میں ۳۶۴ منظومات ہیں اور یاحبیب میں ۳۱۰ منظومات ہیں اور یاولی میں ۳۵۰ منظومات ہیں اس طرح یہ دو مجموعے اب تین ہوگئے ہیں۔ مناقب مبارکہ کے شائقین یاولی حاصل فرمائیں۔

یانبی میں پانچویں امام اور پانچویں مسلک کا کافی پرچار تھا اب اس کو یکسر مسترد کردیا ہے اور یانبی ویاولی سے نکال دیا ہے۔ یاحبیب میں پہلے ہی سے یہ باطل پرچار نہ تھا۔

سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری عفا عنہ البصیر

Scanned with CamScanner

انتساب

ان کے نام جنکے لئے

یا نبی

ہے

انتخاب

Scanned with CamScanner

نغمات توحید

Scanned with CamScanner

۱

الٰہی تجھ کو خبیر و علیم کہتے ہیں
تجھے بصیر و قدیر و حکیم کہتے ہیں
نہ کوئی تیرا مقابل نہ کوئی تیرا شریک
الٰہی تجھ کو بدیع و قدیم کہتے ہیں
خدا قدیم ہے بیشک قدیم ہے لوگو!
نبی کو اہل سنن کب قدیم کہتے ہیں؟
نبی کی ذات ہے حادث صفات بھی حادث
جہنمی ہیں جو ان کو قدیم کہتے ہیں
بہت ہے فرق خدا و رسول میں واللہ
کہ حادث ان کو خدا کو قدیم کہتے ہیں
قسم خدا کی خدا کو خدا کے پیارے کو
غنی، کریم، رؤف و رحیم کہتے ہیں
تمام نعمتیں دیتا ہے خالقِ عالم
مگر حضور کو ان کا قسیم کہتے ہیں
کرم کی بھیک ملے گی مجھے دوعالم میں
خدا کو اور نبی کو کریم کہتے ہیں
مجھ انتخابؔ قدیری پہ ہو کرم مولیٰ
مجھے غلامِ رسول کریم کہتے ہیں چندوسی

Scanned with CamScanner

۲

اے خدا التجا ہے یہ میری دشمنوں کے برے ہیں ارادے
ظلم سے باز آجائیں ورنہ خاک میں ان کی ہستی ملادے
واسطہ تجھ کو پیارے نبی کا میرا بگڑا مقدر بنادے
ماسوا تیرے اے میرے مولیٰ تیرا بندہ کسے اب صدا دے
ہم ہیں توحید و قرآں کے حامی کرتے ہیں مصطفےٰ کی غلامی
ظالموں سے عطا کر خلاصی ظلمِ ظالم سے ہم کو بچادے
یہ صحیح ہے کہ بیشک بُرے ہیں پھر بھی محبوب کے امتی ہیں
کافروں سے نہ کر ہم کو رُسوا ایسی مولیٰ نہ ہم کو سزا دے
کھا رہا ہوں میں در در کی ٹھوکر کوئی مونس نہیں اور نہ یاور
غوث وخواجہ کے صدقے میں یارب میرا بگڑا مقدر بنادے
تیری شانِ کریمی کے قرباں ایک ہے التجا میری یزداں
کوچۂ مصطفےٰ میں مجھے بھی دفن کے واسطے تھوڑی "جا" دے
دل میں ہے حسرتِ دیدِ طیبہ دیکھ لوں یا الٰہی مدینہ
انتخابِ قدیری کو یارب جلد تر اب مدینہ دکھادے

ڈونگرپور

۳

سجدے میں قلب اور جبینِ نیاز ہے
میری نماز دیکھئے کیسی نماز ہے
اخلاص کا قدیری سبق یاد رکھ سدا
بندہ نیاز مند ہے وہ بے نیاز ہے

Scanned with CamScanner

۴

دل کی دنیا ہے آباد جب سے آئی تیری یاد
تو نہ جس میں جلوہ گر دل ہے بیشک وہ برباد
خالق تو ہے مالک تو سب کی سنتا ہے فریاد
یہ ہے ذکر حق کی بات ہوں ہر غم سے میں آزاد
ہم کو ہر اک نعمت دی تو ہے منعم اور جوّاد
تو ہی بیشک ہے مسجود سارا عالم ہے سجّاد
نورِ احمد خالق کی کتنی اچھی ہے ایجاد

میرا سب کچھ انتخاب
تیرا چرچا تیری یاد مراد آباد شریف

۵

حمد لامحدود ہے اس خالقِ ذیشان کو
قوتِ گفتار جس نے بخش دی انسان کو
ذرے ذرے میں جہاں کے تو ہی تو ہے جلوہ گر
تیرے جلوے عام ہیں ہر صاحبِ عرفان کو
اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے اے میرے رب
اپنی رحمت سے اُتارا تو نے ہی قرآن کو
شکر تیرا کس طرح سے ہو ادا ربّ کریم
رہنمائی کیلئے بھیجا شہِ ذیشان کو
امتِ محبوب ہونے کا ہمیں بخشا شرف
بھول سکتا ہی نہیں مومن ترے احسان کو

Scanned with CamScanner

تو بنادے ایک لمحے میں گدا کو تاجور
آن واحد میں بنادے تو گدا سلطان کو
ہر منافق کیلئے ہے درک اسفل نار میں
مژدۂ بخشش ہے تیرا صاحبِ ایمان کو
رحمتیں ہیں انتخاب ان کیلئے ہی بے قرار
یاد کرتے ہیں جو دل سے ہر گھڑی رحمٰن کو رامنگر

۶

سبحان اس کی ذات ہے وہ تو مجید ہے
اس میں ہو کوئی عیب یہ بالکل بعید ہے
دراصل ہر بلندی ، بزرگی اُسی کو ہے
اعلیٰ ہے اکبر اور غنی و حمید ہے

۷

لطف و انعام کیا ہم پہ خدایا تونے
اپنے محبوب کی امت میں بنایا تونے
تو ہے بے مثل تو بے مثل ہے محبوب ترا
ان کی امت کو بھی بے مثل بنایا تونے

۸

کم نظر کچھ بھی کہیں اہل نظر جانتے ہیں زندگی نام سفر کا ہے سفر جانتے ہیں
ہم کو اللہ نے وہ عزم جواں بخشا ہے ہم تو منزل کو بھی اب راہ گزر جانتے ہیں

Scanned with CamScanner

گلہائے نعت

۹

چلے لامکاں جو مرے نبی نظر آیا اوج محمدی
تو زبانِ عشق یہ کہہ اُٹھی بلغ العلیٰ بکمالہ

سرِ عرش پہونچے مرے نبی تو ہرایک بزم سجی ملی
یہی کہہ رہے تھے وہاں سبھی بلغ العلیٰ بکمالہ

یہ عروج و اوجِ محمدی کہ نہ دے سکا کوئی ساتھ بھی
پرِ جبرئیل بھی ماند ہی بلغ العلیٰ بکمالہ

یہ عروجِ سرورِ انبیاء کہ جب آیا سدرۂ منتہیٰ
رُکے جبرئیل یوں عرض کی بلغ العلیٰ بکمالہ

نہ جہاں زمیں نہ جہاں فلک نہ کوئی بشر نہ کوئی ملک
وہاں پل میں پہونچے مرے نبی بلغ العلیٰ بکمالہ

کوئی ایسی شان نہ پاسکا سرِ عرش کوئی نہ جا سکا
کہ یہ شان صرف انہیں ملی بلغ العلیٰ بکمالہ

سرِ حشر اپنی یہ شان ہو یہی نعرہ وردِ زبان ہو
کہیں مل کے سارے ہی امتی بلغ العلیٰ بکمالہ

تھی جہاں میں ظلمت و تیرگی نہ کہیں اُجالا نہ روشنی
ہوا جب ظہورِ محمدی کشف الدجیٰ بجمالہ

نہ کرم کا ان کے شمار ہے انہیں دشمنوں سے پیار ہے
نہیں ایسا خُلق میں کوئی بھی حسُنت جمیع خصالہ

Scanned with CamScanner

وہ عمر عتیق ہوں یا غنی وہ حسن حسین ہوں یا علی
کہ ہوں غوث و خواجۂ و شاہ جی صلوا علیہ و آلہ
ترا انتخاب نصیب ہے کہ تو محوِ ذکرِ حبیب ہے
ترا شغل صبح و مسا یہی بلغ العلیٰ بکمالہ

۱۰

تمہیں ہو میرے مونس میرے ہمدم یارسول اللہ
تمہارا ہے سہارا مجھ کو ہر دم یارسول اللہ
تمہیں حق نے کیا رحمت مجسم یارسول اللہ
زرحمت کن نظر برحالِ زارم یارسول اللہ
غریبم بے نوایم خاکسارم یارسول اللہ

تمہیں ہر ایک زخمی دل کا مرہم یارسول اللہ
تمہیں سے ہے سکونِ ہر دو عالم یارسول اللہ
یہی رہتا ہے لب پہ میرے ہر دم یارسول اللہ
زرحمت کن نظر برحال زارم یارسول اللہ
غریبم بے نوایم خاکسارم یارسول اللہ

تمہارے حسن کا پَرتَو بہارِ خلد اور گلشن
تمہارے نور سے ہے مہر و ماہ اور کہکشاں روشن
تمہارے نام سے ہے مطمئن دل کی ہر اک دھڑکن
توئی تسکینِ دل آرامِ جاں صبر و قرار من
رخِ پُرنور بنما بے قرارم یارسول اللہ

Scanned with CamScanner

سرِ محشر ہو سر پہ سایہ افگن آپ کا دامن
وہ عالم نفسی نفسی کا نہ ہوگا جب کوئی مسکن
جہاں نہ کام آئے گا کسی کے کوئی مرد و زن
ہمہ تن غرق دریائے گناہم یا شفیع من
بجز تو نیست کس روزِ شمارم یارسول اللہ

نوازا ہے کرم سے دو جہاں کو آپ نے آقا
ہراک ہے معترف جود و کرم کا آپ کے آقا
کرم ہو انتخابِ قادری پر اے مرے مولیٰ
دمِ آخر نمائی جلوۂ دیدار جامؔی را
زلطفِ تو ہمیں امیدوارم یارسول اللہ

مرادآباد شریف

۱۱

مری زباں پہ جب آقا کا نام آجائے
ہر اک زباں پہ درود و سلام آجائے
کبھی وہ وقت وہ پیارا مقام آجائے
نظر رسول کا دار السلام آجائے
اُسی کے ہاتھ جہاں کا نظام آجائے
"ترے غلاموں میں جسکا بھی نام آجائے"
یقین ہے اُسے کوثر کا جام آجائے
"ترے غلاموں میں جسکا بھی نام آجائے"
اُسے دخول جناں کا پیام آجائے
"ترے غلاموں میں جسکا بھی نام آجائے"

Scanned with CamScanner

اُسے ستا نہیں سکتی ہے گردشِ دوراں
"ترے غلاموں میں جسکا بھی نام آجائے"
قسم خدا کی سکندر ہے وہ مقدر کا
"ترے غلاموں میں جسکا بھی نام آجائے"
اُسے زمانے کی نظریں گرا نہیں سکتیں
"ترے غلاموں میں جسکا بھی نام آجائے"
ہزاروں تشنہ نظر پائیں گے سکونِ نظر
جو جلوہ بار وہ ماہِ تمام آجائے
دل و نگاہ کو ہم فرشِ راہ کردیں گے
اگر نظر کبھی وہ خوش خرام آجائے
حیات اس کی نصیب اس کا آرزو اس کی
درِ رسول سے جو شاد کام آجائے
جواب ہو نہیں سکتا بُراقِ آقا کا
جہاں میں کیسا بھی اب تیز گام آجائے
نظام مصطفٰے ہر حال میں ضروری ہے
ترقی یافتہ کوئی نظام آجائے
سفینہ اس کا بھنور سے نکل ہی جائے گا
زباں پہ جس کی محمد کا نام آجائے
نگاہِ شمس و قمر خیرہ ہوکے رہ جائے
جو بے حجاب وہ ماہِ تمام آجائے
لگام دیدو خدارا نبی کے دیوانو!
کوئی بھی نجدی اگر بے لگام آجائے

درِ خدا سے اُسے شاد کام ہونا ہے
درِ رسول سے جو شاد کام آجائے
زبان بوسے لے اور گود رحمتِ حق لے
زباں پہ نام جو با احترام آجائے
خدایا خواب میں اک روز پھر مجھے بھی نظر
ترا حبیب **علیہ السلام** آجائے
اگر نصیب ہو دیدار سرورِ دیں کا
مری حیات میں رونق مدام آجائے
چراغِ زندگی گُل ہو رہا ہو جب یا رب
لبوں پہ میرے درود و سلام آجائے
اُسی کو رحمت باری سلام کہتی ہے
لبوں پہ جس کے **محمد** کا نام آجائے
مرے نصیب میں آجائے گوہرِ مقصود
پسند ان کو جو میرا کلام آجائے
سخاوت ان کی مسلم ہے دونوں عالم میں
گداگروں میں قدیری کا نام آجائے
یہ انتخابِ قدیری تو سر کے بل طیبہ
بلائیں آپ تو حاضر غلام آجائے

۱۲

مرادآباد شریف

آن کی آن میں لمحات بدل جاتے ہیں جب کرم ہوتا ہے حالات بدل جاتے ہیں
ڈوبنے لگتی ہے منجدھار میں اسکی کشتی جسکے ایمانی خیالات بدل جاتے ہیں

Scanned with CamScanner

۱۳

شمس و قمر کو دیکھ نہ انجم سما کے دیکھ
ان کے دل و نگاہ میں جلوے سما کے دیکھ
ہوجائے گا تو کیا ذرا سجدے میں جا کے دیکھ
پنجوقتہ خودکو لفظِ **محمد** بنا کے دیکھ
دل کو تجلیات کے قابل بنا کے دیکھ
حُبِّ رسولِ پاک کو دل میں بسا کے دیکھ
دنیائے دل کو اپنے منور بنا کے دیکھ
ظلمت کدے میں شمعِ محبت جلا کے دیکھ
اللہ کے حبیب کی نعتیں سنا کے دیکھ
خوابیدہ بخت کو ذرا اپنے جگا کے دیکھ
عاصی ہے توبہ کرلے اے بندے خدا کے دیکھ
تجھ سے قریب تر ہیں قدم اب قضا کے دیکھ
قلب و نظر میں جلوے نبی کے سما کے دیکھ
منزل پھر اپنی چاند ستاروں میں جا کے دیکھ
واللہ کیا جچیں گے تجھے مہر و ماہ نجوم
گر دیکھنا ہے، تلوؤں کو بدر الدجیٰ کے دیکھ
مامون ہوگا نوح کی کشتی کے مثل تو
کشتی میں اہل بیت کی خود کو بٹھا کے دیکھ
دربارِ مصطفےٰ ہے یہ کیا کچھ نہیں یہاں
مل جائے گا خدا ذرا سر کو جھکا کے دیکھ

Scanned with CamScanner

ایسی سخاوت اب بھی سخاوت کی دھوم ہے
ان کے غلام امام ہیں اہلِ سخا کے دیکھ

زم زم یہاں ، وہاں مئے کوثر پلائیں گے
الطاف دوسرا میں شہ دوسرا کے دیکھ

شمعِ یقیں کو اور بھی تابانیاں ملیں
شمعِ حرم کی لَو سے ذرا لَو لگا کے دیکھ

عبدِ خدا در اصل غلامِ رسول ہے
بن کر نبی کا بندہ اے بندے خدا کے دیکھ

تیرے لبوں کو چومے گی رحمت خدا گواہ
لب پر ذرا درود کی ڈالی سجا کے دیکھ

تب آئے گا نظر تجھے مومن کہ کیا ہے تو
ہر نقشِ ماسوا کو تو دل سے مٹا کے دیکھ

میرے نبی کریم و شفیق و رحیم ہیں
شفقت کریں گے ان کو تو اپنا بنا کے دیکھ

رب ہے ترا نبی ترے اصحاب بھی ترے
آلِ رسولِ پاک کو اپنا بنا کے دیکھ

تیری سمجھ میں آئی گی عظمت رسول کی
جبریل کا ہے سر، تو قدم مصطفٰے کے دیکھ

دامانِ مصطفٰے ہو کہ کملی رسول کی
رحمت کا شامیانہ ہے تو اس میں آ کے دیکھ

Scanned with CamScanner

تو دوسرا نہ پائے گا مثلِ رسولِ پاک
پَردے اُلٹ پلٹ کے تو ہر دوسرا کے دیکھ
سچ یہ ہے تیری ہستی کو مل جائے گا ثبات
عشقِ رسولِ پاک میں ہستی مٹا کے دیکھ
ہر وقت صبح و شام شب و روز تا ابد
بارانِ کیف و نور مدینے میں جا کے دیکھ
میرے نبی خلیق ہیں میرے نبی حلیم
لب پہ دعاء، عوض میں ہے جور و جفا کے دیکھ
اول ہیں خلق میں تو ہیں بعثت میں آخری
جلوے نبی میں ابتداء اور انتہا کے دیکھ
بحرِ کرم میں موجیں مچلنے لگیں ابھی
"عشقِ رسولِ پاک میں آنسو بہا کے دیکھ"
دامن حیات کا ہو معاصی سے پاک و صاف
"عشقِ رسولِ پاک میں آنسو بہا کے دیکھ"
جو بھی بہے گا بیش بہا ہوگا لعل وہ
"عشقِ رسولِ پاک میں آنسو بہا کے دیکھ"
میں تیرا انتخاب ہوں میری طرف کو بھی
اے آمنہ کے لال ذرا مسکرا کے دیکھ مرادآباد شریف

۱۴

دین اسلام کا ضابطہ خوب ہے حق تعالیٰ کا یہ رابطہ خوب ہے
مل گیا دامنِ مصطفےٰ دوستو! حق رسائی کا یہ واسطہ خوب ہے

Scanned with CamScanner

۱۵

نہ راہزن سے غرض ہے نہ رہنما کی تلاش
مجھے ہے سیرت سرکارِ دوسرا کی تلاش
نہ دلربا کی تلاش اور نہ مہہ لقا کی تلاش
جبینِ عشق کو ہے ان کے نقشِ پا کی تلاش
مریضِ عشق ہوں مجھ کو نہیں دوا کی تلاش
مجھے ہے خاکِ درِ پاکِ مصطفےٰ کی تلاش
خدا کے بندو! اگر ہے تمہیں خدا کی تلاش
خدا ملے گا، کرو پہلے مصطفےٰ کی تلاش
حضور کشتیِ امت کے ناخدا خود ہیں
مرے یقیں کی ہے توہین ناخدا کی تلاش
ہے وصل باری بھی وصلِ حبیب پر موقوف
خدا سے پہلے ہے کی ہم نے مصطفےٰ کی تلاش
مری تلاش کو دیں داد دوجہاں والے
کہ مجھ کو ہے رخِ تابانِ مصطفےٰ کی تلاش
تلاش لی ہے جگہ میں نے ان کے دامن میں
بڑی حسین ہے یہ مجھ سے پُر خطا کی تلاش
وفا شعار دلِ حق شناس رکھتا ہوں
رہی ہے دل کو مرے کوئے مصطفےٰ کی تلاش
فریبِ نفس ہے یا ہے فریب شیطاں کا
درِ رسول سے ہٹ کر تجھے خدا کی تلاش

Scanned with CamScanner

عروج و ارتقاء میرے نبی کے زیرِ قدم
قدم سے لپٹے رہو جو ہے ارتقا کی تلاش
ہمارے واسطے کافی ہے سیرتِ سرور
نہ راہزن سے غرض ہے نہ رہنما کی تلاش
عجیب شان ہے خیر البشر کی محشر میں
ہراک بشر کو ہے محشر میں مصطفےٰ کی تلاش
قدومِ سرورِ دیں پر ہے انتخاب کا سَر
اسے نہیں رہی اب اوج و ارتقا کی تلاش

مرادآباد شریف

۱۶

مدینے کے مسافر ہیں بڑے خندیدہ خندیدہ
میں ناکامِ تمنا رہ گیا نمدیدہ نمدیدہ
مرے سرکار مجھ کو قبر میں آکر بچا لینا
کہ اک مجرم چلا ہے قبر کو ترسیدہ ترسیدہ
میں مجرم ہوں سزا کا مستحق ہوں داورِ محشر
مگر دل میں نامِ مصطفےٰ کندیدہ کندیدہ
حضورِ داورِ محشر چلا ہوں یارسول اللہ
"قدم لغزیدہ لغزیدہ بدن لرزیدہ لرزیدہ"
بصیرت دیکھ لیتی ہے ہراک شئی میں ترا جلوہ
بصارت سے مگر رہتا ہے تو پوشیدہ پوشیدہ
قدیری سر مرا سر ہے قدیری دل مرا دل ہے
سرِ شوریدہ شوریدہ دلِ گرویدہ گرویدہ

Scanned with CamScanner

۱۷

یہ مکین و مکاں ترے صدقے — یہ زمین و زماں ترے صدقے
گل نہیں گلستاں ترے صدقے — بوئے ہر بوستاں ترے صدقے
باعث کُن فکاں ترے صدقے — آبروئے جناں ترے صدقے
دیکھ لے اک نظر اے جانِ جہاں — دل نثار اور جاں ترے صدقے
ایک میری تو ہے بساط ہی کیا — بلکہ سارا جہاں ترے صدقے

تجھ پہ قرباں یہ انتخابؔ حسین
اور زبان و بیاں ترے صدقے

رانی کھیت

۱۸

مری نعت کا مرے عشق کا یہ نبی نے مجھ کو صلہ دیا
مجھے مستحق اِرم کیا مجھے میرے رب سے ملا دیا
بخدا غدا کے حبیب نے مرا بخت خفتہ جگا دیا
مجھے اپنے غم سے نواز کر غمِ دوجہاں سے بچا دیا
یہ کرم رسول کا کم نہیں مجھے دوجہان کا غم نہیں
مجھے لے کے دامنِ عفو میں مرا بگڑا کام بنا دیا
میں نثار حسنِ حبیب پر مجھے فخر ہے یہ نصیب پر
کہ نبی نے بارہا خواب میں مجھے اپنا جلوہ دکھا دیا
مرے دل میں عشقِ حبیب ہے بڑا اونچا میرا نصیب ہے
اسی عشقِ پاکِ حبیب نے بخدا خدا سے ملا دیا
جہاں لغزشیں تھیں شباب پر جہاں دشمنی تھی عروج پر
وہاں اُلفتوں کے دیئے جلے وہ سبق نبی نے پڑھا دیا

Scanned with CamScanner

مجھے انتخاب یہ ناز ہے مرا آقا بندہ نواز ہے
کبھی کچھ جوان سے طلب کیا تو طلب سے مجھ کو سوا دیا
مرادآباد شریف

۱۹

سالکِ راہ مصطفٰے ہیں ہم عاشقِ شاہِ انبیاء ہیں ہم
جن پہ شیدا ہے خود خدائے کریم اس رخِ پاک پہ فدا ہیں ہم
عیش و عشرت نہ کیوں مقدر ہو عاشقِ شاہِ دوسرا ہیں ہم
فاطمی لعل تاجِ سر میں ہیں خادمِ شاہِ کربلا ہیں ہم
بھاری بھرکم ہیں ہم خدا کی قسم حاملِ عشقِ مصطفٰے ہیں ہم

انتخابؔ اپنا دل مدینہ ہے
کیا بتائیں تمہیں کہ کیا ہیں ہم
دھرول

۲۰

اللہ کا رسول بہت ذی وقار ہے
دونوں جہان کا بخدا تاجدار ہے
صدقے میں آپ کے بخدا خلد پائے گی
امت اگرچہ آپ کی عصیاں شعار ہے
سینہ مرا یہ سینہ نہیں ہے مدینہ ہے
ہر سانس میرا نور فشاں مشک بار ہے
مانا بہت کٹھن ہے قیامت کا دن مگر
مجھ کو نہیں ہے غم کہ نبی غمگسار ہے
دل میں ہے یاد روح نثار ان کے نام کے
دنیائے روح و دل بخدا لالہ زار ہے

ان کے قدومِ ناز کا اعجاز ہی تو ہے
بزمِ مہ نجوم جو یہ نور بار ہے
دھرتی کے چپے چپے کی مسموم تھی فضا
یہ ان کا فیض ہے جو فضا خوشگوار ہے
امت کی مغفرت کے لئے روزِ دار و گیر
اللہ کا رسول بہت بے قرار ہے
اے بے قرار پائے گا دولت قرار کی
الفت رسولِ پاک کی وجہ قرار ہے
دربارِ مصطفٰے میں جو آکر مچل گیا
اس کا سفینہ بحرِ معاصی سے پار ہے
تو آئے تو نصیب ہو جلوہ حبیب کا
اے موت مجھ کو تیرا بہت انتظار ہے
ایسا رحیم ایسا کریم آمنہ کا چاند
رحمت کی حد ہے اور نہ کرم کا شمار ہے
لوٹا دیا ہے شمس تو ٹکڑے کیا قمر
میرا رسول دیکھئے با اختیار ہے
اے انتخاب ان کی محبت کا درس دے
مانے نہ مانے کوئی اُسے اختیار ہے

۲۱

تصورات میں اب کیا دکھائی دیتا ہے بس ایک گنبد خضریٰ دکھائی دیتا ہے
نظر اُٹھاتا ہوں جس سمت بھی زمانے میں مجھے حضور کا جلوہ دکھائی دیتا ہے

Scanned with CamScanner

۲۲

کتنے آلام و مصائب سہہ گئے سب مدینے کو چلے ہم رہ گئے
ان کو آنسو مت کہو وہ لعل ہیں عشقِ سرور میں جو آنسو بہہ گئے
دشمنان مصطفٰے تو مٹ گئے رہ گئے تو نام لیوا رہ گئے
یار وہ ہے ساتھ دے جو غار میں یارِ غارِ مصطفٰے یہ کہہ گئے
سیرت و صورت بھی اسلامی نہیں کفر کے دھارے میں مومن بہہ گئے
انتخابؔ ان کی غلامی اصل ہے
حضرت غوث الوریٰ یہ کہہ گئے دہلی

۲۳

دامنِ دنیائے کفر و شرک اب تو چاک ہے
بزمِ گیتی جلوہ گاہِ سرورِ لولاک ہے
کون آیا کس نے بخشا اس کو پاکیزہ مقام
خانۂ کعبہ بتوں کی گندگی سے پاک ہے
درکِ اسفل نارِ دوزخ میں دخولِ دائمی
دشمنانان دین کا انجام عبرت ناک ہے
سب عمل اس کے اکارت ہیں یہ ہے حکم خدا
بارگاہِ شاہ میں جس کی زباں بے باک ہے
دل میں رکھ لو اس کو آنکھوں سے لگاؤ مومنو!
مصطفٰے پیارے کے شہر پاک کی یہ خاک ہے
چال سے بچ کر منافق کی چلو اے مومنو!
آج کا ہر اک منافق شاطر و چالاک ہے

Scanned with CamScanner

اس کو دنیا اور عقبیٰ میں سکوں ملتا نہیں
جس کو بغض مصطفےٰ کا آتشی سوزاک ہے
نجدی اندر سے منافق ہے دکھاوے کے لئے
مومنوں سے ملتی جلتی شکل اور پوشاک ہے
سرورِ دیں کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے
عقل بھی مفلوج قاصر قوّتِ ادراک ہے
خالقِ کونین کی یہ دَین ہے میرا نبی
والیٔ ارض و جبل ہے مالکِ افلاک ہے
فرش کہئے عرش کہئے خلد کہئے لامکاں
سب کے سب کا میرا آقا مالک الاملاک ہے
دین ہے تیرا مکمل اور نبی اکمل ترے
دوسروں کے رنگ میں رنگنا خود کو حیرتناک ہے
دونوں پائے ہیں زبانِ سرورِ کونین سے
ایک قرآنِ مقدس اک حدیثِ پاکؐ ہے
کس میں دم ہے جو گھٹائے عظمت محبوب کو
واصف و مداح انؐ کا خود خدائے پاک ہے
دیکھئے لطف و کرم شاہ جی محمد شیر کا
انتخابِ قادری کی نجدیوں میں دھاک ہے

۲۴

زد سے گرداب کی ہم لوگ نکل جاتے ہیں ذکرِ سرکارِ دوعالم سے بہل جاتے ہیں
ہم ہیں دیوانۂ سرکار دوعالم یارو! نام سرکار کا لے لیکے سنبھل جاتے ہیں

Scanned with CamScanner

۲۵

اللہ کا محبوب کچھ اس طرح بشر ہے
اَحجار میں جس طرح کہ ہیرا بھی حجر ہے
اللہ اُدھر اور یہ کونین اُدھر ہے
واللہ مرا سرورِ کونین جدھر ہے
مدت سے اگر گردشِ دوراں مرے سر ہے
کچھ غم نہیں قدموں میں نبی کے مرا سر ہے
قربان ترے نام پہ عثمان کا زر ہے
ہے خوف زدہ جس سے کہ باطل، وہ عمر ہے
وہ مثلِ بشر کہتے ہیں پُرنور بشر کو
اور اپنا عقیدہ ہے کہ بے مثل بشر ہے
قرآن ہے شاہد ، ہیں نبی حاضر و ناظر
عالم کی ہر اک شئی پہ محمد کی نظر ہے
زلفِ شہ کونین کا پرتَو ہے حسیں شام
فیضانِ رخِ سرورِ کونین سحر ہے
روداد کہو یا نہ کہو دونوں ہیں یکساں
وہ واقف و دانا ہے اسے سب کی خبر ہے
نظروں سے اُسے کوئی گرا ہی نہیں سکتا
جس پہ مرے سرکارِ دوعالم کی نظر ہے
انگلی کے اشارے سے پلٹ آیا ہے سورج
انگلی کے اشارے سے ہوا شقِّ قمر ہے

Scanned with CamScanner

وہ شام اگر کہدیں سحر کو تو بنے شام
وہ شام کو کہدیں کہ سحر ہے تو سحر ہے
سینچا ہے تجھے خونِ حسین ابنِ علی نے
اسلام تری ساکھ تو بے خوف و خطر ہے
اس دل میں تو اغیار کا ڈر آ نہیں سکتا
جس دل میں مکیں خالقِ کونین کا ڈر ہے
ہے رحمت و انوار کی دن رات ہی بارش
دربارِ محمد ہے کہ رحمت کا نگر ہے
مخلوقِ خدا پلتی ہے جس در کے تصدق
کونین میں آقا وہ فقط آپ کا در ہے
گر پڑ کے چلا آیا ہوں دربارِ نبی میں
مختار کی چوکھٹ پہ یوں محتاج کا سر ہے
یہ نامِ محمد کا ہے فیضان قدیری
آہوں میں اثر اور دعاؤں میں اثر ہے

مدھوبنی

۲۶

نرالا اور اچھوتا خوش ادا معلوم ہوتا ہے
سراپا مصطفےٰ کا مصطفےٰ معلوم ہوتا ہے
نبی ہے حاضر و ناظر نبی ہے حامیٔ و ناصر
خدا ہرگز نہیں شانِ خدا معلوم ہوتا ہے
نبی کا در بھی وہ در ہے کہ جس در کا ہر اک لمحہ
مہکتا مسکراتا پُر فضا معلوم ہوتا ہے

Scanned with CamScanner

ازل سے بھر رہا ہے جھولیاں جو سارے عالم کی
مجھے وہ قُلزُمِ جود و سخا معلوم ہوتا ہے
نہ سمجھو گے مرے سرکار کی بے پایاں عظمت کو
محمد مظہرِ شانِ خدا معلوم ہوتا ہے
نبی کو اپنا جیسا کہنے والو غور سے سن لو
نبی خیر البشر خیر الوریٰ معلوم ہوتا ہے
کرم فرما دیا ہے میرے کملی والے آقا نے
ہر اک منگتا کا جو دامن بھرا معلوم ہوتا ہے
جسے نورانیت ان کی نہ سوجھے بس بشر جانے
جہاں میں صرف وہ نجدی گدھا معلوم ہوتا ہے
امامت کا شرف بخشا جسے سرکارِ اعظم نے
امیر کشورِ صدق و صفا معلوم ہوتا ہے
عمر فاروقِ اعظم کیا نرالی شان رکھتے ہیں
ہر اک کافر لرزتا کانپتا معلوم ہوتا ہے
یہ کس آواز نے مسحور کر ڈالا ہے محفل کو
یقیناً انتخابِ خوشنوا معلوم ہوتا ہے

۲۷

یہ حسن یہ رنگت اور یہ چمک سبحان اللہ سبحان اللہ
ہر گل میں بسی ہے تیری مہک سبحان اللہ سبحان اللہ
یا شاہِ مدینہ صل علیٰ ہو اتنا کرم مجھ پہ آقا
اک بار دکھادو مجھ کو جھلک سبحان اللہ سبحان اللہ

Scanned with CamScanner

۲۸

میرا بچپن آپ کا میری جوانی آپ کی
بلکہ میری کُل کی کُل ہے زندگانی آپ کی

رفعتوں کی انتہا ہے میہمانی آپ کی
لامکاں میں کی خدا نے میزبانی آپ کی

آپکے صدقے میں جب ہر ایک شئی پیدا ہوئی
ہو نہیں سکتی کوئی شئی جگ میں ثانی آپ کی

رمزِ رب العالمیں اور رحمۃ للعالمیں
بندگانِ حق پہ آقا مہربانی آپ کی

خوانِ نعمت دو جہاں میں آپکا پھیلا ہوا
سارا عالم میہماں ہے میزبانی آپ کی

یہ کلامِ کبریا ہے یہ کلامِ مصطفےٰ
یا نبی دونوں ملے ہم کو زبانی آپ کی

حسنِ یوسف اور یدِ بیضا دمِ عیسیٰ سبھی
ہر کہانی ہے حقیقت میں کہانی آپ کی

اللہ اللہ کتنا اللہ نے نوازا آپ کو
ہر مکاں ہے آپ کا اور لامکانی آپ کی

جا بجا قرآں میں لفظِ قُل یہ دیتا ہے سبق
حق تعالیٰ بھی جو کہتا ہے زبانی آپ کی

زندگی بھر ساری دنیا کو دیا پیغامِ حق
ساری دنیا جانتی ہے حق بیانی آپ کی

آپنے جو کہدیا ہے بس وہی ہو کر رہا
دو جہاں میں یا نبی ہے حکمرانی آپ کی

چاند ٹکڑے، شمس پلٹا، پیڑ سجدے میں گرے
از ثریٰ تا آسماں ہے حکمرانی آپ کی

انتخابِ قادری میں تو کسی قابل نہ تھا
مجھ کو دیدی اپنی چاہت مہربانی آپکی

سلی گوڑی

۲۹

بزم مہ و نجوم نہ گل کی ہنسی عزیز
کوئی نبی عزیز ہے روئے نبی عزیز

جو سچے راستے پہ ہے اس کو نبی عزیز
صدیق ہے عزیز شہید و ولی عزیز

صدیق ہیں عزیز تو فاروق بھی عزیز
عثماں مجھے عزیز ہیں مولا علی عزیز

ہونے کو کیا نہیں ہے دو عالم میں دوستو!
دل میرا دل ہے دل کو ہے انکی گلی عزیز

Scanned with CamScanner

رحمت گواہ ہے کہ وہ عاصی ہو یا ہو نیک — میرے حضور کو ہے ہر اک امتی عزیز
کبر و غرور چھوڑ دے کر عاجزی سدا — اللہ کو ہے بندے تری عاجزی عزیز
محشر میں کام آئینگے محبوبِ کبریا — کام آئے گا وہاں نہ کسی کا کوئی عزیز
دیدوں گا جان، پر نہیں دوں گا یہ دولتیں — عشقِ خدا عزیز ہے حبِّ نبی عزیز
واللہ وہ عزیز ہے اللہ پاک کو — جس کو نبیؐ پاک کی ہے پیروی عزیز
یادِ رسولِ پاک میں جو بھی گزر گئے — مجھ کو تو زندگی کے ہیں لمحے وہی عزیز
اسلام کے سپوت بڑے جاں نثار ہیں — ہے جان سے بھی زیادہ تری برتری عزیز

یہ مانا خلد بھی ہے بہت خوب انتخاب
اس دل کی بات بات ہے ان کی گلی عزیز

۳۰

یہ کون تشریف لا رہا ہے جہاں کا نقشہ بدل رہا ہے
زمین سونا لٹا رہی ہے گہر سمندر اُگل رہا ہے
خدا کی نعمت خدائی بھر کو تمہیں نے تقسیم کی ہے آقا
ہر ایک بندہ قسم خدا کی تمہارے در سے ہی پل رہا ہے
یہ زندگی ہو وہ زندگی ہو غم و خوشی ہو کہ بندگی ہو
تمہارا لے لیکے نامِ اقدس ہمارا ہر کام چل رہا ہے
تمہارا لب پہ جو نام آیا تو نام کا معجزہ یہ دیکھا
ہر ایک ڈوبا اُچھل رہا ہے ہر ایک گرتا سنبھل رہا ہے
مجھے نوازا مرے نبی نے قدیری مجھ کو بنا دیا ہے
جسے بھی دیکھو وہ میری جانب کو جھک رہا مچل رہا ہے

Scanned with CamScanner

۳۱

گنجینۂ اسرار ہیں سرکار کی باتیں — حکمت سے ہیں پُر احمدِ مختار کی باتیں
وہ شیریں زباں، شیری بیاں، شیری سخن ہیں — گھر کرتی ہیں دلمیں شہ ابرار کی باتیں
وہ بات کہو جس پہ خود اپنا بھی عمل ہو — کرتی ہیں اثر صاحبِ کردار کی باتیں
واللہ وہ اللہ کے ہیں مظہرِ کامل — باتیں ہیں خدا کی مرے سرکار کی باتیں
حاضر بھی نہیں غیب کے عالم بھی نہیں وہ — یہ نجدی کمینے کی ہیں بیکار کی باتیں
باتیں ہیں محمد کی قوانینِ الٰہی — ٹل سکتی نہیں سیدِ ابرار کی باتیں
قرآن یہ اخلاق ہے محبوبِ خدا کا — قرآن میں ہیں آپ کے کردار کی باتیں

تاریکیاں چھٹ جائیں گی واللہ قدیرؔی
ہیں لب پہ مرے قلزم انوار کی باتیں

بمبئی

۳۲

ہے کہیں **العطش العطش** اور کہیں نفسی نفسی کا حیران کن سین ہے
حشر کی سختیاں **الاماں الاماں** سوچ کر بھی جسے قلب غمگین ہے
میرے دیوانو! ہرگز نہ گھبراؤ تم آؤ دامن میں میرے چلے آؤ تم
جب سے ڈھارس بندھائی ہے سرکار نے دل کو ہر وقت اب میرے تسکین ہے
اپنا جیسا بشر مصطفےٰ کو کہا علم کو ان کے چوپائے جیسا لکھا
اے منافق ذرا سوچ انصاف سے جرم ہے اور پھر کتنا سنگین ہے
ہم ہمیشہ شہ دیں کے گُن گائینگے دل کی دھرتی بہاروں سے مہکائینگے
ذکر ان کا بہاروں کا پیغام ہے ان سے وابستگی اصل میں دین ہے

Scanned with CamScanner

جب کہ دل ان کی عظمت سے بیزار ہیں یہ نمازیں نمائش کی بیکار ہیں
تیری تبلیغ دراصل تخریب ہے بغضِ سرکار کی اس میں کوکین ہے
انتخابِ قدیری کو شیدا کیا رب نے عشقِ نبی دل میں پیدا کیا
دل میں بس جائیں جلوے ترے یانبی میرا دل تیرے جلووں کا شوقین ہے

کاشی پور

۳۳

یانبی ایک نعمت عطا کیجئے مجھ کو اپنی محبت عطا کیجئے
آپ کے نام پر جان جائے مری یا نبی یہ سعادت عطا کیجئے
میرے محبوب جنت کے مختار ہو جس کو جی چاہے جنت عطا کیجئے
میرا مقصود ہو پیروی آپ کی ایسا ذوقِ عبادت عطا کیجئے
بھول جاؤں میں کونین کی دولتیں عشق کی اپنی دولت عطا کیجئے
میں بھکاری ہوں آقا مجھے بھیک میں صدقۂ فخرِ ملت عطا کیجئے
گمرہی سے بچا دیجئے یانبی جادۂ اہلسنت عطا کیجئے
آئے ہر سانس سے بوئے صلی علیٰ دل کی دنیا کو نکہت عطا کیجئے
شاہِ سمناں کے صدقے میں یا مصطفےٰ دوجہاں کی شرافت عطا کیجئے
نجد کے بھیڑیئے سب لرزنے لگیں یا نبی ایسی ہیبت عطا کیجئے
خادمِ آستانِ بصیری ہوں میں مجھ کو اپنی بصیرت عطا کیجئے

ہے غلام آپ کا انتخابِ قدیر
بس یہی ایک شہرت عطا کیجئے

Scanned with CamScanner

۳۴

یہ آرزو ہے کہ یوں زندگی تمام کریں
کبھی درود پڑھیں اور کبھی سلام کریں

بہشت پانے کا دنیا میں انتظام کریں
عقیدے اچھے رکھیں اور نیک کام کریں

پیام حق ہے اسے سارے جگ میں عام کریں
نبی کے ذکرِ ولادت کا اہتمام کریں

تمام اہل سنن مل کے ایک کام کریں
ہر ایک بزم میں روشن نبی کا نام کریں

یہی کمائی ہے سرکار شاد کام کریں
اگر قبول مرا نعتیہ کلام کریں

کبھی ہو کلمۂ طیب کبھی درود و سلام
یہی وظیفہ مسلمان صبح و شام کریں

چراغ عشق سے روشن شبِ ولادت پاک
نگر، ڈگر، در و دیوار اور بام کریں

گرا نہ دیں کہیں نجدی نبی کے گنبد کو
ابھی سے اہل سنن ملکے روک تھام کریں

یہ نام قبر میں محشر میں کام آئے گا
جو نام کرنا ہو عشقِ نبی میں نام کریں

نبی کا ذکر مٹا دینگے بزمِ گیتی سے
نہ بھول کر بھی یہ نجدی خیالِ خام کریں

منافقین کے سینوں میں تیر چبھتے ہیں
ہم اہل عشق اگر بزم میں قیام کریں

خدا نے ایسا دیا اختیار آقا کو
جسے وہ چاہیں حلال اور جسے حرام کریں

ہم اہل حق ہیں ہمیں یا رسول کہنے دو
وہ ان کی مرضی اگر چاہیں رام رام کریں

بجھا دو سارے زمانے سے نجدیت کے چراغ
یہ ایک کام مسلمان صبح و شام کریں

جو حق پہ ہیں وہی کرتے ہیں احترامِ رسول
یہ حکم حق ہے محمد کا حترام کریں

مدینے جائیں نہ آئیں وہیں پہ رہ جائیں
تمام عمر درِ پاک پر تمام کریں

ہے سر پہ حشر میں دامانِ ساقیٔ کوثر
نہ فکرِ دھوپ کریں اور نہ فکرِ جام کریں

نبی سے بند ہے جس کا سلام اور کلام
کلام اس سے کریں اور نہ ہم سلام کریں

سب انبیاء شبِ معراج کہہ رہے تھے یہی
کہ آج سب کی امامت شہ انام کریں

لگائے آس کھڑا ہے یہ انتخابؔ قدیر
کرم کی ایک نظر جانبِ غلام کریں

Scanned with CamScanner

۳۵

ان پہ جو نثار ہوگئے — وہ سدا بہار ہوگئے
ان کا لب پہ نام آگیا — ہم بھنور سے پار ہوگئے
عظمتِ رسول کے طفیل — وجہِ افتخار ہوگئے
نسبتِ رسول کیا ملی — جگ میں نامدار ہوگئے
دم قدم سے آپ کے حضور — صحرا لالہ زار ہوگئے
سر کو ان کے در پہ رکھ دیا — سجدے پُروَقار ہوگئے
دامنِ رسول جب ملا — حق سے ہمکنار ہوگئے
اتباعِ مصطفٰے سے ہم — جگ میں تاجدار ہوگئے
امت ان کو یاد آگئی — اور وہ بے قرار ہوگئے
رحمتوں کا مینھ برس گیا — جب وہ اشک بار ہوگئے
ہوگئے ہمارے غم غلط — جب وہ غمگسار ہوگئے
اسوۂ رسول چھوڑ کر — خار اور خوار ہوگئے
عظمتِ حضور دیکھ کر — نجدی دل فگار ہوگئے
ان سے پھر گئے ہیں لوگ جو — دوجہاں میں خوار ہوگئے
مہر و ماہ اور کہکشاں — راہ کے غبار ہوگئے
مصطفٰے نے مسکرا دیا — تارے شرمسار ہوگئے
بے بسی کا ڈیرا لُٹ گیا — جب وہ میرے یار ہوگئے
دل کی انجمن سنور گئی — جب وہ فیض بار ہوگئے

جن کو انتخاب کرلیا
بحر بے کنار ہوگئے

Scanned with CamScanner

بنایا محمد کو رب نے کچھ ایسا — نہ ہے اور نہ ہوگا محمد کے جیسا
وہ کیا کرسکیں گے محمد کی عظمت — دھرم جن کا ہو صرف پیسہ ہی پیسا
خدا کی قسم مستحق جناں ہے — محمد کا عاشق اگرچہ ہو کیسا
رہِ حق سے تیرے قدم ہٹ نہ جائیں — نہ ہوجائے تو بھی کہیں ایسا ویسا
جناں حور وغلماں سبھی ان کے طالب — غلاموں کو بخشا ہے اعزاز کیسا!
بہاریں ہیں رقصاں مری زندگی میں — کیا ہے کرم میرے آقا نے ایسا

یہ اندازِ تقریر تیرا قدیریؔ
منافق کے حق میں ہے جیسے کو تیسا

عشاق نبی دولت سنسار نہ مانگو
خالق سے بجز الفتِ سرکار، نہ مانگو
جو دل نہ جھکے سرورِ کونین کے در پر
اللہ سے ایسا دلِ بیکار نہ مانگو
ہر جلوہ تمہیں ایک ہی جلوے میں ملے گا
بس ان کے سوا اور کوئی دیدار نہ مانگو
مانگو تو جگہ کوچۂ محبوب میں مانگو
دنیا کے حسیں کوچہ و بازار نہ مانگو
جو پیکر اخلاص ہو بس دل وہی مانگو
جو حرص و حوس کا ہو طلبگار نہ مانگو

Scanned with CamScanner

بیمار محبت ہو بڑی بات ہے یارو!
"مرجاؤ" علاجِ دلِ بیمار نہ مانگو
جس رزق کا کوتاہی پرواز ہو حاصل
اس رزق کو رزاق سے زنہار نہ مانگو
حق گوئی بڑی بات ہے واللہ قدیریؔ
باطل کی پناہ آپ سرِ دار نہ مانگو مرادآبادشریف

۳۸

اپنے آقا کا دستِ کرم چومئے چومئے مصطفےٰ کے قدم چومئے
بوسہ گاہِ نبی حجرِ اسود بنا حجرِ اسود کو اے محترم چومئے
یاد رکھئے حبیبِ خدا کا سبق والدہ مشفقہ کے قدم چومئے
ہاتھ میں جب بھی آئے کلامِ خدا پہلے اس کو خدا کی قسم چومئے
دست و پابوسی مسنون ہے دوستو! سب بزرگوں کے دست وقدم چومئے
جن کی چوکھٹ نے رب کا پتہ دیدیا ان کی چوکھٹ کو بس دم بدم چومئے
جس قلم سے لکھا جائے نامِ نبی احتراماً وہ پہلے قلم چومئے
میرے لب پہ ہے نامِ شاہ انبیاء میرے لب ساکنان ارم چومئے
نام آئے اذاں میں محمد کا جب اپنے ابہام کو محترم چومئے
یہ ہے صدیقی سنت اور حکمِ نبی نامِ نامی خدا کی قسم چومئے
دل میں ہے داغِ عشقِ حبیبِ خدا میرے دل کا یہ نوری پدم چومئے
زندگی کے نکل جائیں گے پیش وخم زلفِ محبوب کے پیش وخم چومئے

انتخابِ قدیریؔ چمک جاؤ گے
ذرہائے دیارِ حرم چومئے ہلدوانی

۳۹

کٹی زندگی ہجر میں روتے روتے — کہ ہم رہ گئے کامراں ہوتے ہوتے
عجب کیا اسے دید ہو مصطفٰے کی — جو کہتا ہے صل علیٰ سوتے سوتے
ثمر پائے گا اجر کا کیسے ناداں — کٹی عمر تخم بدی بوتے بوتے
ندامت کے اشکوں سے دامن کے عصیاں — تری عمر گزرے اسے دھوتے دھوتے
خدارا تم اپناؤ حسنِ عمل کو — عقیدہ نہ کھودو عمل کھوتے کھوتے
اُٹھو مومنو خوابِ غفلت سے جاگو — بہت وقت گزرا تمہیں سوتے سوتے

قدیریؔ اسی کا تو سونا ہے سونا
جو کہتا رہا یانبی سوتے سوتے — موڑاسہ

۴۰

جو بھی فیضیاب ہوگئے — ذرے آفتاب ہوگئے
عشقِ مصطفٰے کے ساتھ تھے — سجدے مستجاب ہوگئے
ان کے ہوگئے غلام جب — جگ میں کامیاب ہوگئے
بارگاہِ رب میں بار بار — آپ باریاب ہوگئے
ان کے حسن پاک پر فدا — طفل و شیخ و شاب ہوگئے
ان سے انتساب کا کمال — ہم بھی لاجواب ہوگئے
پی کے عشقِ مصطفٰے کی مئے — تارکِ شراب ہوگئے
بے حساب کیجئے کرم — جرم بے حساب ہوگئے

جن کو انتخابؔ کرلیا
رب کے انتخاب ہوگئے

Scanned with CamScanner

۴۱

لَا اِلٰہَ اِلا اللہ لَا اِلٰہَ اِلا اللہ لَا اِلٰہَ اِلا اللہ اٰمَنَّآ بِرَ سُولِ اللہ اٰمَنآ بِرَ سُولِ اللہ

آدم کا جو پیارا ہے سب کا کھیون ہارا ہے
جگ کی آنکھ کا تارا ہے سب کا اک ہی نعرا ہے

لَا اِلٰہَ اِلا اللہ لَا اِلٰہَ اِلا اللہ لَا اِلٰہَ اِلا اللہ اٰمَنَّآ بِرَ سُولِ اللہ اٰمَنآ بِرَ سُولِ اللہ

اکمل افضل اعلیٰ ہے بہتر برتر بالا ہے
آقا کملی والا ہے پیدا ہونے والا ہے

لَا اِلٰہَ اِلا اللہ لَا اِلٰہَ اِلا اللہ لَا اِلٰہَ اِلا اللہ اٰمَنَّآ بِرَ سُولِ اللہ اٰمَنآ بِرَ سُولِ اللہ

سر میں عشقِ احمد ہو دل میں پیارا گنبد ہو
لب پہ نامِ احمد ہو موت کی اس دم آمد ہو

لَا اِلٰہَ اِلا اللہ لَا اِلٰہَ اِلا اللہ لَا اِلٰہَ اِلا اللہ اٰمَنَّآ بِرَ سُولِ اللہ اٰمَنآ بِرَ سُولِ اللہ

شاہِ عالم اے آقا صدقہ آلِ اطہر کا
خوفِ دوزخ پاس نہ آ ، پائیں ہم سب خلد میں جا

لَا اِلٰہَ اِلا اللہ لَا اِلٰہَ اِلا اللہ لَا اِلٰہَ اِلا اللہ اٰمَنَّآ بِرَ سُولِ اللہ اٰمَنآ بِرَ سُولِ اللہ

نامہ میرا بھاری ہو دل میں عشقِ باری ہو
موت جو مجھ پہ طاری ہو لب پہ میرے جاری ہو

لَا اِلٰہَ اِلا اللہ لَا اِلٰہَ اِلا اللہ لَا اِلٰہَ اِلا اللہ اٰمَنَّآ بِرَ سُولِ اللہ اٰمَنآ بِرَ سُولِ اللہ

کورا

۴۲

زلف اطہر رخ سرکار پہ لہرائی ہے
ابرِ رحمت ہے برسنے کو گھٹا چھائی ہے
دل میں ہے عشقِ نبی سر میں ہے سودائے رسول
ایسے ماحول میں دیوانے کو نیند آئی ہے
عشقِ سرکارِ دوعالم کا اثر تو دیکھو
غوث و خواجہ سے مری خوب شناسائی ہے
تو غلام شہ کونین ہے جنت میں تجھے
حور و غلماں کی نظر دیکھ کے للچائی ہے
کچھ نہ کام آیا مرے قبر میں اور محشر میں
دولتِ عشقِ محمد مرے کام آئی ہے
مجھ کو دیدار کا اک جام عطا کر ساقی
ایک عرصے سے مری آنکھ تمنائی ہے
میں گدائے درِ شیری ہوں فدائے اشرف
دونوں درگاہوں سے رب تک مری سنوائی ہے
ترے دیوانوں کی آواز صدائے حق ہے
خلق کہتی ہے قدیری ترا شیدائی ہے
یہ تو فیضانِ قدیری ہے زمانے بھر میں
انتخاب آج مری خوب پذیرائی ہے

بریلی

۴۳

جیسا کردار ہے یا نبی آپ کا دوسرے کا وہ کردار ملتا نہیں
آپ بے مثل ہیں ساری مخلوق میں آپ سا کوئی سرکار ملتا نہیں
اللہ اللہ یہ فیضِ شہ انبیاء اک مدینہ تو ہے اور اس کے سوا
بٹ رہی ہوں جہاں جنتیں روز و شب ایسا کوئی بھی دربار ملتا نہیں
بھوکا رہ کر کے اوروں کو کھانا دیا، ظلم کے بدلے لب پہ ہو جسکے دعاء
خَلق میں خُلق میں ساری مخلوق میں اب کسی کا یہ معیار ملتا نہیں
تیرے چہرے پہ بارش ہے پھٹکار کی انکی عظمت پہ جو تو نے یلغار کی
اے منافق ترا دل خدا کی قسم ان کی الفت سے سرشار ملتا نہیں
انتخابِ قدیری مدینے چلو خاک پاکِ مدینہ کو منہ پر مَلو
پھر یہ کہنا کہ ایسا خدا کی قسم منہ کسی کا چمکدار ملتا نہیں

کشتواڑ

۴۴

مرے حال پہ شہ دیں کرم عام آپ کا ہے
ہمہ دم لبوں پہ میرے جو یہ نام آپ کا ہے
نہ بدل سکا ازل سے نہ بدل سکے ابد تک
اے شفیعِ روزِ محشر جو نظام آپ کا ہے
بخدا کلام باری یہی درس دے رہا ہے
وہ کلام ہے خدا کا جو کلام آپ کا ہے
ہوا مجھ پہ راز افشا درِ غوث پر پہونچ کر
اُسے تاجوار سمجھنا جو غلام آپ کا ہے

Scanned with CamScanner

مرے مصطفےٰ کی رفعت کوئی کیا سمجھ سکے گا
وہاں جاسکے نہ قدسی جو مقام آپ کا ہے
ہیں امام آپ سب کے ہیں غلام آپکے سب
نہیں انتخابؔ کوئی جو امام آپ کا ہے

ٹھاکردوارہ

۴۵

دیکھئے میری طرف یا رحمۃً للعالمیں
ازپئے شاہ نجف یا رحمۃً للعالمیں
آپ کی اور آپ کے اصحاب کی اولاد کی
ہے غلامی کا شرف یا رحمۃً للعالمیں
کاش ہوتے ہم بھی امت سرورِ کونین کی
ہے تمنائے سلف یا رحمۃً للعالمیں
آپ کی نورانیت کا دل سے جو قائل نہیں
آدمی ہے ناخلف یا رحمۃً للعالمیں
آپ کا جو امتی ہے وہ یقیناً جنتی
ہے مجھے بھی یہ شرف یا رحمۃً للعالمیں
آپ کی رحمت کا چرچا آپکے جلوؤں کی دھوم
ہر جگہ ہے ہر طرف یا رحمۃً للعالمیں
اہلسنت حشر کے میدان میں آئیں تو ہوں
آپ کا دامن بکف یا رحمۃً للعالمیں
نعت گو ہے نعت خواں ہے انتخابؔ قادری
آپ نے بخشا شرف یا رحمۃً للعالمیں میرٹھ

چاندنی رات ہے اور وقتِ سحر دونوں عالم کے سرکار آجایئے
قلب مشتاق ہے منتظر ہے نظر دونوں عالم کے سرکار آجایئے
یانبی آپ کا میں وفادار ہوں اک نگاہ کرم کا طلبگار ہوں
گردشِ وقت اب ہوگئی میرے سر دونوں عالم کے سرکار آجایئے
میرے دل میں رہے دل میں ارمان ہے جو نبی عرشِ اعظم کا مہمان ہے
میرے دل کو بنانے مدینہ نگر دونوں عالم کے سرکار آجایئے
آخری وقت ہے نبض خاموش ہے اک تمنا مرے دل میں روپوش ہے
آپ کو دیکھ لوں یانبی اک نظر دونوں عالم کے سرکار آجایئے
آپ کے عشق والفت سے سرشار ہوں ایک عرصے سے محرومِ دیدار ہوں
آپ کی جستجو میں پھرا در بدر دونوں عالم کے سرکار آجایئے
عرصۂ حشر کی سختیاں الاماں ناک میں دم ہوا یا شہ مرسلاں
اب لٹاتے ہوئے مغفرت کے گہر دونوں عالم کے سرکار آجایئے
اک تمنا ہے اب اس کی تکمیل ہو ظلمتِ دل اُجالوں میں تبدیل ہو
آپ کے رخ سے ہوجائے دل میں سحر دونوں عالم کے سرکار آجایئے
بارہا مجھ کو دیدار کی بھیک دی جلوہ گر خواب میں ہوگئے ہو نبی
از رہِ لطف اب پھر قدیریؔ کے گھر دونوں عالم کے سرکار آجایئے
انتخابِ قدیری پریشان ہے قبر تاریک ماحول انجان ہے
مسکراتے ہوئے رشکِ شمس و قمر دونوں عالم کے سرکار آجایئے

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی سورت

۴۷

وہ بے قرار ہے اس کو کہیں قرار نہیں
جسے حضور کی رحمت پہ اعتبار نہیں
اگر گناہوں کا میرے کوئی حصار نہیں
حضور آپ کی رحمت کا بھی شمار نہیں
اگر براق سواری میں ہے عجب کیا ہے
سوار نور ہے ایسا کوئی سوار نہیں
اندھیری قبر میں کوثر پہ پُل پہ میزاں پہ
ہمارا ان کے سوا کوئی غمگسار نہیں
غمِ شفاعتِ امت میں رات دن یارو!
بجز حبیبِ خدا کوئی اشک بار نہیں
کھلا ہے اب بھی درِ توبہ اے گنہگارو!
کہ نامراد کوئی بھی امیدوار نہیں
نہ مانگوں کیوں درِ سرکارِ دوجہاں سے بھلا
رسول میرا بتاؤ کرم شعار نہیں؟
وہ کون ہے جو رہینِ کرم نبی کا نہیں
یہ مہر و ماہ نہیں کہکشاں بہار نہیں
نہ جی لگاؤ یہاں آخرت کی فکر کرو
اے انتخابؔ یہ دنیا تو پائیدار نہیں

۴۸

سرکار کی عظمت کا کوئی ناپ نہیں ہے توہینِ محمد سے بڑا پاپ نہیں ہے
توہین محمد کا جسے پڑگیا چسکا فردوس کا حقدار تو وہ آپ نہیں ہے

Scanned with CamScanner

۴۹

مرنے کی آرزو ہے نہ جینے کی آرزو
سینے میں پل رہی ہے مدینے کی آرزو
ہے معصیت سے چاک گریبانِ زندگی
ہے ان کے اتباع سے سینے کی آرزو
سرکار اب مدینے بلالیجئے مجھے
سینے میں رہ نہ جائے یہ سینے کی آرزو
دنیا کی ہر شراب کو ٹھکرادیا مگر
دستِ نبی سے دل کو ہے پینے کی آرزو
یارب عطا ہو دولتِ عشقِ نبی مجھے
مجھ کو نہیں ہے اور خزینے کی آرزو
اے انتخابؔ جلوۂ آقا ہو روبرو
یہ آرزو ہے میری قرینے کی آرزو

۵۰

نبی کا ذکر اونچا ہے نبی کی بات اونچی ہے
صفات اونچے ہیں انکے اور انکی ذات اونچی ہے
کبھی دردِ شفاعت ہے کبھی ذکر و عبادت ہے
ہے دن اونچا نبی کا اور نبی کی رات اونچی ہے
زبانوں پر ترانے ہیں درودوں کے سلاموں کے
غلاموں کی حضورِ مصطفےٰ سوغات اونچی ہے

نوازش ہے کرم ہے لطف ہے انعام واحساں ہے
ہمارے حال پہ رحمت بھری برسات اونچی ہے
شرف مجھ کو ملا ہے سرورِ دیں کی غلامی کا
مرا اعزاز اونچا ہے مری اوقات اونچی ہے
یہ سب فیضانِ ذکرِ مصطفٰے کی بات ہے واللہ
زمانے میں قدیریؔ آج تیری بات اونچی ہے

۵۱

عشق کی جان گنبدِ خضریٰ حسن کی کان گنبدِ خضریٰ
ان کا ایوان گنبدِ خضریٰ میرا عنوان گنبدِ خضریٰ
نور و رحمت برستی رہتی ہے تیری پہچان گنبدِ خضریٰ
تجھ سے کرتے ہیں اکتسابِ فیوض اہلِ عرفان گنبدِ خضریٰ
دیکھ کر تجھ کو غم ہوئے کافور تیرا فیضان گنبدِ خضریٰ
تیری خاطر تو اہل عشق و یقیں ہیں پریشان گنبدِ خضریٰ
جان و مال اور سارے اہل وعیال تجھ پہ قربان گنبدِ خضریٰ
دید کا تیری رہ نہ جائے کہیں دل میں ارمان گنبدِ خضریٰ

انتخابِ قدیر کے دل میں
تیرا ارمان گنبدِ خضریٰ بھیلواڑہ

۵۲

ہر زمان و مکان جانے ہے سب کی وہ داستان جانے ہے
اس کی تعریف میں زباں کھولو جو ہراک کی زبان جانے ہے

Scanned with CamScanner

۵۳

یہاں اور وہاں اہتمام آپ کا ہے
دوعالم میں جاری نظام آپ کا ہے

ہے زیرِ قدم رفعتِ عرشِ اعظم
مرے مصطفےٰ یہ مقام آپ کا ہے

بناتا ہے منگتوں کو سلطان دم میں
شہ دوجہاں جو غلام آپ کا ہے

خطاکاریوں پر دعا باریاں ہیں
اچھوتا حضور انتقام آپ کا ہے

تحیات میں دیکھئے چشم سر سے
سلام آپ کو ہے سلام آپ کا ہے

قدم بوس ہیں جبرئیل امیں بھی
یہ اکرام اور احتشام آپ کا ہے

کلامِ خدا یہ سبق دے رہا ہے
خدا کا ہے جو بھی کلام آپ کا ہے

بدل ڈالا نفرت کو الفت سے اس نے
مساوات کا جو پیام آپ کا ہے

چلو میرے دیوانو جی بھر کے پی لو
سرِ حشر یہ اذنِ عام آپ کا ہے

جو پیتے ہیں ہم انتخابِ قدیری
سبو آپ کا ہے وہ جام آپ کا ہے

۵۴

انوار محمد کا انمول خزینہ ہے
سینے مرے دل ہے اور دل میں مدینہ ہے

ہونٹوں پہ مرے نامِ سرکارِ مدینہ ہے
محفوظ حوادث سے اب میرا سفینہ ہے

سرکارِ دوعالم کی عظمت ہے مرے دل میں
محفوظ مرے دل میں انمول خزینہ ہے

سرکار کے قدموں پہ جاں اپنی نچھاور کی
مرنا مرا مرنا ہے جینا مرا جینا ہے

سرشارِ مئے عشق سرکار ہی مومن ہے
محشر میں مئے کوثر مومن ہی کو پینا ہے

پیتا ہوں قدیری میں سرکار کی نظروں سے
ساغر نہ صراحی ہے اور جام نہ مینا ہے

سریندر نگر

۵۵

کچھ اس طرح رخِ آقا نظر میں رہتا ہے
کہ جیسے کوئی مکیں اپنے گھر میں رہتا ہے
یہ اور بات مدینے میں راجدھانی ہے
ہر ایک ذرہ نبی کی نظر میں رہتا ہے
نبی کے چاہنے والو! عقیدہ یاد رہے
خدا کا نور لباسِ بشر میں رہتا ہے
یہ مہر و ماہ ہماری نظر میں آ نہ سکے
نبی کا حسن ہماری نظر میں رہتا ہے
مرے حضور نے ہرایک کو نوازا ہے
وہ عرش و فرش میں یا خشک و تر میں رہتا ہے
زمین تیری ہے جنت تری مرے محبوب
ہر اک غلام ترا تیرے گھر میں رہتا ہے
شعورِ فکر و نظر انتخابؔ جس کو ملا
نہ فکرِ جاہ نہ وہ فکرِ زر میں رہتا ہے

۵۶

نام لیکر سورہا ہوں میں شہ لولاک کا
کیا عجب دیدار ہوجائے رسولِ پاک کا
عرشِ حق سے بھی ہے افضل جلوہ گاہِ مصطفیٰ
مرتبہ کتنا فزوں فرمادیا ہے خاک کا

۵۷

کیا کوئی سمجھ پائے گا اعزاز محمد ہے عرش بریں جلوہ گہ ناز محمد
اللہ رے یہ شان یہ اعزاز محمد واللہ اُٹھاتا ہے خدا ناز محمد
شق چاند ہوا اور پلٹ آیا ہے سورج مشہور زمانے میں ہیں اعزاز محمد
معراج میں برسوں کا سفر پل میں کیا طے اللہ غنی عظمت پروازِ محمد
واللہ پسینے پہ وہ خوں اپنا بہادیں بے مثل ہیں کونین میں جانبازِ محمد
ٹل سکتا نہیں نکلا ہوا ان کی زباں کا اللہ کا فرمان ہے آوازِ محمد

اس راز کو بس راز ہی رہنے دو قدیرؔی
خالق نے رکھا راز میں جب رازِ محمد

۵۸

دولت نبی کے عشق کی دولت اصیل ہے
میری نظر میں دولتِ دنیا قلیل ہے
ہاتھ آگیا ہے دامنِ سرکارِ دوجہاں
یہ میری مغفرت کی نمایاں سبیل ہے
اوصافِ مصطفےٰ بخدا اس کے ہیں گواہ
ذات نبی وجودِ خدا پر دلیل ہے
ہونے کو ہیں جہان میں لاکھوں حسیں مگر
ان سا کوئی حسین نہ کوئی جمیل ہے
اللہ نے کچھ ایسا بنایا حضور کو
ان کا کوئی نظیر نہ کوئی مثیل ہے

Scanned with CamScanner

مجھ کو نصیب دولتِ عشقِ حبیب ہے
لطف و کرم نوازشِ ربّ جلیل ہے
پہلے ہی دن یہ فیصلہ رب نے سنادیا
گستاخ ان کا دونوں جہاں میں ذلیل ہے
اللہ نے حبیب کو وہ مرتبہ دیا
اوروں کے درمیان جو اونچی فصیل ہے
تقریرِ انتخابِ قدیری کی دوستو
تابوتِ نجدیت کیلئے ایک کیل ہے

بھاؤنگر

۵۹

جو نبی کا غلام ہوتا ہے — وقت کا وہ امام ہوتا ہے
محترم ہے وہ دل کہ جس دل میں — آپ کا احترام ہوتا ہے
رحمتیں لب کو چوم لیتی ہیں — لب پہ جب ان کا نام ہوتا ہے
عاشقانِ نبی کی قسمت میں — حوضِ کوثر کا جام ہوتا ہے
اکثر و بیشتر زباں پہ مرے — بس درود و سلام ہوتا ہے
دل سے تعظیم مصطفےٰ کرنا — اہل ایماں کا کام ہوتا ہے
رحمتیں جھوم کر برستی ہیں — جب صلوٰۃ و سلام ہوتا ہے
جو زبانِ رسول سے نکلے — وہ خدا کا کلام ہوتا ہے
ذاکرِ بزمِ مصطفےٰ تیرا — عرش پر اہتمام ہوتا ہے

ہر مصیبت میں انتخابؔ قدیر
نام سے ان کے کام ہوتا ہے

نجیب آباد

۶۰

سکون پاتے ہیں اذہان گنبد خضریٰ
جب آ گیا ہے ترا دھیان گنبد خضریٰ

سرور دل کو تو آنکھوں کو نور ملتا ہے
سکونِ روح کا سامان گنبد خضریٰ

ہے تجھ میں آمنہ بی بی کا چاند جلوہ فگن
نثار تجھ پہ مری جان گنبد خضریٰ

ملائکہ ہوں سلاطین ہوں سب آتے ہیں
شہ جہاں کا ہے ایوان گنبد خضریٰ

تصورات کی دنیا کو نور ملتا ہے
نبی کے نور کی ہے کان گنبد خضریٰ

نبی کے جسمِ منور سے تجھ کو نسبت ہے
بہت ہے اونچی تری شان گنبد خضریٰ

رسول تجھ میں ہیں صدیق اور عمر تجھ میں
تجھے نصیب ہے وہ شان گنبد خضریٰ

تمام عمر نگاہوں میں تیرے جلوے ہوں
ہے اہلِ عشق کا ارمان گنبد خضریٰ

نگاہ تجھ پہ کوئی بھی اُٹھا نہیں سکتا
ہے وقف تیرے لئے جان گنبد خضریٰ

تصدق اہل وعیال اور میرا مال ومتاع
نثار تجھ پہ مری جان گنبد خضریٰ

یہ انتخابِ قدیری کی خوش نصیبی ہے
بنایا نعت کا عنوان گنبد خضریٰ

ندی کانٹھے

۶۱

آپ کالی گھٹا کی بات کریں
ہم تو زلف دوتا کی بات کریں

شاہِ روزِ جزا کی بات کریں
اپنے حاجت روا کی بات کریں

اے نکیرو! حضور آتے ہیں
ٹھہرو! صل علیٰ کی بات کریں

ناز نینوں میں مہ جبینوں میں
چہرۂ مصطفےٰ کی بات کریں

دونوں عالم میں کام چل جائے
شاہِ ہر دوسرا کی بات کریں

دل کو ملتی ہے روشنی اس سے
عارضِ پُر ضیا کی بات کریں

جس سے بن جائے بات بگڑی ہوئی
اس حبیبِ خدا کی بات کریں

Scanned with CamScanner

شاہ بوبکر اور عمر عثماں پھر علی مرتضٰی کی بات کریں
گر ہے مطلوب غیرتوں کا چلن درسِ خیر الوریٰ کی بات کریں
مسلکِ حق کی بات کرنا ہے بوحنیفہ پیا کی بات کریں
آؤ آسان مشکلیں کرلیں اپنے مشکل کشا کی بات کریں
انتخاب اپنی بات اونچی ہو
رفعتِ مصطفٰے کی بات کریں احمدآباد

۶۲

بھنور سے پار ہو بیڑا ہمارا یارسول اللہ
اگر ہوجائے اک تیرا اشارا یارسول اللہ
مری کشتی کو مل جائے کنارا یارسول اللہ
ترا درکار ہے مجھ کو اشارا یارسول اللہ
خلوصِ دل سے جس نے بھی پکارا یارسول اللہ
تو موجوں میں ہوا پیدا کنارا یارسول اللہ
وہ دن میرے لئے ہوعید کا دن اے مرے آقا
مجھے جس دن تمہارا ہو نظارا یارسول اللہ
فقیروں کا تو کیا کہنا سلاطینِ زمانہ نے
ترے دربار میں دامن پسارا یارسول اللہ
عقیدہ اس کو کہتے ہیں حضورِ داورِ محشر
مدد کے واسطے تم کو پکارا یارسول اللہ
قدیریؔ چشم سر سے دیکھئے مشرق سے مغرب تک
تمامی اہلسنت کا ہے نعرہ یارسول اللہ رامپور

Scanned with CamScanner

۶۳

یہ کہتے ہیں جبریل دونوں جہاں میں کسی میری نظروں نے دیکھا نہیں ہے
مگر ایک ہے ذات پیارے نبی کی کہیں اور کوئی ان کے جیسا نہیں ہے
یہ سچ ہے کہ سرکارِ کون و مکان کو بظاہر نگاہوں نے دیکھا نہیں ہے
مگر ان کے دیوانے پہچان لیں گے کہ وہ جیسے ہیں کوئی ایسا نہیں ہے
محبت محمد کی ہے روحِ ایماں حقیقت تو یہ ہے عبادت کی ہے جاں
اگر دل ہے خالی محبت سے ان کی تو سجدہ ترا کوئی سجدہ نہیں ہے
رضائے خدا ہے رضا مصطفےٰ کی کئے جاؤ طاعت سدا مصطفےٰ کی
اگر چُھٹ گیا دامنِ پاک ان کا سمجھ لو خدا بھی تمہارا نہیں ہے
تمنا مری آج پوری ہوئی ہے مری قبر میں ان کی جلوہ گری ہے
ذرا اور تشریف رکھئے شہ دیں ابھی میں نے جی بھر کے دیکھا نہیں ہے
خدا نے انہیں ایسا رتبہ دیا ہے انہیں مالکِ دوجہاں کردیا ہے
وہ عرشِ بریں ہو کہ فرشِ زمیں ہو کہاں سرورِ دیں کا قبضہ نہیں ہے؟
یہ ارضِ مقدس ہے جائے ادب ہے یہاں جلوہ افروز محبوب رب ہے
یہاں چشم و دل کو جھکا کر کے چلنا یہ کعبے کا کعبہ ہے کعبہ نہیں ہے
احد نے بلایا تھا احمد کو جس دم وہ معراج کی شب سرِ عرشِ اعظم
احد نے کہا آؤ خلوت میں احمد احد اور احمد میں پردہ نہیں ہے
مرے مصطفےٰ کا کرم تو ہے سب پر مگر یہ ہے موقوف ذوقِ طلب پر
جسے چاہیں گے وہ دکھائیں گے جلوہ کہاں میرے آقا کا جلوہ نہیں ہے
یہ ایمان ہے انتخابِ قدیری کہ ہے مظہرِ شانِ حق شان ان کی
خدا وحدہٗ کا نہیں کوئی ثانی خدا کے نبی کا بھی سایہ نہیں ہے

Scanned with CamScanner

۶۴

یہ میرا ایماں ہے میرے رب کو پسند میری یہ بندگی ہے
کہ سر کا قبلہ بنا ہے کعبہ تو دل کا قبلہ در نبی ہے
خیالِ محشر سے قہرِ رب سے تمام خلقت لرز رہی تھی
ترے بھروسے شفیع محشر مگر مسلماں کا دل غنی ہے
نہ مہرِ محشر کوئی غم ہے نہ قہرِ رب کا کوئی ہے خطرہ
قسیم کوثر شفیعِ محشر قسم خدا کی مرا نبی ہے
کریم ایسا نہ کوئی دیکھا کرم نے جس کے سدا نوازا
کرم ہے مجھ پر مرے نبی کا جو بات میری بنی ہوئی ہے
اگر نہ ہوتے رسولِ اعظم نہ ہوتا ہرگز وجودِ آدم
انہیں کے صدقے میں آدمیت انہیں کے صدقے میں آدمی ہے
تمہارے دم سے بہارِ گلشن قدم سے بزمِ قمر ہے روشن
رخِ نبی کا یہ سب ہے صدقہ جو دونوں عالم میں روشنی ہے
انہیں خدا کا حبیب جانا ہراک مرض کا طبیب جانا
انہیں ہمیشہ قریب جانا انہیں سے اپنی تو لَو لگی ہے
کرم سے مجھ کو نباہ لیجے کرم کی مجھ پر نگاہ کیجے
حضور مجھ کو پناہ دیجے بڑی مخالف ہوا چلی ہے
انہیں خدا نے دیا ہے سب کچھ انہیں سے سب نے لیا ہے سب کچھ
ہر ایک نعمت جہاں ملے گی جہاں میں بس وہ درِ نبی ہے
قسم خدا کی تمام خلقت حضور کی ہے رہینِ منت
نبیٔ رحمت کی ہے یہ رحمت قدیریؔ نسبت مجھے ملی ہے

Scanned with CamScanner

۶۵

اس طرح شہرِ نبی جائیں گے انشاء اللہ
لوٹ کر پھر نہ کبھی آئیں گے انشاء اللہ
سرورِ دیں کے وسیلے سے مرادیں اپنی
رب کے دربار سے ہم پائیں گے انشاء اللہ
روح پر کیف و مسرت کا اک عالم ہوگا
جب نبی ہم کو نظر آئیں گے انشاء اللہ
یانبی کہتے ہوئے دونوں جہاں میں ہم تو
بے خطر صاف گزر جائیں گے انشاء اللہ
ہم غلامانِ نبی عشقِ نبی کے بَل پر
باغِ فردوس میں 'جا' پائیں گے انشاء اللہ
گردشِ وقت کے تیور ہیں بھیانک لیکن
ہم کسی وقت نہ گھبرائیں گے انشاء اللہ
گتھیاں زیست کی کردارِ نبی کے ذریعہ
ہیں جو الجھی ہوئی سلجھائیں گے انشاء اللہ
انتخابؔ آتشِ دوزخ سے شفیعِ محشر
اپنی امت کو بچالائیں گے انشاء اللہ چلون

۶۶

ہائے تو اہلِ اتقا نہ رہا اور وفادارِ مصطفےٰ نہ رہا
رحمتیں جس سے قبر پر برسیں تیرا مومن وہ مشغلہ نہ رہا

Scanned with CamScanner

۶۷

وہ کیا ہے جو نہ پاؤ گے یہاں سے — خدا پایا ہے جب اس آستاں سے
وہاں ہر ایک کو معراج بخشی — شب معراج وہ گزرے جہاں سے
خدا نے ان کو بخشی غیب دانی — وہ واقف ہیں ہر اک راز نہاں سے
حقیقت ان کی ان کا رب ہی جانے — وراء انساں کے ہیں وہم و گماں سے
ہوئی تخلیق پہلے مصطفےٰ کی — زمین و آسماں عرش و جناں سے
مرا ایمان ہے بیشک سنیں گے — پکاریں گے نبی کو ہم جہاں سے
اسے قربت کہو کہ اُدنُ مِنِّی — صدائیں آرہی ہیں لامکاں سے
گزرگاہیں جب ایسی ہیں تو مسکن — کریں اندازہ بزم کہکشاں سے

مداری ہوں کہ شیری اشرفی ہوں
سبھی خوش ہیں قدیری کے بیاں سے — ہنر یہ

۶۸

یہ تاریخ ہے نور و رحمت کی تاریخ — حبیب خدا کی ولادت کی تاریخ
مناتے ہیں ہم بارہویں اسلئے بھی — نہ بھولیں مسلماں ولادت کی تاریخ
بشر جب نہیں تھا محمد نبی تھے — کہ قبل از بشر ہے نبوت کی تاریخ
نبی کی عداوت نے شیطاں بنایا — بھیانک بہت ہے عداوت کی تاریخ
خدا و نبی کے سوا اور کوئی — نہیں جانتا ہے قیامت کی تاریخ
جسے خلق سب بارہویں کہہ رہی ہے — ہے بندوں پہ رب کی عنایت کی تاریخ
ابوبکر و فاروق و عثماں علی نے — لکھی خون دل سے محبت کی تاریخ

نہیں ہے جواب انتخاب قدیری
ملی ہے یہ ایسی مسرت کی تاریخ — مہی

۶۹

آتشِ عشق فروزاں مرے سینے میں رہی
جسم کعبے میں رہا جان مدینے میں رہی
مشک وعنبر بھی نہ ہوپائیں مقابل اس کے
ایسی خوشبو مرے آقا کے پسینے میں رہی
میری مرقد تو بہر حال منور ہوگی
کیونکہ الفت شہ دیں کی مرے سینے میں رہی
خود پناہ پاتا ہے طوفان سفینے میں مرے
برکتِ نام نبی میرے سفینے میں رہی
کم نہیں عرش سے دل میرا قدیری کیوں کہ
عظمتِ سرورِ دیں دل کے نگینے میں رہی نوگاواں سادات

۷۰

توہینِ رسالت کو ہم وجہ سقر سمجھے تعظیم محمد کو ایماں کا ثمر سمجھے
دیکھا جو بصیرت سے تب شانِ بشر سمجھے بزم مہ و انجم کو ہم گردِ سفر سمجھے
بے شک ہیں بشر آقا بے مثل بشر سمجھے کافر ہے جو آقا کو خود جیسا بشر سمجھے
صدیق وغنی سمجھے حیدر نہ عمر سمجھے جو ان کی حقیقت ہے اب کون بشر سمجھے
نہ اہل ہنر سمجھے نہ صاحبِ زر سمجھے اللہ ہی اسے جانے یہ اہل نظر سمجھے
وہ کعبۂ اقدس ہو یا گنبدِ خضریٰ ہو دونوں کو حقیقت میں سرکار کا گھر سمجھے
یہ قلب منور ہے اور قبر جو روشن ہے سرکار دوعالم کی الفت کا اثر سمجھے

واللہ قدیری یہ اسلاف کا کہنا ہے
ہر سینۂ مومن کو سرکار کا گھر سمجھے پیلی بھیت شریف

۷۱

مجھے ہے تسلیم اے عزیزو! رسول میرا خدا نہیں ہے
خدا نہیں ہے خدا نہیں ہے مگر خدا سے جدا نہیں ہے
نصیب سویا ہوا جگائے جو سب کے دنیا میں کام آئے
جنابِ آدم سے تا قیامت کوئی نبی کے سوا نہیں ہے
وہ اصفیاء ہوں کہ اولیاء ہوں وہ ہوں سلاطیں کہ اغنیا ہوں
درِ نبی کا بتاؤ مجھ کو وہ کون ہے جو گدا نہیں ہے
نبی ہیں اول نبی ہیں آخر نبی ہیں باطن نبی ہیں ظاہر
قسم خدا کی خدائی بھر میں نبی کے جیسا ہوا نہیں ہے
انہیں کی دنیا انہیں کا عقبیٰ انہیں کا خلد بریں پہ قبضہ
وہ کیا ہے عالم میں اے قدیری جو رب نے انکو دیا نہیں ہے

۷۲

امروہہ

نہ مرنا یاد آتا ہے نہ جینا یاد آتا ہے
میں عاشق ہوں مدینے کا مدینہ یاد آتا ہے
دیارِ ہند کا ساغر نہ مینا یاد آتا ہے
لبِ زم زم مئے زم زم کا پینا یاد آتا ہے
چلا تھا ہند سے سوئے مدینہ جس سفینے سے
مجھے رہ رہ کے ہر دم وہ سفینہ یاد آتا ہے
خدا وہ دن بھی لائے جب سکونِ دل میسر ہو
مجھے دن رات اے آقا مدینہ یاد آتا ہے

Scanned with CamScanner

دماغ و دل پہ چھایا ہے تصور ارضِ طیبہ کا
'ادب گاہے است' کا پیارا قرینہ یاد آتا ہے
وہی تھے قیمتی لمحات جو گزرے مدینے میں
میں جس میں تھا مدینہ وہ مہینہ یاد آتا ہے
قدیریؔ دولتِ دیدِ مدینہ مل گئی مجھ کو
نہ اب دنیا کا کوئی بھی خزینہ یاد آتا ہے

لنڈھورہ

۷۳

واللہ بہت بار یہ محسوس ہوا ہے — جو ان کا نہیں خلد سے مایوس ہوا ہے
تاریخ بتاتی یہ ابلیس لعیں کی — جو ان کا نہ ہو پایا وہ منحوس ہوا ہے
اس دل کو نہ دل کہنا کہ وہ عرشِ بریں ہے — جس دل کو عزیز آپ کا ناموس ہوا ہے
جو سینہ نہیں ہے مرے آقا کا مدینہ — آفاتِ قبوری میں وہ محبوس ہوا ہے
پالنؔ ہے جہالت کا تو جاہل ہے یہ ہندی — عالم کے لبادے میں یہ ملبوس ہوا ہے
ہر شمعِ عمل کے لئے واللہ قدیریؔ
عشقِ شہ کونین ہی فانوس ہوا ہے

بھگوانپور

۷۴

الفت محبوب کا ہر شعر دستاویز ہے
آپ کا ذکرِ مبارک مشک و عنبر بیز ہے
فکرِ دوزخ شوقِ جنت کا گزر دل میں نہیں
سرورِ کونین کی الفت سے دل لبریز ہے
اک پلک جھپکی کہ پہونچے عرش پر اور لامکاں
اس براقِ شاہ کی رفتار کتنی تیز ہے

سبزِ گنبد کا تصور اور ان کی یادِ پاک
اہلِ حق کے واسطے دمساز و دل آویز ہے
قادیانی اور نجدی دینِ حق کے واسطے
اک ہلاکو ہے اگر تو دوسرا چنگیز ہے
دین کی تخریب ہو اور نام کی تبلیغ ہو
ایسی جو تحریک ہو وہ خادمِ انگریز ہے
عالمانِ اہلسنت کا کیا ہے قتلِ عام
داستانِ نجدیت کتنی الم انگیز ہے
فرش پر کھانا ہے سنت تارکِ سنت ہیں ہم
کھانے پینے کیلئے ہر گھر میں کرسی میز ہے
انتخابؔ اک تو نہیں ہے نعت گوئے مصطفےٰ
جامؔی و سعدیؔ و خسروؔ رومؔی و تبریزؔ ہے

۷۵

نعرہ بلند کیجے درود و سلام کا — میں نام لے رہا ہوں شہ ذی مقام کا
لب پر ہے نامِ پاک جو خیر الانام کا — اک دور چل رہا ہے درود و سلام کا
ہم کو سبق ملا ہے یہی احترام کا — ہو اہتمام بزمِ نبی میں قیام کا
وحیٔ خدا گواہ خدا کا کلام ہے — واللہ یہ مقام ہے ان کے کلام کا
کانٹے زباں میں لگ گئے بے حال ہو گیا — ہوں منتظر حضور میں کوثر کے جام کا

میں انتخابؔ آلِ محمد ہوں لاکلام
صدقہ عطا ہو حضرت عالی مقام کا

داحود

۷۶

اک انقلاب آیا تجھے دیکھنے کے بعد
پلکوں پہ میری اشک سجے دیکھنے کے بعد
دیکھا نبی نے نار میں امت بھی جائے گی
بیساختہ وہ رونے لگے دیکھنے کے بعد
یہ چاند ہے یہ شمس ہے یہ کہکشاں بھی ہے
جچتا ہے نہیں کوئی تجھے دیکھنے کے بعد
محشر کی کس مپرسی میں میرے حضور نے
فوراً لگالیا ہے گلے دیکھنے کے بعد
بخشی ہے رب نے ایسی تجھے شانِ دلبری
سب تیرے ہوگئے ہیں تجھے دیکھنے کے بعد
بن دیکھے ہوگئے ترے دیوانے جب کہ ہم
کیا حال ہوگا پیارے تجھے دیکھنے کے بعد
یہ شانِ دلکشی یہ پھبن اور یہ جمال
پھر کس طرف نگاہ اُٹھے دیکھنے کے بعد
اے انتخاب آؤ مدینے چلے چلیں
ہوگا سکوں نصیب اُسے دیکھنے کے بعد

بھوجپور

۷۷

درِ توبہ کھلا ہے جاگ جا اب بھی سویرا ہے
ارے او ناسمجھ کیوں شاخِ نازک پر بسیرا ہے
چراغِ نورِ ایمان و عمل تو ساتھ لیتا جا
وہاں جانا ہے جس جا پر اندھیرا ہی اندھیرا ہے

Scanned with CamScanner

۷۸

اسلام سے رشتہ بخدا توڑ دیا ہے گر دامنِ محبوب خدا چھوڑ دیا ہے
سرکار کو جب ہم نے پکارا ہے تڑپ کر اُٹھتے ہوئے طوفان کا رُخ موڑ دیا ہے
جو وادیٔ نفرت میں تھے بکھرے ہوئے تم نے اک سلکِ محبت میں انہیں جوڑ دیا ہے
تائید نبی دیکھئے عشاقِ نبی نے ہر پنجۂ باطل کو سدا موڑ دیا ہے
توہینِ نبی کیلئے جو آنکھ اُٹھی ہے اُس آنکھ کو خدام نے بس پھوڑ دیا ہے
اس دن سے ہمیں چھوڑ دیا رحمتِ حق نے جس دن سے محبت کا چلن چھوڑ دیا ہے
اقبال نے اور فضل و نعیم آپ نے مل کر انگریز کا بھانڈا بخدا پھوڑ دیا ہے

اللہ کے محبوب کی آمد نے قدیریؔ
کعبے کا ہر اک بُت بخدا توڑ دیا ہے گونڈہ

۷۹

طیبہ کے ہیں کیسے در و دیوار دکھادو
اپنا وہ ہمیں شہرِ پُر انوار دکھادو
اللہ کا جلوہ ہے عیاں رُخ سے تمہارے
اللہ کا جلوہ ہمیں سرکار دکھادو
بھرتے ہیں جہاں کاسے سلاطینِ جہاں کے
سرکار مجھے اپنا وہ دربار دکھادو
اللہ رے صانع بھی ہے مصنوع پہ شیدا
جیسے ہیں نبی ایسا طرح دار دکھادو
اسلام نے اخلاق سے دل جیت لئے ہیں
اُٹھی ہو کبھی ظلم کی تلوار دکھادو؟

Scanned with CamScanner

جو چاند کو ٹکڑے کرے سورج کو پلٹ دے
تاریخ میں ایسا ہو تو مختار دکھادو
سرکار قدیریؔ کو جمالِ رخِ زیبا
دس بار دکھایا ہے پھر اک بار دکھادو

ناندیڑ

۸۰

جو ہے قائل خدا کی عنایات کا وہ ہے قائل نبی کے کمالات کا
تونے شقّ قمر رجعت شمس کی یہ ہے عالم ترے اختیارات کا
علم ہر شئی کا جس کو خدا نے دیا وہ ہے دانا دوعالم کے حالات کا
یانبی ہند میں ہم پریشان ہیں سلسلہ ختم ہو یہ فسادات کا
ہر طرف بارشِ رحمت و نور ہے یہ مہینہ ہے رحمت کی برسات کا
دشمنوں کو بھی شیر و شکر کردیا یہ ہے فیض ان کے درسِ مساوات کا
میل ممکن نہیں کفر و ایمان کا میل ہوتا نہیں کیونکہ دن رات کا
تیری تخلیق کا صرف مقصد ہے یہ لمحہ لمحہ ہو حامل عبادات کا
اہل ایمان مشرک ہیں اور بدعتی یہ منافق وظیفہ ہے دن رات کا

انتخابِ قدیری بفیضِ نبی

شور ہر سو ہے تیرے بیانات کا

ممبئی

۸۱

اللہ کے حبیب کا انداز دیکھنا
ان سا نہیں کسی کا بھی اعجاز دیکھنا
اللہ جانتا ہے حقیقت حضور کی
اللہ اور حضور کا یہ راز دیکھنا

حرمت نگر

Scanned with CamScanner

۸۲

اللہ کا محبوب ہے معذور نہیں ہے
وہ مالک و مختار ہے مجبور نہیں ہے
دل میں ہے مدینہ تو نگاہوں میں مدینہ
دیوانہ مدینے سے کبھی دور نہیں ہے
جلوہ بھی ملے قوتِ دیدار بھی پائے
یہ شہرِ مدینہ ہے کوئی طور نہیں ہے
اے منکرِ نورانیتِ نورِ خدا سن
کچھ سوچ تیرے چہرے پہ کیوں نور نہیں ہے
ہیں رحمتِ عالم کی ولادت سے سبھی خوش
شیطاں کی ہے اک ذات جو مسرور نہیں ہے
مل سکتا نہیں بادۂ عرفاں کبھی اس کو
جو بادۂ ایمان سے مخمور نہیں ہے
جو کر نہ سکیں دل سے سلام اپنے نبی کو
ہم کرلیں سلام ان کو یہ منظور نہیں ہے
رب نے نہ دیا غیب کا علم اپنے نبی کو
یہ بات تو قرآن میں مذکور نہیں ہے
میں شیرِ علی ہوں مرے آگے سے قدیریؔ
وہ کونسا نجدی ہے جو مفرور نہیں ہے

الصلوٰۃ والسلام علیک یانبی

دھرن گاؤں

Scanned with CamScanner

۸۳

مرے حضور کا فرمان ٹل نہیں سکتا
جو کہہ دیا کبھی وہ بدل نہیں سکتا
جسے حضور نے جنت کا دے دیا مژدہ
مرا یقیں ہے وہ دوزخ میں جل نہیں سکتا
انہیں کے ہاتھ میں ہے نبضِ گردشِ دوراں
جو چاہیں وہ تو یہ سورج بھی ڈھل نہیں سکتا
کسی کا قبر میں محشر میں پُل پہ میزاں پر
بغیر ان کے کوئی کام چل نہیں سکتا
نبی کے ذکر سے دل کو سکون ملتا ہے
بغیر اس کے مرا دل بہل نہیں سکتا
نبی کی عزت وعظمت سے جو جلن رکھے
رہِ حیات میں ہرگز سنبھل نہیں سکتا
مجھ انتخابؔ قدیری کا یارسول اللہ
بنا تمہارے کوئی کام چل نہیں سکتا

۸۴

گوندیا

آقا کو اپنا بھائی بتانا حرام ہے
نجدی کو اپنا بھائی بنانا حرام ہے
مردود و بے ایمان منافق کے مال
ہاں فاتحہ درود دِلانا حرام ہے

Scanned with CamScanner

۸۵

آئے ماہِ مبیں چاندنی آگئی — آئے مہرِ حسیں روشنی آگئی
پالیا صدقۂ حسنِ خیرالوریٰ — بزمِ گل میں نئی تازگی آگئی
مصطفےٰ کا پیامِ حیاتِ آفریں — مُردہ اقوام میں زندگی آگئی
چھڑ گیا ذکرِ پاکِ حبیبِ خدا — دل کی دنیا میں اک تازگی آگئی
مل گیا علم فرقِ خدا و خودی — مصطفےٰ آگئے آگہی آگئی
مصفےٰ جانِ رحمت ترے روپ میں — فرش پر رحمتِ ایزدی آگئی
بندگانِ خدا کو خدا کی قسم — بنکے عبد النبی بندگی آگئی
ساری دنیا میں دیوانگی ہی رہی — پہونچے طیبہ تو فرزانگی آگئی
آپ آئے تو یاسید المرسلیں — زندگی میں خوشی ہی خوشی آگئی
پیاری پیاری اداؤں کا صدقہ تو ہے — بندگی میں نئی زندگی آگئی
جب سے چوما ہے نقشِ قدم کو ترے — بہتری آگئی برتری آگئی
میں غلامِ شہنشاہِ کونین ہوں — میرے حصے میں اب سروری آگئی
ہر مسلمان مسرور ہے شاد ہے — عیدِ میلادِ پاکِ نبی آگئی

انتخابِ قدیری جبیں جھک گئی
شاہِ کونین کی جب گلی آگئی

دہلی

۸۶

صاحبِ کردار ہے اور صاحبِ تحریر ہے
اہلسنت کا مناظر دین کی شمسیر ہے
نام سے جس کے منافق لرزہ بر اندام ہے
آج اس شیرِ محمد شیر کی تقریر ہے

۸۷

ان کے جو غلام ہوگئے — وہ ذی احترام ہوگئے
دل سے جو غلام ہوگئے — دل وہ شاد کام ہوگئے
انبیاء بنے ہیں مقتدی — کُل کے وہ امام ہوگئے
ان پہ دل سے مر مٹے ہیں جو — قابلِ سلام ہوگئے
ان کی رحمتوں سے فیضیاب — سارے خاص و عام ہوگئے
دستِ مصطفٰے سے اہلِ حق — مستحق جام ہوگئے
ان کی عظمتیں نہ پوچھئے — جن کے سب غلام ہوگئے
جن کو آپ نے کیا حرام — کام وہ حرام ہوگئے
آپ نے جنہیں کیا حلال — وہ حلال کام ہوگئے
آمدِ نبی سے دین کے — کام سب تمام ہوگئے

انتخاب ان کی یاد میں
وقف صبح و شام ہوگئے — ممبئی

۸۸

ان کی آمد کے یہ آثار نظر آتے ہیں
چھائے ہر سمت جو انوار نظر آتے ہیں
سارے ابرار ہیں ابرار یقیناً لیکن
مصطفٰے سیدِ ابرار نظر آتے ہیں
یہ ہے فیضانِ غلامیٔ رسول اعظم
سب غلام آپ کے سردار نظر آتے ہیں

Scanned with CamScanner

آپ ہر دور میں عنوان مشیت ہی رہے
جتنے تاریخ میں ادوار نظر آتے ہیں
یہ حلیمہ نے کہا گود میں لیکر ان کو
بھولے بھالے مرے سرکار نظر آتے ہیں
عارضِ سرورِ دیں جب سے نظر میں آیا
پھیکے پھیکے گل و گلزار نظر آتے ہیں
مغفرت اس کی یقینی ہے خدا شاہد ہے
مصطفےٰ جس کے طرف دار نظر آتے ہیں
شاہِ بوبکر ہوں فاروق ہوں عثمان و علی
بادۂ عشق سے سرشار نظر آتے ہیں
جن کو درکار ہے کونین میں رحمت رب کی
ان کی رحمت کے طلبگار نظر آتے ہیں
وسعتِ رحمتِ آقا کی یہ فیاضی ہے
فیض پاتے ہوئے کفار نظر آتے ہیں
انتخابؔ ان کو میسر ہے محبت کی مٹھاس
اہلِ باطل سے جو بیزار نظر آتے ہیں

جلال پور

۸۹

عرش ہو فرش ہرجا ترا راج ہے
کل جہاں تیرا سرکار محتاج ہے
ہر نفس نفسی نفسی کے عالم میں ہے
تیرے سر پر شفاعت کا بس تاج ہے

۹۰

میں چلا ہوں سوئے درِ نبی یہ بڑے نصیب کی بات ہے
مرے پاؤں چھوتی ہیں منزلیں یہ درِ حبیب کی بات ہے
کبھی دل کو طیبہ بنایئے کبھی مجھ کو طیبہ بلایئے
یہ ہے اک غلام کی آرزو یہی اک غریب کی بات ہے
ہیں نبی کی ملک میں دوجہاں یہ زمیں زماں وہ فلک جناں
جو خدا کا ہے وہ نبی کا ہے یہ محبّ حبیب کی کی بات ہے
مجھے نقشِ پائے نبی ملا مجھے اطمنانِ دلی ملا
مجھے عشقِ پاکِ نبی ملا یہ مرے نصیب کی بات ہے
جسے چاہا رب سے ملادیا جسے چاہا جتنا دِلادیا
بخدا خدا سے حضور کی تو بہت قریب کی بات ہے
جو ہیں دور میرے حضور سے وہی بات کرتے ہیں دور کی
ہیں قریب جو بھی حضور سے تو وہاں قریب کی بات ہے
ہیں قریب مجھ سے مرے نبی یہ ہے بات ایک غلام کی
جو کہیں کہ دور ہیں مصطفےٰ تو یہ اک رقیب کی بات ہے
ترا کام تو ہے پکارنا تو نبی کو اپنے پکارے جا
ہاں جواب دیں گے تجھے نبی یہ بڑے مجیب کی بات ہے
تجھے ہر مرض سے بچالیا اور ہر ایک غم سے چھڑالیا
تجھے انتخاب ہے فکر کیا یہ ترے طبیب کی بات ہے

پیلود

۹۱

ان کے الطاف و کرم کم نہیں ہونے پاتے
لائق لطف و کرم ہم نہیں ہونے پاتے
اس سے پہلے ہی برس پڑتی ہے رحمت ان کی
دیدۂ اہلِ یقیں نم نہیں ہونے پاتے
جن کے اعمال و عقائد میں ہے رنگِ اسلام
دوجہاں میں وہ مذمم نہیں ہونے پاتے
جنکے دل عشقِ رسالت سے ہیں خالی وہ لوگ
لاکھ سجدوں سے معظم نہیں ہونے پاتے
شانۂ عشقِ محمد نے سنوارے جن کے
ان کے گیسو کبھی برہم نہیں ہونے پاتے
جن پہ ہو ان کا کرم دونوں جہاں میں وہ لوگ
مبتلائے اثرِ غم نہیں ہونے پاتے
بابِ عرفان نہیں ہوتا ہے 'وا' ان کے لئے
جو غلامِ شہ عالم نہیں ہونے پاتے
دل میں روشن ہے اگر عشقِ محمد کا چراغ
ظلمتِ قبر میں مدھم نہیں ہونے پاتے
ان کو مل سکتی نہیں عظمتِ دین و دنیا
عشق میں ان کے جو جم تھم نہیں ہونے پاتے

Scanned with CamScanner

شکوۂ رحمتِ باری تو عبث ہے واللہ
لائقِ رحمتِ رب ہم نہیں ہونے پاتے
انتخاب ان کو میسر نہیں ایماں کی مٹھاس
جن کے سر پیشِ خدا خم نہیں ہونے پاتے

۹۲ مرادآباد شریف

بفیضِ عشق وہ ساعت بھی زیبِ زندگی ہوگی
میری دیوانگی ہوگی مدینے کی گلی ہوگی
عروج و ارتقاء پر میری قسمت بھی کبھی ہوگی
درِ خیر الوریٰ ہوگا جبینِ عاشقی ہوگی
مرے محبوب کی دنیا میں جب جلوہ گری ہوگی
زمیں سے آسماں تک روشنی ہی روشنی ہوگی
ارے ناداں اگر یہ زندگی بے بندگی ہوگی
تجھے مرقد میں محشر میں بڑی شرمندگی ہوگی
وہ ایسا وقت ہوگا ہر بشر کو بے بسی ہوگی
مگر اس وقت بھی آقا کو امت کی لگی ہوگی
سرِ محشر مرے آقا تمہاری چل رہی ہوگی
تمہارا ہر کہا ہوگا تمہاری ہر خوشی ہوگی
رسل ہیں انبیاء ہیں اولیاء ہیں نفسی نفسی میں
سرِ محشر ترے لب پر صدائے امتی ہوگی
مرا سینہ محمد کی محبت کا مدینہ ہے
بساط زندگی میری سراپا روشنی ہوگی

Scanned with CamScanner

غلامی سرورِ کونین کی یہ شان رکھتی ہے
غلامانِ نبی کی دوجہاں میں سروری ہوگی
وہ کعبہ ہو کہ سدرہ ہو وہ جنت ہو کہ خلوت ہو
ترے نقشِ قدم سے ہر جگہ تابندگی ہوگی
جنونِ عشق میرا بھی یقیناً رنگ لائے گا
کہ شرمندہ جنوں کے سامنے فرزانگی ہوگی
پتہ دیتی ہے بزمِ مہر و ماہ و کہکشاں اس کا
مرے محبوب کی راہِ سفر کیسی سجی ہوگی
مرے سینے میں روشن ہے چراغ ان کی محبت کا
مری مرقد میں ہر سو روشنی ہی روشنی ہوگی
قدیری مجھ کو حاصل ہے قدیری قادری نسبت
عنایت حال پر میرے قدیری قادری ہوگی

ادے پور

۹۳

دیدِ طیبہ سے جو فیضیاب آگئے — لیکے اپنی دعاء مستجاب آگئے
سب رُسل میں ہیں جو انتخاب آگئے — خلق میں جو کہ ہیں لاجواب آگئے
جب پڑھی میں نعتِ شہ دوسرا — گھر کے رحمت کے ہر سو سحاب آگئے
عالمِ حق بیاں انتخاب آگئے — جو مناظر بھی ہیں کامیاب آگئے
ظلمتِ نجدیت دور ہونے لگی — اہلسنت کے یہ آفتاب آگئے
دل کی دنیا میں ہوگا اُجالا ابھی — یانبی کا لئے ماہتاب آگئے

ان کو آقا نے بخشا سکونِ دلی
ان کے در پہ جو ذی اضطراب آگئے

برن پور

Scanned with CamScanner

۹۴

ایک ایسی رات ہوگئی بالمشافہ بات ہوگئی
مصطفےٰ کی پیاری ذاتِ پاک فخرِ کائنات ہوگئی
کیجئے کرم کہ زندگی نذرِ حادثات ہوگئی
سارے عالموں کے واسطے رحمت ان کی ذات ہوگئی
خلد پائی جب کہ آپ کی چشمِ التفات ہوگئی
ان پہ ہوگئی نثار جو دائمی حیات ہوگئی
ان سے کٹ گئی جو زندگی حاملِ ممات ہوگئی
مِٹ کے ان کے عشقِ پاک میں ذات باثبات ہوگئی
ان کا جب کہ ہوگیا کرم میری بات، بات ہوگئی
میری ذات ان کے فیض سے مجمع صفات ہوگئی

انتخاب میں تو کچھ نہ تھا
رحمت ان کی سات ہوگئی رفیع گنج

۹۵

انوار سے دل ان کا منور نظر آئے
آقا کا جسے روضۂ انور نظر آئے
پھر کیوں نہ بلندی پہ مقدر نظر آئے
جب سرورِ عالم کا مجھے در نظر آئے
یادِ شہ کونین مین جو آنکھ سے ٹپکے
رحمت کی نظر میں وہی گوہر نظر آئے

بچپن سے شہنشاہ دوعالم کا عزیزو!
مجھ پر یہ کرم ہے مجھے اکثر نظر آئے
بیتابی نہیں دیکھی گئی حشر میں ان سے
لے کر مئے کوثر شہِ کوثر نظر آئے
یہ اوج و عروج آپ کا معراج میں آقا
جبریل کے بے بس سبھی شہپر نظر آئے
وہ لمحے سبب بن گئے مرقد کی مہک کا
جو یادِ محمد سے معطر سے نظر آئے
وہ بزم مَلک بزم نبی بزم رُسل ہو
ہر بزم میں آقا مرے سرور نظر آئے
یارب مجھے اک اشک تو ایسا بھی عطا کر
جو لائقِ دربارِ پیمبر نظر آئے
اندازۂ عمر اپنا کیا نورِ نبی سے
مخلوق میں جو سب سے معمر نظر آئے
بہتر بھی ہیں برتر بھی ہیں مخلوقِ خدا میں
سرکار تو بہتر سے بھی بہتر نظر آئے
رُخ اس کا اُجالا ہو دوعالم میں قدیری
جس کو بھی رخِ پاکِ پیمبر نظر آئے

بردوان

۹۶

دولت اطمنان پائی ہے جب محمد کی یاد آئی ہے
ہیں شکیل اور بھی زمانے میں شکل ممتاز تم نے پائی ہے

۹۷

یارب کبھی ایسی کوئی صورت نظر آئے
مجھ کو شہ کونین کی صورت نظر آئے

اس واسطے قدرت نے بنایا انہیں شاہکار
دنیا میں نبی شانِ مشیت نظر آئے

یہ جان لو رحمت ہے شہ کون و مکاں کی
دنیا میں جو آسودۂ رحمت نظر آئے

دربارِ محمد کا عطیہ اسے جانو
جو صاحبِ زر صاحبِ عظمت نظر آئے

محبوبِ خدا بننے کا آسان طریقہ
کردار میں سرکار کی سیرت نظر آئے

وابستہ ہیں جو دامنِ محبوبِ خدا سے
واللہ وہ حقدارِ شفاعت نظر آئے

فطری ہے تو، فطری ہو تری فکر بھی پیارے
اقوال سے افعال سے فطرت نظر آئے

ہوجاؤں فنا عشقِ محمد میں کچھ ایسا
ہر سمت مجھے آپ کی صورت نظر آئے

سمٹے تو نظر آتا ہے بس ایک محمد
پھیلے تو یہ مخلوق کی وسعت نظر آئے

اسلام کے قانون کو کہتے ہیں شریعت
جب اس پہ عمل ہو تو طریقت نظر آئے

Scanned with CamScanner

قانون شریعت ہے عمل اس پہ طریقت
بن کیسے شریعت کے طریقت نظر آئے
ہر لمحہ قدیری ہو محمد کی اطاعت
ہر لحظہ مزین بہ اطاعت نظر آئے

۹۸ آسنسول

اہلِ نجد غالی ہے قادیانی غالی ہے
صرف اہلسنت کا ہر عقیدہ عالی ہے
میرے سامنے اس دم بس سنہری جالی ہے
وہ یہاں ہے جلوہ گر جو ہمارا والی ہے
دوجہاں کے مالک ہیں شان ہی نرالی ہے
دوجہاں کو دیتے ہیں ہاتھ اگرچہ خالی ہے
رب نے کب بھلا ان کی کوئی بات ٹالی ہے
مصطفٰے نے امت بھی اپنی بخشوالی ہے
ان کی ذات اعلیٰ ہے ان کی بات عالی ہے
اپنا جیسا کہنا ہی مصطفٰے کو گالی ہے
دوجہاں کے آقا نے سب میں بھیک ڈالی ہے
کون ہے بتاؤ تو کاسہ کس کا خالی ہے
قبر جس کو کہتے ہیں کوٹھری وہ کالی ہے
نورِ مصطفٰے تو نے یہ بلا بھی ٹالی ہے
قبریں سبز گنبد میں ان کے دو رفیقوں کی
دونوں ہی سکندر ہیں ان کے پاس 'جا' لی ہے

Scanned with CamScanner

ظلم کے عوض یہ تو دیتے ہیں دعاء سب کو
ذاتِ سرورِ عالم کتنی بھولی بھالی ہے
رب سے یہ تعلق ہے امت محمد کا
رب رسول والا ہے یہ رسول والی ہے
یہ حدیث قدسی بھی انتخاب دیکھی ہے
اپنے نور سے رب نے ان کی ذات ڈھالی ہے

۹۹ نواب گنج

چاند جس طرح روشن ہوتا ہے ستاروں میں
اس طرح سے آقا ہیں سارے ماہ پاروں میں
ان کے حسن کا صدقہ ان کے حسن کا مظہر
حسنِ مصطفےٰ دیکھو پُر فضا بہاروں میں
شمس لوٹ آیا ہے چاند ہوگیا ٹکڑے
ایسی طاقت وقوت ان کے ہے اشاروں میں
دستِ مصطفےٰ سر پر دستِ غوث ہاتھوں میں
ہم تو کہہ نہیں سکتے ہم ہیں بے سہاروں میں
ہم نے بیچ دریا میں پیدا کرلیا ساحل
پر نہ بچ سکے نجدی گو کہ تھے کناروں میں
پوچھا جب صحابہ نے عائشہ نے فرمایا
خلقِ سرورِ عالم دیکھئے سپاروں میں
انتخاب محشر میں آئے جب مرے آقا
دھوم مچ گئی اس دم سارے غم کے ماروں میں

کچھوچھہ شریف

۱۰۰

انوار و تجلی سے سجاکر انہیں بھیجا
یہ کیوں کہیں، خود نور بناکر انہیں بھیجا
استاد کی حاجت نہیں دنیا میں نبی کو
اللہ نے ہر علم پڑھاکر انہیں بھیجا
آبی ہو ہوائی ہو وہ عرشی ہو کہ فرشی
سب کے لئے رحمت ہی بناکر انہیں بھیجا
معراج تو معراج ہے یہ بات ہے کیا کم
دنیا میں سرِ عرش بلاکر انہیں بھیجا
دل جنکے ہیں پُر عشقِ نبی سے تو نبی نے
جنت میں جہنم سے بچاکر انہیں بھیجا
ہم سب کی ہدایت کے لئے خالقِ کل نے
اے بندۂ رب شکرِ خدا کر، انہیں بھیجا
اللہ کی رحمت کے پیام آئے قدیری
جب تحفہ درودوں کا سجاکر انہیں بھیجا

بھیونڈی

۱۰۱

اس ساری کائنات میں راحت نہیں ملی
جس کو شہ امم کی عنایت نہیں ملی
چھوڑا ہے جس نے دامنِ سرکارِ دوجہاں
محشر میں اس کو ان کی شفاعت نہیں ملی

مینا ٹھیر

۱۰۲

جو وہ سامنے روئے ذیشان ہوگا — تو دیوانہ سو جاں سے قربان ہوگا
اسی کا تو ایمان، ایمان ہوگا — حبیبِ خدا پہ جو قربان ہوگا
جسے عشق و الفت کا فیضان ہوگا — اسے اپنے محبوب کا دھیان ہوگا
ملک وہ ملائک میں سلطان ہوگا — درِ مصطفےٰ کا جو دربان ہوگا
جسے کذبِ باری کا امکان ہوگا — جہنم کا کندہ وہ نادان ہوگا
بپا جب کہ محشر کا میدان ہوگا — تو ہر شخص واللہ پریشان ہوگا
جب آئیں گے محشر میں پیارے محمد — تو اس وقت ہر لب پہ مسکان ہوگا
نبی کی محبت نبی کی اطاعت — مری مغفرت کا یہ سامان ہوگا
تجھے دیکھ کر مطمئن ہوگا وہ دل — سرِ حشر جو دل پریشان ہوگا
نہ ہے خوفِ مرقد نہ محشر کا ڈر ہے — نبی جب ہمارا نگہبان ہوگا
مری قبر و محشر میں گزری گی اچھی — ''تری یاد ہوگی ترا دھیان ہوگا''
جسے معرفت ہوگی پیارے نبی کی — میسر اسے حق کا عرفان ہوگا
جسے رب نے بخشے ہیں سارے خزانے — وہی سارے عالم کا سلطان ہوگا
ہیں آدم بھی آدم محمد کے دم سے — تو ممنون ان کا ہر انسان ہوگا
الٰہی دکھادے دیارِ مدینہ — یہ مجھ پہ بڑا تیرا احسان ہوگا
سجایا گیا ہر طرح عرشِ اعظم — نبی عرشِ اعظم پہ مہمان ہوگا
چلو چل کے دیکھیں دیارِ مدینہ — وہاں دل کی تسکیں کا سامان ہوگا

سرِ حشر اے انتخابِ قدیری
مرا ہاتھ اور ان کا دامان ہوگا

مرادآباد شریف

Scanned with CamScanner

۱۰۳

خدائے پاک سچا ہے وہ جھوٹا ہو نہیں سکتا
خدا کو جو کہے جھوٹا وہ سچا ہو نہیں سکتا

خدائے پاک قادر ہے یہ سچ ہے میرا ایماں ہے
محمد سا مگر اب کوئی پیدا ہو نہیں سکتا

نبیٔ پاک دریا ہیں دوعالم اس کا قطرہ ہیں
حقیقت یہ ہے کوئی قطرہ دریا ہو نہیں سکتا

بنا زینے پہونچ سکتا نہیں کوئی بلندی پر
بنا ان کی محبت حق رسیدہ ہو نہیں سکتا

نہیں ہے دل میں گر جلوہ گری عشقِ رسالت کی
کوئی مقبولِ داور تیرا سجدہ ہو نہیں سکتا

ہزاروں بار سر جھک جائے لیکن یہ حقیقت ہے
نہ ہو جب تک نیت سجدے کی سجدہ ہو نہیں سکتا

کہا سرکار نے جبریل سے مجھ جیسا دیکھا ہے؟
کہا جبریل نے کہ آپ جیسا ہو نہیں سکتا

حضورِ حق جھکا ہو سر حضور ان کے جھکا ہو دل
مرا دعویٰ ہے وہ بیکار سجدہ ہو نہیں سکتا

قدیری کا عقیدہ ہے کہ شاہِ دوسرا جیسا
ازل سے تا ابد اب ایسا بندہ ہو نہیں سکتا

ناگپور

۱۰۴

یہ تلاشِ نبی کا صلہ مل گیا جستجو ان کی تھی اور خدا مل گیا
اس کو فردوس کا راستہ مل گیا جس کو سرکار کا نقشِ پا مل گیا
دوجہاں کا مجھے آسرا مل گیا مل گیا دامنِ مصطفےٰ مل گیا
مل گئیں مجھ کو کونین کی دولتیں لو غبارِ درِ مصطفےٰ مل گیا
مہرِ محشر کی کوئی نہیں فکر اب سایۂ دامنِ مصطفےٰ مل گیا
یہ بھی فیضان ہے یانبی آپ کا گمرہوں کو خدا کا پتہ مل گیا
ایسے محبوبِ حق ہو مرے مصطفےٰ "جستجو میں تمہاری خدا مل گیا"
قربتِ حق تمہاری ہے اس سے عیاں "جستجو میں تمہاری خدا مل گیا"
قسمتِ انتخابِ قدیری ہے یہ
بخشوانے کو خیرالوریٰ مل گیا

پیلی بھیت شریف

۱۰۵

یا رسول اللہ حالِ قلبِ مضطر دیکھئے
دیکھئے میری طرف اے میرے سرور دیکھئے
رحمتیں تم کو برس کر گود لیں گی بالیقیں
نام ان کا دل سے اے عشاق لے کر دیکھئے
مالکِ خلدِ بریں کی جلوہ گاہِ ناز ہے
دیکھنی ہے خلد گر روضے کا منظر دیکھئے
گرمیٔ محشر کڑی ہے جاں لبوں پر آگئی
اپنے دیوانوں کا آقا حالِ ابتر دیکھئے

میرے آقا بہتروں میں آئینگے بہتر نظر
ہوں جو سارے جگ میں بہتر سے بھی بہتر دیکھئے
سب میں ہے جلوہ گری نورِ شہِ لولاک کی
مہرِ تاباں ، کہکشاں ، ماہِ منور دیکھئے
کہکشاں میں گلستاں میں اور بہارِ خلد میں
دیدۂ بینا ہو تو حسنِ پیمبر دیکھئے
ان پہ سب کچھ کردیا قربان پھر بھی کیا کیا
اک عقیدت مند کے ایمانی تیور دیکھئے
جبرئیلی طاقتِ پرواز بھی معذور ہے
یک سرِ مو، بڑھ نہ پائے ان کے شہپر دیکھئے
یہ سمجھئے اس کی ٹھوکر میں ہیں شاہانِ جہاں
جس گدا کو مصطفٰے پیارے کے در پر دیکھئے
انتخابِ قادری کا سر درِ محبوب پر
کتنی قسمت کا بلندی پر ہے اختر دیکھئے

۱۰۶

کانپور

رحمتِ حق لیکے آئی عید میلاد النبی
سب پہ رحمت بنکے چھائی عید میلاد النبی
سیرتِ سرور کے جلسے محفلِ میلادِ پاک
اور چراغوں سے سجائی عید میلاد النبی
عشق کہتا ہے ہمارا کوئی سی بھی عید ہو
تیرے ہی صدقے میں پائی عید میلاد النبی

نور سے جس کے منور ہیں زمین و آسمان
شمع وہ تو نے جلائی عید میلاد النبی
ہر بشر مسرور ہے اور ہر نظر مخمور ہے
وہ پیامِ کیف لائی عید میلاد النبی
تیری آمد اس طرح سے ضوفشاں ہے مرحبا
نگری نگری جگمگائی عید میلاد النبی
یہ جلوسِ مصطفےٰ میں اجتماعیت کی شان
تیری آمد نے دکھائی عید میلاد النبی
جب ہوئے پیدا محمد یاد امت کو کیا
اس لئے ہم نے منائی عید میلاد النبی
دشمنانِ مصطفےٰ تو سر پٹک کر رہ گئے
اہلسنت نے منائی عید میلاد النبی
انتخاب ان کی محبت دین کی پہچان ہے
اور محبت نے رچائی عید میلاد النبی

۱۰۷ اندور

بہتر سے بھی بہتر ہے اعلیٰ سے بھی اعلیٰ ہے
خالق نے جسے اپنے خود نور سے ڈھالا ہے
واللہ وہ اللہ کا محبوب نرالا ہے
مکے میں ہوا پیدا عالم میں اجالا ہے
یہ کفر کے قاطع کا انداز نرالا ہے
برچھی ہے محبت کی اخلاق کا بھالا ہے

Scanned with CamScanner

سرکار کو پالا ہے ظاہر میں حلیمہ نے
حق یہ ہے حلیمہ کو سرکار نے پالا ہے
عصیاں کی غلاظت میں اور قعرِ جہالت میں
گرتے ہوئے انساں کو آقا نے سنبھالا ہے
جب میں نے پکارا ہے سرکار کو مشکل میں
ہراک مری مشکل کو سرکار نے ٹالا ہے
رحمت کی بھرن برسے پھر کیوں نہ دوعالم پر
رخ پر مرے آقا کے جب زلف کا ہالا ہے
یہ طاقت و قوت ہے سرکارِ دوعالم کی
سب جھوٹے خداؤں کو کعبے سے نکالا ہے
پہونچے جو لبِ کوثر بولے یہ شہِ کوثر
پی لو مرے دیوانو! یہ جامِ نرالا ہے
میدانِ قیامت میں دل کھول کے پی لیجے
سرکار کے ہاتھوں میں کوثر کا پیالہ ہے
گر اس سے نہیں مانگیں پھر کس سے بھلا مانگیں
اللہ کی رحمت کا جو بانٹنے والا ہے
حسنِ شہ بطحا کے یہ ذکر کی برکت ہے
تقریرِ قدیری کا جو حسن دوبالا ہے

اندور

۱۰۸

اہلِ ایماں حیات باقی ہے اور ابھی کافی رات باقی ہے
جم کے بیٹھو ذرا سنو دل سے میرے آقا کی بات باقی ہے

Scanned with CamScanner

۱۰۹

اختیار نبوت بڑی چیز ہے — اقتدارِ رسالت بڑی چیز ہے
مذہبِ اہلسنت پہ قائم رہو — مذہب اہلسنت بڑی چیز ہے
جس کو یہ مل گئی دوجہاں مل گئے — مصطفےٰ کی محبت بڑی چیز ہے
تجھ کو مل جائے گا خلد کا راستہ — شاہِ دیں کی اطاعت بڑی چیز ہے
بارگاہِ محمد کا زینہ ہے یہ — اولیاء کی عقیدت بڑی چیز ہے
ان کے دربار کی شان کچھ اور ہے — میں نے مانا کہ جنت بڑی چیز ہے
حاصلِ بندگی رونقِ زندگی — سرورِ دیں کی عظمت بڑی چیز ہے
میں نے مانا گنہگار و بدکار ہوں — پھر بھی آقا کی رحمت بڑی چیز ہے
غم نہیں دولتِ دنیوی گر نہیں — عشقِ سرور کی دولت بڑی چیز ہے
کیا عجب پیار ہم سے خدا گر کرے — شاہِ طیبہ سے الفت بڑی چیز ہے
آیئے عشق و اخلاص سے آیئے — بزمِ سرور میں شرکت بڑی چیز ہے
ذکرِ خیر ان کا ہے دل کی پاکیزگی — مومنو! یہ طہارت بڑی چیز ہے
عرصۂ حشر کی سختیوں کے لئے — مصطفےٰ کی شفاعت بڑی چیز ہے
یہ سبق دے گئے ہیں شہ کربلا — راہِ حق میں شہادت بڑی چیز ہے
کچھ نہ کھا کر بھی صدیوں وہ زندہ رہے — یہ مداری کرامت بڑی چیز ہے
میں بھی اک سگِ کوچۂ قادری — غوث اعظم سے نسبت بڑی چیز ہے
خواجۂ خواجگاں ہیں معاون مرے — ان کی چشمِ عنایت بڑی چیز ہے
شاہِ عبد القدیر اور عبد البصیر — ان کی قدرت بصیرت بڑی چیز ہے

انتخاب ان کی عظمت رہے قلب میں
پھر عبادت ریاضت بڑی چیز ہے

بلرامپور

Scanned with CamScanner

۱۱۰

بزمِ نبی ہے اس میں عقیدت سے آئیے بگڑے ہوئے نصیب کو آکر بنائیے
ہر سال جشنِ عیدِ ولادت منائیے ذکرِ رسول پاک کی محفل سجائیے
رحمت خدا کی روٹھ گئی ہے منائیے سرکارِ دوجہاں سے ذرا لَو لگائیے
نورِ خدا، حبیبِ خدا، مصطفےٰ بھی ہو ہمت ہو ان کے جیسا بشر تو دکھائیے
ہم کو بچالیا ہے جہنم کی آگ سے اپنے رسولِ پاک کے قربان جائیے

مسند نشینِ عرشِ بریں انتخاب کی
آنکھیں ہیں دل ہے سر ہے جہاں چاہے آیئے بلرامپور

۱۱۱

اپنے نبی کا جشن مناؤ جو جلتا ہے جلنے دو
نعرے لگاؤ نعت سناؤ جو جلتا ہے جلنے دو
جھنڈی لگاؤ راڈ جلاؤ جو جلتا ہے جلنے دو
اہل سنن تم عید مناؤ جو جلتا ہے جلنے دو
بارہ ربیع الاول ہے اب آمدِ نورِ اول ہے
ذکرِ نبی کی بزم سجاؤ جو جلتا ہے جلنے دو
لب پہ نعتیہ نغمے آئیں اور ندائی نعرے ہوں
جھوم کے گاؤ کیف میں آؤ جو جلتا ہے جلنے دو مغربی دیناجپور

۱۱۲

محبوب کی رفعت کی کوئی حد نہیں دیکھی مختار ہیں قدرت کی کوئی حد نہیں دیکھی
طبقاتِ زمیں دیکھ کے جبریل یہ بولے سرکار کی عظمت کی کوئی حد نہیں دیکھی

Scanned with CamScanner

۱۱۳

صدیق نہ پہچانے جبریل نہ پہچانے
جو تیری حقیقت ہے بس تیرا خدا جانے
دنیا جنہیں کہتی ہے خورشید و قمر انجم
خورشیدِ رسالت کے دراصل ہیں پروانے
دانائی زمانے کو تقسیم وہ کرتے ہیں
سرکارِ دوعالم کے جو ہوگئے دیوانے
خواہانِ مئے عرفاں آجاؤ مدینے میں
سرکار پلاتے ہیں پیمانے پہ پیمانے
یہ عشقِ محمد کی برکت کا نتیجہ ہے
جانے ہیں قدیریؔ کو اپنے ہوں کہ بیگانے

۱۱۴

دھولیہ

اللہ کے حبیب کی یہ شان دیکھئے
ان سا نہیں ہے کوئی بھی پہچان دیکھئے
ایک ایک حرف عظمتِ سرکار کا امیں
گر چشمِ حق نگر ہو تو قرآن دیکھئے
وہ ہیں دلیلِ خلق وہی ہیں دلیلِ حق
قد جائکم من ربکم برہان دیکھئے
یہ حسن سبزہ زار یہ کوہی بلندیاں
نورِ محمدی کا یہ فیضان دیکھئے

Scanned with CamScanner

گستاخِ شانِ سرورِ کونین کا اگر
انجام دیکھنا ہو تو شیطان دیکھئے
بارانِ لطف و نور مدینے میں انتخاب
ہر سمت دیکھئے وہاں ہر آن دیکھئے

درہال ملکاں

۱۱۵

ہر اک درد وغم کی دوا ہورہی ہے زباں محوِ صل علیٰ ہورہی ہے
نبی پر اگرچہ جفا ہورہی ہے نبی کی طرف سے دعاء ہورہی ہے
ہے سر وقتِ آخر درِ مصطفےٰ پر قضا عمر بھر کی ادا ہورہی ہے
مجھے ناز ہے میری دنیائے ہستی حبیبِ خدا پر فدا ہورہی ہے
خیالِ مدینہ سے دل ہے مدینہ یہ دنیائے دل کیا سے کیا ہورہی ہے
ترے نام سے انتخابِ قدیری
ہوا نجدیوں کی ہوا ہورہی ہے

بنارس

۱۱۶

میں دنیائے دل پُر ضیا چاہتا ہوں مکیں دل میں ہوں مصطفےٰ چاہتا ہوں
قضا عمر بھر کی ادا چاہتا ہوں درِ مصطفےٰ پر قضا چاہتا ہوں
مرے قلب کو صاف وشفاف کردے میں صدیقی صدق و صفا چاہتا ہوں
مجھے عدل و انصاف کا تاجور کر میں فاروقی عدل وفا چاہتا ہوں
خدایا مجھے دولتِ دوجہاں دے میں عثمانی جود و سخا چاہتا ہوں
مرے بازوؤں کو عطا کردے طاقت کہ میں صدقۂ مرتضیٰ چاہتا ہوں
میں چشمِ بصیرت کے سُرمے کی خاطر غبارِ درِ مصطفےٰ چاہتا ہوں

بقا بانبی کی سعادت ملے گی میں خود کو نبی میں فنا چاہتا ہوں
نہیں مجھ کو بادِ مخالف کی پرواہ کرم آپ کا مصطفٰے چاہتا ہوں
مصائب میں آلام میں رنج وغم میں میں توفیقِ صبر و رضا چاہتا ہوں
مجھے میرے آقا نے سب کچھ دیا ہے
کہوں کیا قدیری کہ کیا چاہتا ہوں بالاسور

۱۱۷

منافق کا عقیدہ ہے بہت بیہودہ بیہودہ
مگر اپنا عقیدہ ہے پسندیدہ پسندیدہ
مرے سرکار نے فرمادیا گنجینۂ نوری
تھے انسانوں کے دل جس دم پراگندہ پراگندہ
نبی کو اپنا جیسا کہنے والو غور سے سن لو
تمہارا یہ عقیدہ ہے بہت فرسودہ فرسودہ
وہ تارا آمنہ کی گود میں اب جگمگاتا ہے
رہا ہے مدتوں جو عرش پہ تابندہ تابندہ
نگاہیں گنبد خضریٰ کی جانب اُٹھتی ہیں لیکن
بہت دزدیدہ دزدیدہ کہ ہیں شرمندہ شرمندہ
رشیدی ہوں قدیری ہوں بصیر ہوں میں شیری ہوں
مری دنیا ہو کہ عقبیٰ درخشندہ درخشندہ

الصلوٰہ والسلام علیک یا نبی

بالاشور

۱۱۸

مرے مصطفٰے کے جیسا نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
کہ مکینِ عرشِ اعلیٰ نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
بخدا خدا خدا ہے ہیں نبی کے خدا کے بندے
مگر ان کے جیسا بندہ نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
ہیں کروروں انکے سجدے ہے ہراک ہزار سالہ
دو جہاں میں ایسا سجدہ نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
ہے بدن بھی ان کا نوری اور پیرہن بھی نوری
شہ انبیاء کا سایہ نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
جو امامِ انبیاء ہو جو رُسُل کا مقتدا ہو
بجز اک رسولِ اعلیٰ نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
انہیں خود خدا بلائے انہیں عرش پر بٹھائے
کسی اور کا یہ رتبہ نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
وہی قاسمِ عطایا وہی دافعِ بلایا
کوئی انتخاب ایسا نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

سورت

۱۱۹

نہ مال و زر ہے بڑا اور نہ تخت و تاج بڑا
متاعِ کون و مکاں بھی نہیں ہے رخت بڑا
حبیبِ حق کی غلامی کا ہے شرف جس کو
خدا گواہ دوعالم میں اس کا بخت بڑا

ٹکڑپور

۱۲۰

خالق کا ساری خلق میں جو انتخاب ہے
کونین میں خدا کی قسم لاجواب ہے
دنیا میں آخرت میں وہی کامیاب ہے
سینے میں جس کے عشقِ رسالت مآب ہے
انوار سے جو ان کی نظر فیضیاب ہے
ہر شئی نظر کے سامنے پھر بے نقاب ہے
جس کا وسیلہ ذاتِ رسالت مآب ہے
اس کی ہر اک دعاء بخدا مستجاب ہے
ہر روز بانٹتے ہیں خدا ئی کو نعمتیں
مخلوق پر نبی کا کرم بے حساب ہے
موسیٰ نے دیکھا جلوہ ہزاروں حجاب میں
جلوہ خدا کا ان کے لئے بے حجاب ہے
مجھ کو مرے حضور نے اتنا عطا کیا
جس کا کوئی شمار نہ کوئی حساب ہے
جو گر گیا ہے چشمِ شہِ دوجہان سے
اس کا ہراک جہان میں خانہ خراب ہے
لاؤ تو کوئی ایک بجز شاہِ انبیاء
خلوت میں عرشِ پاک کی جو باریاب ہے
خوشبو حبیبِ حق کے پسینے کی مرحبا
مرہونِ فیض جس کی یہ بوئے گلاب ہے

اللہ کے حبیب کے گستاخ کے لئے
دوزخ میں جلنے والا بھیانک عذاب ہے
انعامِ خاص رب کا ہے امت پہ آپ کی
اعمالِ مختصر کا زیادہ ثواب ہے
ہے انتخاب سارے زمانے میں انتخاب
کیونکہ رسولِ پاک کا یہ انتخاب ہے جام نگر

۱۲۱

داخلِ زمرۂ اولیاء ہوگیا جو غلامِ شہ دوسرا ہوگیا
واقفِ رازِ کیفِ بقا ہوگیا عشقِ سرکار میں جو فنا ہوگیا
وہ غمِ دوجہاں سے رہا ہوگیا جو اسیرِ غمِ مصطفےٰ ہوگیا
ان کے دربارِ اقدس میں حاضر ہوا آج پورا دلی مدعا ہوگیا
ہر طرف نور ہے ہر طرف رحمتیں کون دھرتی پہ جلوہ نما ہوگیا
اس کی ٹھوکر میں رہتی ہیں سلطانیاں جو گدائے درِ مصطفےٰ ہوگیا
چھوڑکر دامنِ سرورِ انبیاء کون تاریخ میں پارسا ہوگیا؟
پارسائی غلامی ہے سرکار کی ہر غلام آپ کا پارسا ہوگیا
ہائے سدرہ سے آگے نہیں بڑھ سکے شہپرِ جبرئیلی کو کیا ہوگیا
اس کو مُردہ نہ کہنا کہ زندہ ہے وہ راہِ حق میں جو مومن فدا ہوگیا
بخششِ امت مصطفےٰ ہوگئی دشمنِ مصطفےٰ غم زدہ ہوگیا
بھیک جس کو ملی ان کے دربار سے وہ زمانے کا حاجت روا ہوگیا
اس کو کہتے ہیں محبوبیت مرحبا میرے آقا نے جو کہدیا ہوگیا
جلوہ افروز جب ہوگئے مصطفےٰ نور ہی نور ہر سو بپا ہوگیا

Scanned with CamScanner

طالبِ مرضیٔ رب ہیں سب اور رب طالبِ مرضیٔ مصطفٰے ہوگیا
کُل خدائی ہے ان کی خدا کی قسم شاہِ کونین کا جب خدا ہوگیا
گرمیٔ حشر کیا کر سکے سر پہ جب سایۂ دامنِ مصطفٰے ہوگیا
کون ہے ! سکا جو مقتدا بن سکے سب رسولوں کا جو مقتدا ہوگیا
فرش سے عرش تک عرش سے لامکاں کتنا لمحوں میں طے فاصلہ ہوگیا
جو نبی کا نہیں وہ خدا کا نہیں دیکھو معراج میں فیصلہ ہوگیا
آمدِ مصطفٰے کی ضیاء باریاں از ثریٰ تا سما پُر ضیاء ہوگیا
جن کی جنت ہے ان سے ہی نفرت تجھے اے منافق بتا تجھ کو کیا ہوگیا
ان کی عظمت کے منکر کا انجام دیکھ کیوں کہ شیطاں بھلا تھا بُرا ہوگیا
قبرِ مومن کو سنی نے چوما اگر نجدیوں کیسے یہ پوجنا ہوگیا
چومنا اور ہے پوجنا اور ہے چومنا کیسے پھر پوجنا ہوگیا
پڑ گئی جب نگاہِ کرم آپ کی بے نوا آن میں خوش نوا ہوگیا
دعوۂ عشقِ محبوبِ حق مرحبا مومنوں کا بڑا حوصلہ ہوگیا
ہر مسلمان کا آج مسلک فقط وہ پیامِ شہِ کربلا ہوگیا

انتخابِ قدیری بفیضِ قدیر
تیرا بھی قادری سلسلہ ہوگیا مبہیٰ

۱۲۲

گنبدِ خضریٰ کے ہیں نوری نظارے سامنے
ہوگئے منگتا بھی اب دامن پسارے سامنے
منظرِ محشر بھی ہوگا روح افزا یارسول
جو تمہارے ہیں وہ ہونگے سب تمہارے سامنے سہسوان

۱۲۳

حضور تم کو رؤف و رحیم کہتے ہیں
تمہارے خلق کو خُلقِ عظیم کہتے ہیں
جو ہوسکے تو "مدارج" کو دیکھئے تو کبھی
جنابِ شیخ نبی کو علیم کہتے ہیں
سمجھ گیا ہے جو عظمت حضور انور کی
اسی کو اہلِ سنن بس فہیم کہتے ہیں
خزانے حق کے لٹاتے ہیں ساری خلقت پر
اسے حضور کا لطفِ عمیم کہتے ہیں
بہارِ خلد ہو کوثر ہو حور و غلماں ہوں
تمہاری مِلک ہے جس کو نعیم کہتے ہیں
رہِ نبی، رہِ صدیق اور شہید کی راہ
رہِ ولی کو رہِ مستقیم کہتے ہیں
تلاش جس کی ہو اس کو حبیب کہتے ہیں
جسے تلاش ہو اس کو کلیم کہتے ہیں
ہے فخر سارے زمانے میں انتخابؔ قدیر
مجھے غلامِ رسول کریم کہتے ہیں

مرادآباد شریف

۱۲۴

عشقِ خدا دیا مجھے عشقِ نبی دیا عشقِ صحابہ عشقِ شہید و ولی دیا
اے انتخابؔ اپنے مقدر پہ ناز کر سب کچھ خدا نے دیدیا جب یا نبی دیا

Scanned with CamScanner

۱۲۵

درِ مصطفٰے پر بڑی بات دیکھی سدا نور و رحمت کی برسات دیکھی
نہیں ٹل سکے تا قیامِ قیامت وہ سرکارِ کونین کی بات دیکھی
وسیلہ دیا جس میں شاہِ امم کا وہ مقبول ہوتی مناجات دیکھی
جنہیں عشقِ سرکارِ اعظم ہے ان کے لبوں پر درودوں کی سوغات دیکھی
دوعالم کے دن اس نے گن کے گزارے مدینے کی جس نے حسیں رات دیکھی
وہ رب نے کہا جو نبی نے کہا ہے سرِ حشر ان کی بڑی بات دیکھی
گداگر، تونگر ہیں سب ایک صف میں عجب تیری شانِ مساوات دیکھی
اُدھر رحمتِ حق ہوئی جلوہ افگن جدھر تیری چشمِ عنایات دیکھی
کیا ذکر جب سرورِ دوجہاں کا ہراک سمت رحمت کی برسات دیکھی
ہوائیں معطر فضائیں معنبر تعطر کی طیبہ میں بہتات دیکھی
جسے کہہ سکیں انتخاب قدیری دوعالم میں سرکار کی ذات دیکھی

دوعالم میں کام آئیگی جو قدیریؔ
دوعالم میں سرکار کی ذات دیکھی

۱۲۶

بھڑوچ

بزمِ بالا میں بڑی دھوم مچی آج کی رات
عرش کی سیر کو جاتے ہیں نبی آج کی رات
خلوتِ خاص میں ہے جلوہ گری آج کی رات
ہوگی سرکار کو کس درجہ خوشی آج کی رات

۱۲۷

محشر میں دیکھی شافعِ محشر تمہاری بات
چلتی ہے صرف ساقیٔ کوثر تمہاری بات

کتنی بلند بات ہے سرور تمہاری بات
فرشِ زمیں پہ عرشِ بریں پہ تمہاری بات

ما ینطق عن الھویٰ اس بات پر گواہ
خلّاقِ کُل کی بات ہے سرور تمہاری بات

تاریخ ہے گواہ حقیقت بھی ہے یہی
ہے عاقلانِ دہر سے بڑھ کر تمہاری بات

ٹل جائیں گے پہاڑ بھی اپنے مقام سے
ٹلتی نہیں کبھی مرے سرور تمہاری بات

چلتا ہے اپنا کام تمہارے ہی نام سے
دنیا و آخرت میں ہے برتر تمہاری بات

واللہ اس کی بگڑی ہوئی بات بن گئی
مانی ہے جس نے پیارے پیمبر تمہاری بات

امت کی مغفرت تو یقینی ہے یانبی
کب ٹالتا ہے خالقِ اکبر تمہاری بات

جن کو ملی ہے یانبی ایمان کی مٹھاس
ان کے لئے ہے قندِ مکرّر تمہاری بات

تم انتخابؔ کرتے ہو محبوبِ حق کی بات
اس واسطے ہے ورلڈ میں برتر تمہاری بات

پوربندر

۱۲۸

نہ مہر و مہ نہ کسی دلربا کی بات کرو
ہمارے سامنے شمس الضحیٰ کی بات کرو
نہ ابرِ باراں نہ کالی گھٹا کی بات کرو
رخِ حبیب پہ زلفِ دوتا کی بات کرو
اندھیری قبر میں گر روشنی کی خواہش ہو
تمام زندگی نور الھدیٰ کی بات کرو
پہونچنا چاند پہ ممکن اگر کسی نے کہا
تو سب سے پہلے حبیبِ خدا کی بات کرو
ملے گی ذکرِ شہِ دیں میں خیریت تم کو
جو خیر چاہو تو خیر الوریٰ کی بات کرو
نہ چھیڑو ظلمت مرقد کا ذکر اے لوگو!
وہاں بھی نورِ رخِ مصطفےٰ کی بات کرو
جو سیکھنا ہو رہِ حق میں کیسے جاں دی جائے
حسینِ پاک شہِ کربلا کی بات کرو
اگر جناب کو مطلوب مسلکِ حق ہو
زمانے والو شہِ کربلا کی بات کرو
بسی ہو دل میں محبت رسولِ اکرم کی
پھر انتخابؔ قدیری خدا کی بات کرو

دھوراجی

Scanned with CamScanner

۱۲۹

وہ بے نیاز غمِ احتساب ہو نہ سکا — درِ نبی سے جسے انتساب ہو نہ سکا
ستارہ کوئی کبھی آفتاب ہو نہ سکا — رخِ حضور کا کوئی جواب ہو نہ سکا
نہ چل سکا جو نقوشِ قدومِ سرور پر — وہ دو جہاں میں کہیں کامیاب ہو نہ سکا
جسے پلائی نگاہوں سے سرورِ دیں نے — تو وہ جہاں میں قریبِ شراب ہو نہ سکا
درِ خدا سے اُسے کچھ نہ مل سکا سن لو — درِ رسول سے جو فیضیاب ہو نہ سکا
جسے حضور نے فرمادیا ہے اپنا غلام — جہاں اس کا بھی کوئی جواب ہو نہ سکا
حبیبِ حق کے وسیلے بِنا تو آدم کا — دعائیں مانگنا کچھ مستجاب ہو نہ سکا

جو لے کے قبر میں عشقِ نبی کا داغ چلا
قدیریؔ قبر میں اس کو عذاب ہو نہ سکا

بڑودہ

۱۳۰

جگ میں کیا کیا نظر نہیں آتا — آپ جیسا نظر نہیں آتا
ساری مخلوق میں حسین و جمیل — آپ جیسا نظر نہیں آتا
فرش سے عرش تک دوعالم میں — آپ جیسا نظر نہیں آتا
حور و غلماں میں جن و انساں میں — آپ جیسا نظر نہیں آتا
شکل وصورت میں اور سیرت میں — آپ جیسا نظر نہیں آتا
انبیاء و رُسُل کی محفل میں — آپ جیسا نظر نہیں آتا
جس نے دیکھا ہے اک نظر تو کہا — آپ جیسا نظر نہیں آتا
عرش بھی زیرِ پائے اقدس ہے — آپ جیسا نظر نہیں آتا
یوں تو موسیٰ ہیں اور عیسیٰ بھی — آپ جیسا نظر نہیں آتا

Scanned with CamScanner

حسنِ یوسف بھی خوب ہے لیکن آپ جیسا نظر نہیں آتا
آپ دیتے ہیں بے طلب سب کو آپ جیسا نظر نہیں آتا
دیکھ لو ان کو پھر نہ کہنا کبھی حق کا جلوہ نظر نہیں آتا
زیرِ سایہ ہیں جن کے دونوں جہاں ان کا سایہ نظر نہیں آتا
سارے ولیوں میں یا شہِ بغداد آپ جیسا نظر نہیں آتا
سارے ہندوستان میں خواجہ آپ جیسا نظر نہیں آتا
امتیں اور بھی ہیں پر ان میں غوث و خواجہ نظر نہیں آتا

دورِ حاضر میں انتخابِ قدیر
آپ جیسا نظر نہیں آتا

مرادآباد شریف

۱۳۱

میرے لبوں پہ دوستوں ان کا پیارا نام ہے
گرتے ہوؤں کو تھامنا جن کا پیارا کام ہے
کوئی سمجھ سکے گا کیا آقا کا جو مقام ہے
فرش نشیں ہیں ایسے وہ عرش بھی زیرِ گام ہے
سرورِ دوجہان کا محشر میں وہ نظام ہے
سب کو پلائی آپ نے کوئی نہ تشنہ کام ہے
ان کے غلام کا یہی مشغلہ صبح و شام ہے
لب پر کبھی درود ہے لب پر کبھی سلام ہے
میرا تو یہ یقین ہے بیشک وہ شاد کام ہے
آقا خلوص قلب سے آپ کا جو غلام ہے

عشقِ نبی کا فیض ہے وقت کا وہ امام ہے
اس کا مقام ہے بلند آپ کا جو غلام ہے
جس ''جا'' رسول پاک کی نعلین پاک پڑ گئیں
وہ ''جا'' نگاہ عشق میں قابلِ احترام ہے
جو بھی غریب مل گیا اس کو گلے لگالیا
میرے رسول پاک کا جود ونوال عام ہے
گرمیٔ حشر الاماں ایک بجز شہ زماں
کون ہے جسکے ہاتھ میں کوثر کا پیارا جام ہے
علمِ حبیبِ پاک کو کہتا ہے کم لعین سے
کون سیاہ بخت ہے کون یہ بے لگام ہے
میرے حضور آیئے قسمت مری بنایئے
مدت سے منتظر ہوں میں میرا قدیریؔ نام ہے

۱۳۲

رتلام

پہلے خود کو عظمتِ محبوب کا قائل کرو
پھر رضائے خالقِ کونین کو حاصل کرو
نزع سے تا حشر آساں اپنی ہر منزل کرو
شمعِ عشقِ مصطفےٰ سے اپنا روشن دل کرو
مومنو! خود کو خدائے پاک سے واصل کرو
جلوہ گاہِ سرورِ کونین اپنا دل کرو
عظمت رفتہ پلٹ آئے گی یہ ایمان ہے
اتباع سرور دیں کا شرف حاصل کرو

Scanned with CamScanner

ہر عمل مقبولِ باری خون بخود بن جائے گا
ہر عمل میں مرضیٔ محبوبِ رب حاصل کرو
رحمتیں تم کو برس کر گود لیں گی مومنو!
حلقۂ عشاق میں تم خود کو تو شامل کرو
نزع کی ہو قبر کی ہو حشر کی ہو پُل کی ہو
یا رسول اللہ سے آسان ہر مشکل کرو
رحمتیں اور برکتیں برسیں گی گھر میں جھوم کر
ذکرِ میلاد النبی کی منعقد محفل کرو
ہاتھ میں دامن نبی کا سر پہ سایہ غوث کا
انتخابؔ اب تم نہ کوئی فکرِ مستقبل کرو

۱۳۳ مرادآباد شریف

خلائق میں مرے آقا کی خلقت سب سے اچھی ہے
حسین ہیں اور بھی آقا کی صورت سب سے اچھی ہے
دعاؤں سے سدا جس نے نوازا اپنے اعداء کو
خدائے پاک شاہد اس کی عادت سب سے اچھی ہے
ہزاروں فائدے ہیں حکمتیں ہیں اس میں پوشیدہ
تمامی سیرتوں میں ان کی سیرت سب سے اچھی ہے
تلاشِ مرضیٔ خالق ہے کُل مخلوق کا مقصد
رضا ان کی خدا چاہے یہ چاہت سب سے اچھی ہے
بنایا ہے خدا نے رحمۃ للعالمیں ان کو
دوعالم کے لئے آقا کی رحمت سب سے اچھی ہے

Scanned with CamScanner

کہاں یہ نعمتِ عظمیٰ میسر سب کو ہوتی ہے
نبی کی دل میں الفت ہے یہ نعمت سب سے اچھی ہے
نبی کے نام پر گردن کٹا کر فخر کرتی ہے
تمامی امتوں میں ان کی امت سب سے اچھی ہے
غلامی سرورِ عالم کی حاصل ہوگئی جس کو
ہے قسمت کا سکندر اس کی قسمت سب سے اچھی ہے
ہوں ٹھنڈی جس عبادت سے شہ کونین کی آنکھیں
عبادات خدا میں وہ عبادت سب سے اچھی ہے
غلامِ سرورِ دیں ہوں غلامِ غوث و خواجہ ہوں
میں نازاں ہوں قدیری میری قسمت سب سے اچھی ہے

۱۳۴

ناگدہ

میں جتنا کروں ناز کم ہے یقیناً مجھے ناز والی ہی قسمت ملی ہے
یہ مجھ پر کرم ہے مرے مصطفٰے کا مجھے غوث و خواجہ سے نسبت ملی ہے
ابوبکر و فاروق تُربت میں تم کو شہنشاہِ طیبہ کی قربت ملی ہے
شرف تم کو کیسا خدا نے دیا ہے حبیبِ خدا کی معیت ملی ہے
مرے دل میں ہے عشقِ محبوبِ داور مجھے نعمتِ بیش قیمت ملی ہے
یہ نعمت ہے وہ مجھ کو جس کے سبب سے خدائی کی ہر ایک نعمت ملی ہے
مرے مصطفٰے کی رسالت کے صدقے تمامی رُسل کو رسالت ملی ہے
انہیں کی نبوت کے صدقے قدیری تمام انبیاء کو نبوت ملی ہے
عطائے نبی کی یہ ہے جلوہ ریزی ابوبکر کو جو صداقت ملی ہے
عمر کو عدالت غنی کو سخاوت علی مرتضٰی کو شجاعت ملی ہے

Scanned with CamScanner

وجودِ دوعالم انہیں کی بدولت انہیں سے ہوئی اہلِ ایماں کی عزت
خدا اس کا ہے اور خدائی بھی اس کی جسے سرورِ دیں کی رحمت ملی ہے
یہ کہدو نہ الجھیں یہ اہلِ زمانہ قریب اپنے آقا کا ہے آستانہ
مجھے چھیڑنے والو یہ جان لینا مجھے مصطفٰے کی حمایت ملی ہے
صداقت میں یکتا ہیں صدیق اکبر شہادت میں فاروق و عثمان و حیدر
یہی شان ہے شانِ شبیر و شبر انہیں راہِ حق میں شہادت ملی ہے
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر ہوں چاروں کے صدقے میں کتنا تونگر
صداقت ملی ہے عدالت ملی ہے سخاوت ملی ہے شجاعت ملی ہے
صداقت کے ہیں شاہ صدیق اکبر عدالت کے ہیں شاہ فاروق اطہر
سخاوت کے ہیں شاہ عثمانِ انور علی مرتضٰی کو ولایت ملی ہے
کوئی ہو نہیں سکتا مثلِ صحابہ کہ **بعد النبیین** ہے ان کا رتبہ
ہے افضل عبادت نبی کی زیارت صحابہ کو اس سے فضیلت ملی ہے
مرے سر پہ ہے غوث اعظم کا سایہ اور ہاتھوں میں ہے دامنِ پاکِ خواجہ
وسیلے سے عبد القدیر آپ ہی کے مجھے اولیاء کی عنایت ملی ہے
چڑھو بام پر دیکھو زینہ بہ زینہ لگے گا کنارے تمہارا سفینہ
اسے مل گیا عشقِ شاہِ مدینہ جسے اولیاء کی عقیدت ملی ہے
یہ تصنیف و تالیف اور فتح و نصرت یہ تعمیر و تاثیر شہرت خطابت
تجھے دیکھ اے انتخابِ قدیری حبیبِ خدا کی بدولت ملی ہے

قدیری نگر سورت

۱۳۵

دولت کون و مکاں میری یہی ہے یارو "یانبی" میری تمنائے دلی ہے یارو
حمد ہے نعت و مناقب ہیں سلام اور دعاء میرے کشکول میں کس شئے کی کمی ہے یارو

Scanned with CamScanner

۱۳۶

جس پہ سرکار دوعالم کی نظر ہوتی ہے — اس کی قسمت بخدا رشکِ قمر ہوتی ہے
انکے عشاق کی کچھ بات دگر ہوتی ہے — شام مکے میں مدینے میں سحر ہوتی ہے
کچھ نہ پوچھو کہ یہاں کیسے گزر ہوتی ہے — ہجرِ محبوب میں رو رو کے سحر ہوتی ہے
غم شراروں کا نہ کچھ فکرِ شرر ہوتی ہے — زندگی ان کی محبت میں بسر ہوتی ہے
مرضیٔ سرورِ کونین جدھر ہوتی ہے — مرضیٔ خالقِ کونین اُدھر ہوتی ہے
ہر مہم اپنی تو آسانی سے سَر ہوتی ہے — رحمتِ سرورِ عالم پہ نظر ہوتی ہے
حوصلوں میں کہیں مومن کے کسر ہوتی ہے — ان پہ تکیہ ہو تو مضبوط کمر ہوتی ہے
دل سے عشاق جو پڑھتے ہیں درود اور سلام — میرے سرکار مدینہ کو خبر ہوتی ہے
نور والے انہیں کہتے ہیں کہ نوری ہیں بشر — نظر بوجہل سوئے مثلِ بشر ہوتی ہے
عید عشاقِ محمد ہے خدا شاہد ہے — خواب میں دید محمد کی اگر ہوتی ہے
فکر حل کرنے کی ہو جاتی ہے شاہِ دیں کو — ان کی امت کو کوئی فکر اگر ہوتی ہے
جب بھی اسلام پہ آتا ہے کوئی وقتِ کٹھن — امت سرورِ دیں سینہ سپر ہوتی ہے
اس سے حسنین بھی راضی ہیں علی بھی راضی — جس کو بھی الفت صدیق وعمر ہوتی ہے
فاتحہ لغو ہے مردود و منافق کے یہاں — فاتحہ ایک مسلمان کے گھر ہوتی ہے

انتخاب ان کے وسیلے سے جو کرتے ہیں دعاء
وہ اجابت میں بہت زود اثر ہوتی ہے

سورت

۱۳۷

ہمیں دوجہاں کا خزانہ ملا ہے — محمد کا جب آستانہ ملا ہے
ہمیں شاہِ طیبہ کا دیدار ہوگا — قیامت کا بس اک بہانہ ملا ہے

۱۳۸

ورد جتنا بھی کیا جائے یہ کام اچھا ہے
مومنو ان پہ درود اور سلام اچھا ہے

اس نے بگڑے ہوئے انساں کی پلٹ دی کایا
یہ حقیقت ہے کہ اسلامی نظام اچھا ہے

ان کا رُخ صاف ہے اور چاند کے رُخ پر دھبے
آمنہ بی بی کا یہ ماہِ تمام اچھا ہے

اس پہ نازاں ہوں کیا حق نے محمد کا غلام
کیوں کہ شاہوں سے محمد کا غلام اچھا ہے

ساری دنیا کی شرابیں ہیں خرابی کا سبب
دستِ آقا سے جو مل جائے وہ جام اچھا ہے

عظمتِ سرورِ کونین ہے جن کے دل میں
ان کے نزدیک درود اور سلام اچھا ہے

گرنے والوں کو بچا لیتا ہے گرتے گرتے
ہر گھڑی وردِ زباں آپ کا نام اچھا ہے

جن میں نفرت تھی بنا ڈالا انہیں شیر و شکر
الفت و پیار بھرا ان کا پیام اچھا ہے

سینکڑوں حکمتیں پوشیدہ ہیں اور راز و نکات
انتخابؔ اپنے شہ دیں کا پیام اچھا ہے

قدیری نگر، سورت

۱۳۹

وقتِ کیف و سرور ہوتا ہے — جب بھی ذکرِ حضور ہوتا ہے
اہلِ ایماں سے ہیں قریب نبی — بے ایماں ان سے دور ہوتا ہے
جو محمد کو نور کہتے ہیں — ان کے سینے میں نور ہوتا ہے
اپنا جیسا نبی کو کہتے ہو — اس سے ظاہر غرور ہوتا ہے
جس میں جلوہ گری ہو آقا کی — سینہ وہ رشکِ طور ہوتا ہے
محفلِ نجد دیکھ لو جاکر — نقصِ آقا ضرور ہوتا ہے

اپنی محفل میں انتخابِ قدیر
ذکرِ فضل حضور ہوتا ہے — قدیری نگر، سورت

۱۴۰

ایک یہ تمنا ہے میرے قلبِ مضطر میں
موت مجھ کو آجائے ان کے شہر انور میں
ان کو جس نے دیکھا ہے دل سے ہو گیا شیدا
وہ کشش رکھی حق نے انکے روئے انور میں
وہ حبیبِ داور ہیں مظہرِ خدا بھی ہیں
کونسی وہ خوبی ہے جو نہیں ہے سرور میں
تاجدارِ طیبہ کی یہ ہے شانِ درباری
فرق کچھ نہیں دیکھا مفلس و تونگر میں
مومنوں کا سینہ بھی گویا کہ مدینہ ہے
کیونکہ آپ رہتے ہیں مومنوں کے اس گھر میں

Scanned with CamScanner

بڑھ سکیں جو سدرہ سے ساتھ دیں محمد کا
یہ سکت کہاں دیکھی جبرئیلی شہپر میں
انکے رُخ کو بخشی ہے جو چمک دمک حق نے
وہ نظر نہیں آئی مہر و ماہ و اختر میں
ہیں مرے سفینے کے ناخدا شہِ بطحا
خوف اب سفینے کو کیا رہے سمندر میں
وہ بڑا سکندر ہے دوستو مقدر کا
حاضری مدینے کی جس کے ہے مقدر میں
سینۂ حبیبِ حق علم کا ہے گنجینہ
علم بھر دیا حق نے سینۂ منور میں
مصطفٰے جو فرمادیں یہ ہیں میرے دیوانے
بگڑی بات بن جائے عاصیوں کی محشر میں
اس نے دین و دنیا کو سر کیا بآسانی
ان کے عشق کا سودا جس کے بس گیا سر میں
جن سے پیار کرتا ہے حسن و عشق کا خالق
ان کے عشق کا سودا انتخابؔ کے سر میں

۱۴۱ الہ آباد

میری قسمت کے سنورنے کا قرینہ ہوتا
لب پہ جب نامِ شہنشاہِ مدینہ ہوتا
ناخدائی کیلئے آتے تو ہوتا دیدار
کاش طوفاں میں جو میرا بھی سفینہ ہوتا

جیپور

۱۴۲

شافعِ روز محشر ہمارا نبی ساقی حوضِ کوثر ہمارا نبی
باذل دولت و زر ہمارا نبی قاسمِ خلد و کوثر ہمارا نبی
سارا عالم گدائے درِ مصطفٰے سارے عالم کا سرور ہمارا نبی
مثلِ ماہ و نجوم انبیاء و رُسل اور خورشیدِ خاور ہمارا نبی
اولیں آخریں ساری مخلوق میں سب سے اعلیٰ و بہتر ہمارا نبی
سامنے جسکے مکھڑے کے شرمائے چاند ایسا ذی روئے انور ہمارا نبی
حشر کی پیاس کا غم نہیں جب کہ ہے ساقی حوض کوثر ہمارا نبی
انبیاء و رُسل سب ہیں محبوبِ رب اور محبوبِ اکبر ہمارا نبی
جس کا کھائینگے ہم اس کا گائینگے ہم ہے غنی و تونگر ہمارا نبی
اتقیاء ، اصفیاء ، اولیاء ، انبیاء سب کا تکیہ ہے جس پر ہمارا نبی
جس کا عرقِ بدن رشکِ مشک وحنا جسم جس کا معطر ہمارا نبی
گرمیٔ حشر کیا کر سکے گی بھلا شافعِ روزِ محشر ہمارا نبی
مفلسوں عاجزوں بے بسوں بیکسوں اور یتیموں کا یاور ہمارا نبی
اپنی امت کی اک مغفرت کے لئے رویا غاروں میں اکثر ہمارا نبی
عرش سے فرش تک نور ہی نور تھا جب ہوا جلوہ گستر ہمارا نبی

انتخابِ قدیری شفاعت کا تاج
ہے رکھا جس کے سر پر ہمارا نبی

راٹھ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی

Scanned with CamScanner

۱۴۳

رحمۃ للعالمیں ہیں اور تو نگر آپ ہیں
پیکر جود و کرم محبوبِ داور آپ ہیں

ہر طرف انوار ہی انوار ہیں چھائے ہوئے
میری دنیائے دلی میں جلوہ گستر آپ ہیں

آپ کی مشکل کشائی مرحبا صد مرحبا
دو جہاں میں کام آنے والے رہبر آپ ہیں

یوں تو ہیں بہتر ہزاروں دامنِ تاریخ میں
یارسول اللہ ان میں سب سے بہتر آپ ہیں

اللہ اللہ آپ کو اللہ نے یہ شان دی
دین ہو دنیا ہر عالم میں سرور آپ ہیں

جو ازل سے بانٹتے ہوں اور کمی پھر بھی نہ ہو
یانبی کونین میں ایسے تونگر آپ ہیں

حشر کی سختی مسلّم، ہم مگر ہیں مطمئن
یانبی جب کہ شفیعِ روزِ محشر آپ ہیں

گرمیٔ محشر کو کیا لائیں گے خاطر میں بھلا
ہم گنہگاروں کے سر پہ سایہ گستر آپ ہیں

حشر کے میدان میں پھر تشنگی کا خوف کیا
یانبی جب کہ قسیم حوضِ کوثر آپ ہیں

انتخاب آیا، منافق دائیں بائیں ہو گئے
اس کے حامی اے حبیبِ ربِّ اکبر آپ ہیں

ناسک

۱۴۴

فرشتو! جاکر درِ نبی پر ہمارا ان سے سلام کہنا
بلالو! در پر شہِ مدینہ یہ کہہ رہے ہیں غلام کہنا
درود کہنا سلام کہنا نبی سے جاکر مدام کہنا
فرشتو دربارِ مصطفےٰ میں یہ صبح کہنا یہ شام کہنا
انہیں خدا کا حبیب کہنا ہراک نبی کا امام کہنا
عجم کا خورشید ان کو کہنا عرب کا ماہِ تمام کہنا
انہیں خدا کا حبیب جانو ہمیشہ ان کو قریب جانو
ہر اک مرض کا طبیب کا جانو انہیں شفاء السقام کہنا
غموں کا طوفاں اٹھ رہا ہے ہماری جانب کو بڑھ رہا ہے
بچالو آکر شہِ مدینہ نہ ڈوب جائیں غلام کہنا
چمک اُٹھے گا ہمارا مدفن حضور ہوجائیں جلوہ افگن
دکھادیں آکر جمالِ روشن حضور سے یہ پیام کہنا
انہیں سے دنیا ہماری سنوری انہیں سے عقبیٰ ہماری نکھری
انہیں کا ہے آسرا ہمیں تو، ہے جن کا جگ میں نظام کہنا
انہیں کا کوثر وہی ہیں ساقی کوئی پیاسا رہے نہ باقی
حضور امت کو روزِ محشر عطا ہو کوثر کا جام کہنا
وہی ہیں اول وہی ہیں آخر وہی ہیں باطن وہی ہیں ظاہر
وہی ہیں دانا ہر ایک شئی کے انہیں کی رحمت ہے عام کہنا
یہ انتخابِ قدیر ہے کیا تمام امت کی ہے تمنا
درِ نبی پر ہماری جانب سے دست بستہ سلام کہنا

رتلام

۱۴۵

داعیٔ دل پذیر کے صدقے — ہم سراجِ منیر کے صدقے
دل نثار اس نبیِ شاہد پر — اور مبشر نذیر کے صدقے
شاہِ بوبکر اور عمر عثماں — عاشقانِ شہیر کے صدقے
حیدر حسنین عائشہ زہرا — کربلا کے اسیر کے صدقے
خاندان رسولِ اکرم کے — ہر کبیر و صغیر کے صدقے
غوث اعظم کے نام پر قرباں — یعنی پیرانِ پیر کے صدقے
میں تصدق معین و صابر پر — اور نظام و نصیر کے صدقے
بختیار و فرید کے قرباں — حامی و دستگیر کے صدقے
قبر سے مصطفےٰ نے بیڑا دیا — شاہ جی شیر پیر کے صدقے
شاہِ احمد علی و قطبِ دیں — شاہ نیاز و بشیر کے صدقے
شاہ جمال اور شاہِ درگاہی — میرے پیرانِ پیر کے صدقے
یہ بصیرت کی بھیک دیتے ہیں — شاہِ عبد البصیر کے صدقے
مجھ کو سب کچھ دیا خدا کی قسم — شاہِ عبد القدیر کے صدقے
ان پہ روشن ہے میری حالتِ دل — پیر روشن ضمیر کے صدقے
مرشدِ محترم ہیں عبد رشید — شاہ جی کے وزیر کے صدقے
تم نے جتنے چلائے نظروں سے — میں ہوں ہر ایک تیر کے صدقے
شاہِ عبد الاحد پہ میں ہوں فدا — اور حمید و منیر کے صدقے

انتخابِ قدیر میں دل سے
ہر ولی ہر فقیر کے صدقے کلکتہ

۱۴۶

دولت پسند ہے نہ خزینہ پسند ہے
مجھ کو غبارِ راہِ مدینہ پسند ہے
دنیا کا مجھ کو جام نہ مینا پسند ہے
دستِ رسولِ پاک سے پینا پسند ہے
اس طرح دوجہاں میں مدینہ پسند ہے
انگشتری میں جیسے نگینہ پسند ہے
مجھ کو نہیں پسند جو کینہ پسند ہے
حبِ نبی ہو جس میں وہ سینہ پسند ہے
ہرگز نہیں پیے گا وہ دنیا کی یہ شراب
کوثر کا جام جس کو بھی پینا پسند ہے
جانے کو روز جاتے ہیں اطرافِ ہند سے
طیبہ کو جائے جو' وہ سفینہ پسند ہے
اس حال میں کہ لب پہ درود و سلام ہو
مرنا پسند ہے مجھے جینا پسند ہے
خلد اس پہ ہے حرام وہ دوزخ کی ڈاٹ ہے
جس کو قسم خدا کی نبی ناپسند ہے
دیدِ مدینہ ہجرِ نبی دو ہیں زاویئے
مرنا پسند ہے ہے کبھی جینا پسند ہے
لا ترفعو ا گواہ خدائے قدیر کو
دربارِ مصطفٰے میں قرینہ پسند ہے

خاطر میں کیا وہ لائیں گے مشک و گلاب کو
جن کو نبی کی بوئے پسینہ پسند ہے
پیدا ہوئے تھے جس میں شہنشاہِ دو جہاں
وہ سال وہ گھڑی وہ مہینہ پسند ہے
لالوں میں ہے پسند مجھے آمنہ کا لال
شہروں میں مجھ کو شہرِ مدینہ پسند ہے
اک مطلع جمال ہے اک مرکز وصال
مکہ عزیز ہے تو مدینہ پسند ہے
وصل خدا ، وصالِ نبی ، وصل اولیاء
اسلام کو یہ زینہ بہ زینہ پسند ہے
ذکرِ مہ و نجوم گل و غنچہ چھوڑیئے
مجھ کو جمالِ شاہِ مدینہ پسند ہے
جس میں نہ ہوں حضور وہاں دیو بند ہے
جس میں رہیں حضور وہ سینہ پسند ہے
تو ہے غلامِ مصطفٰے اس واسطے قدیر
رسوائی مصطفٰے کو تری ناپسند ہے

۱۴۷ مرادآباد شریف

زباں پہ جس کی محمد کا پیارا نام آیا
تو اس کو خالقِ کونین کا سلام آیا
نہ صرف میرا عقیدہ ہے مانتے ہیں سبھی
جو ان کے در پہ گیا ہو کے شاد کام آیا

۱۴۸

میں نہیں چاہتا تجھ سے کہ مجھے زر دیدے
میرے حق میں جو ہو بہتر مرے سرور دیدے
تجھ کو اللہ نے وہ شانِ کریمی بخشی
ایک پیاسے کو اگر چاہے سمندر دیدے
پیاس سے سوکھی زباں آگئی اب تو باہر
جام کوثر کا مجھے ساقیٔ کوثر دیدے
حشر کی دھوپ کڑی ہے میں جھلس جاؤں گا
اپنے دامن میں جگہ شافعِ محشر دیدے
کوئی کہتا ہے کہ آقا مجھے دامن کی ہوا
کوئی کہتا ہے کہ آقا مئے کوثر دیدے
یانبی تیرے خزانے میں نہیں جن کی کمی
عفو و غفران کے وہ لعل وہ گوہر دیدے
وقتِ آخر ہے یہی ایک ہے حسرت دل میں
اُڑ کے آجاؤں مدینہ میں مجھے پر دیدے
قبر میں نور و تجلی کا ہو عالم برپا
اک کرن نور کی اے ماہِ منور دیدے
بے زباں بول اُٹھے جان بھی بے جاں میں پڑے
جس کو دامن کی ہوا میرا پیمبر دیدے
ایک لمحہ بھی مجھے آئے نہ غیروں کا دھیان
یاد سے اپنی ہراک لمحہ معطر دیدے
دامنِ سرورِ کونین نہ چھٹنے پائے
انتخاب اپنا یہ پیغام تو گھر گھر دیدے

مرادآباد شریف

۱۴۹

زمیں پہ پھول فلک پر ہلال اچھا ہے
پَر ان سے آمنہ بی بی کا لال اچھا ہے
زباں پہ رہتا ہے ہر وقت یا رسول اللہ
نبی کے عشق میں اپنا یہ حال اچھا ہے
درِ خدا سے خدا کا حبیب مانگا ہے
ہر اک سوال سے اپنا سوال اچھا ہے
ہوئے ہیں جس میں شہنشاہِ دوجہاں پیدا
مہینہ اچھا وہ وقت اچھا سال اچھا ہے
یہ دونوں نہریں ہیں رحمت کی اور نعمت کی
ولادت اچھی ہے ان کا وصال اچھا ہے
کوئی تو **لا تذر** فرمائے اور کوئی **اھدِ**
کمال وہ بھی مگر یہ کمال اچھا ہے
دل و دماغ کی دنیا میں روشنی کے لئے
خدا کی یاد نبی کا خیال اچھا ہے
ہر اک جمیل ہے جس کے جمال کا صدقہ
مری نظر میں اسی کا جمال اچھا ہے
کھلایا اوروں کو بھر پیٹ خود کیا فاقہ
حضور آپ کا جود و نوال اچھا ہے
رنگا ہے جس نے نبی کے چلن میں اپنا چلن
وہ خوش نصیب ہے اس کا مآل اچھا ہے

Scanned with CamScanner

سنا ہے واقعۂ عشقِ لیلیٰ و مجنوں
پر ان سے جذبۂ عشقِ بلال اچھا ہے
بقیدِ عشقِ رسالت مرا عقیدہ ہے
ہر ایک حال میں اکرامِ آل اچھا ہے
نہ ہو زکوٰۃ ادا جس کی وہ ہے مال بُرا
زکوٰۃ جس کی ادا ہو وہ مال اچھا ہے
ہمیں پھنسا کے جو دار النعیم میں ڈالے
اے انتخابِ قدیری وہ جال اچھا ہے

۱۵۰

دعاء کر دعاء کر خدا سے دعاء کر — مگر مصطفےٰ کو وسیلہ بنا کر
یہ احسان اک بار بادِ صبا کر — مدینے میں پہونچادے ہم کو اُڑا کر
تو روٹھی ہوئی رب کی رحمت منالے — لبوں پر درودوں کی ڈالی سجا کر
مریضِ غمِ عشقِ محبوب ہے یہ — سکوں پائے گا دل مدینے میں جا کر
مزہ آئے گا تجھ کو عرفانِ حق کا — نمازوں میں دیکھ اپنے سر کو جھکا کر
نہ چھوڑا مجھے بیکسی میں نبی نے — اقارب چلے قبر میں جب سُلا کر
یہ سمجھوں گا مٹی ٹھکانے لگی ہے — جو موت آئے مجھ کو مدینے میں جا کر
بقا چاہتا ہے اگر مردِ مومن — تو عشقِ محمد میں خود کو فنا کر
بہت جوش مارے گا دریائے رحمت — ذرا دیکھ سجدے میں آنسو بہا کر
چلا چل چلا چل مدینے چلا چل — خدا بھی ملے گا مدینے میں آکر
مرض لاعلاج اس کی اک ہی دوا ہے — مدینے سے لے آئے بس خاک اُٹھا کر
بنائیں گے گہوارۂ نور دل کو — شہنشاہِ طیبہ کو دل میں بسا کر

Scanned with CamScanner

چمن زار ہوگی مرے دل کی دنیا اِدھر دیکھ لو یانبی مسکرا کر
دیارِ نبی عرش سے بھی ہے نازک یہاں پر چلو اپنی آنکھیں بچھا کر
حیاتِ دوروزہ نثار ان پہ کردو سبھی کچھ ملے گا سبھی کچھ لُٹا کر
چمک جائے گی مومنو دل کی دنیا یہ ذکرِ نبی ہے سنو دل لگا کر
تو بردہ ہے صدیقِ اکبر کا بیشک تو خود کو بھی ہم رنگِ صدق و صفا کر
ہے جب دل میں فاروقِ اعظم کی عظمت بہر حال اعمالِ عدل و وفا کر
ہے گردن میں طوقِ غلامیٔ عثماں ہمہ زندگی شغلِ جود و سخا کر
اگر چاہتا ہے کہ ٹل جائے مشکل تو پھر اتباعِ علی مرتضٰی کر
نہ جھک جائے باطل کے آگے کبھی سر تو پھر یاد درسِ شہِ کربلا کر
وفادار ہوگا خدا و نبی کا وفاداریٔ بو حنیفہ کیا کر

یہ ہے انتخابِ قدیری بھی دلکش
کہ دل جیت لیتا ہے نعتیں سنا کر کٹیہار

۱۵۱

جن کے دل میں نہیں عظمتِ مصطفٰے ان کو سر کے جھکانے سے کیا فائدہ
جو نہ پڑھ پائیں دل سے درود و سلام ان کو تسبیح ہلانے سے کیا فائدہ
عقد و ختنہ عقیقہ ہے سنت مگر ان میں گانے بجانے سے کیا فائدہ
لغو بیہودہ کاموں میں اے مومنو مال اپنا لُٹانے سے کیا فائدہ
ایک ایک حرفِ قرآں سے اے ہمنوا لاکھ سمجھایئے عظمتِ مصطفٰے
جس نے طے کرلیا ہے نہ مانوں گا میں اس کو قرآں سنانے سے کیا فائدہ
اے مسلمان سن اپنے مولیٰ سے ڈر پنجوقتہ تو سجدوں میں رکھ اپنا سر
پنجوقتہ نمازوں سے غفلت نہ کر تجھ کو حیلے بنانے سے کیا فائدہ

Scanned with CamScanner

دین حق کے لئے اور حق کے لئے تجھ کو جو کچھ خدا نے دیا خرچ کر
جو نہ کام آسکے دین حق کے لئے ایسی دولت خزانے سے کیا فائدہ
گوشِ دل سے سنو یہ حدیثِ نبی عورتوں کیلئے ''لکھنا'' جائز نہیں
منع فرمادیا جب نبی نے انہیں ان کو'' لکھنا'' سکھانے سے کیا فائدہ
بے حیائی کو اس سے بڑھاوا ملا فلم بینی کا گر اس سے چسکا پڑا
تب پٹارہ گناہوں کا ہوجائے گا گھر میں ٹی وی لگانے سے کیا فائدہ
اس کا لینا بھی جائز نہیں دوستو بیچنا بھی حرام اس کا ہے دوستو
توڑ دو یہ پٹارہ ہے گھر میں اگر اس کو رکھنے رکھانے سے کیا فائدہ
کیجئے ذکرِ سرکارِ غوث الوریٰ کیجئے ذکرِ پاکِ شہِ کربلا
ہاں بیاں کیجئے سیرتِ مصطفےٰ جھوٹے قصے سنانے سے کیا فائدہ
عظمتِ خاندانِ نبوت کرو عزتِ اہلبیتِ رسالت کرو
فائدہ اس میں ہے ان کی خدمت کرو خون ان کا بہانے سے کیا فائدہ
مرگیا جب یزید پلید اس کے بعد تختِ شاہی کو بیٹے نے ٹھکرادیا
جس کی خاطر ہے لوٹا نبی کا چمن مجھ کو اس پر بٹھانے سے کیا فائدہ
انتخابِ قدیری سے پیغام لو ہر گھڑی اپنے سرکار کا نام لو
مومنو عقل سے ہوش سے کام لو غیر سے دل لگانے سے کیا فائدہ

اُدے پور

۱۵۲

مسندِ ناز سے تختۂ دار سے دیں گے پیغام کردار و گفتار سے
افضل الخلق بعد النبیین ہے جو مشرف ہوا ان کے دیدار سے
خلق کے اس سے اسرار کیسے چھپیں جو ہے آگاہ خالق کے اسرار سے
دیکھو اللہ یعطی انا قاسم جن کو جو کچھ ملا ان کے دربار سے

اللہ اللہ یہ حسنِ رُخِ مصطفےٰ چاند بھی ہے خجل ان کے رخسار سے
بس خدا جانے کیسے حسیں رو ہیں وہ چاند سورج بنے جن کے انوار سے
کج روی چھوڑ دے مصطفےٰ کیلئے اے مسلمان ڈر قہرِ قہار سے
بخش دیں اس کو کونین کی نعمتیں جسنے مانگا ہے کچھ میرے سرکار سے
ان کی عظمت کو قرآن سے پوچھئے ان کو رب نے پکارا بڑے پیار سے
اے مسلمان تبلیغ کر دین کی اپنے اقوال سے اپنے کردار سے
فکر مفلوج ہے عقل بھی دنگ ہے اے بُراقِ نبی تیری رفتار سے

انتخابِ قدیری کا ایمان ہے
عرش پر پہونچے پل بھر میں سنسار سے

مرادآباد شریف

۱۵۳

نبی کو اہل سنن آدمی سمجھتے ہیں مگر یہ فرق ہے بے مثل بھی سمجھتے ہیں
مری سمجھ میں وہ ہیں ناسمجھ خدا کی قسم جو اپنے جیسا انہیں آدمی سمجھتے ہیں
ہمیں ہے ناز گدا ہیں درِ محمد کے کہ اس گدائی کو ہم خسروی سمجھتے ہیں
نبی کی عظمت وطاعت جو دل سے کرتے ہیں انہیں کو اہلِ سنن بس ولی سمجھتے ہیں
سمجھ میں آئیگی اہلِ سمجھ کی شانِ رسول جو ناسمجھ ہیں بھلا وہ کبھی سمجھتے ہیں
یہ مہر وماہ، بہارِ چمن گلوں کی مہک نبی کے نور کی جلوہ گری سمجھتے ہیں
ہمارے سر پہ ہوں نعلینِ سرورِ عالم قسم خدا کی اسے سروری سمجھتے ہیں
نبی کے بعد ہیں صدیق پھر عمر، عثماں پھر ان کے بعد مقام علی سمجھتے ہیں
رہِ خدا میں بصد شوق سر کٹاتے ہیں جو لوگ فلسفۂ زندگی سمجھتے ہیں

جنہیں کڑھن ہے حبیبِ خدا کی عظمت سے
ہم انتخاب انہیں دوزخی سمجھتے ہیں

Scanned with CamScanner

۱۵۴

ثریٰ سے آسماں تک ہے مکاں سے لامکاں تک ہے
"کہاں کھولے ہیں گیسو یار نے خوشبو کہاں تک ہے"
یہاں تک ہے وہاں تک ہے، نہاں تک ہے عیاں تک ہے
"کہاں کھولے ہیں گیسو یار نے خوشبو کہاں تک ہے"
مدینے سے ہے سدرہ تک وہاں سے لامکاں تک ہے
"کہاں کھولے ہیں گیسو یار نے خوشبو کہاں تک ہے"
مرے اللہ کی واللہ ربوبیت جہاں تک ہے
جنابِ سرورِ کونین کی رحمت وہاں تک ہے
وہاں تک سونگھ لیتا ہے وہ خوشبو ان کے گیسو کی
خدا شاہد کہ قوت شامہ جس کی جہاں تک ہے
جہاں کے ذرے ذرے میں ہے جلوہ میرے آقا کا
وہاں تک دیکھ لیتا ہے نظر جس کی جہاں تک ہے
نبی کا وصف پوری زندگی کرتی رہے چاہے
مگر حق اس کا کرنے سے ادا عاجز زباں تک ہے
عبادت کا ہے مقصد اتباعِ سرورِ عالم
مگر کج فہم زاہد کی نظر سود و زیاں تک ہے
کسی کے حسن پر مردانِ حق گردن کٹاتے ہیں
کسی کے حسن کا چرچا تو انگشتِ زناں تک ہے
غلط ہے گھِر گئے تھے کربلا میں ان کے شہزادے
یہ ساری داستانِ کربلا تو امتحاں تک ہے

تقیہ کرنے والے تو حسینی ہو نہیں سکتے
روافض کی ہر اک محفل فقط آہ و فغاں تک ہے
اسے کہتے ہیں قربانی یہ ہے شانِ مسلمانی
نبی کے نام پر قرباں ہر اک خورد و کلاں تک ہے
حسینی قافلے کی شان بھی کیا شان تھی ہمدم
کہ نامِ حق پہ قرباں طفل سے پیر و جواں تک ہے
خدا نے انتخابؔ ان کو بنایا ہے حسیں ایسا
خجل ان کے رُخِ تاباں سے مہرِ ضوفشاں تک ہے

۱۵۵ مظفر پور

اہلِ ایماں بخدا عشق کی قیمت سمجھے — عشقِ سرکار کو جنت کی ضمانت سمجھے
کوئی تقدیر کہے یا کوئی قسمت سمجھے — ہم کو جو کچھ بھی ملا ان کی عنایت سمجھے
وہ گناہوں کو بھلا کیوں نہ خیانت سمجھے — زندگی کو جو بشر رب کی امانت سمجھے
وہ ہے خالق کیا تخلیق محمد جس نے — دیکھ کر ان کو ہم اللہ کی قدرت سمجھے
وہ جہاں بھی گئے عزت ہی ملی ہے انکو — سرورِ دیں کی غلامی کو جو عزت سمجھے
ان سے ہٹکر تو جہاں بھی گئے ذلت میں پڑے — ہم تو یہ فلسفۂ پستی و ذلت سمجھے
بدعقیدہ کو میسر نہیں ایماں کی مٹھاس — اہلِ ایماں ہی فقط اس کی حلاوت سمجھے

انتخابؔ آ گیا ہاتھوں میں نبی کا دامن
اپنی بخشش کی یہی ایک ضمانت سمجھے — پیلی بھیت شریف

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی

۱۵۶

بھیک دیدیجئے میرے آقا میرا کوئی نہیں ہے سہارا
آپ کا امتی ہو کے آقا کیوں پھروں در بدر مارا مارا
ظلم کا آج برپا ہے طوفاں جرم یہ ہے کہ ہم ہیں مسلماں
اک نگاہِ کرم شاہِ شاہاں ظالموں کا ہے ہر سو اِجارا
ظالموں، کافروں، مشرکوں سے اپنی امت کو دیجے خلاصی
ظلم سے اب تو تنگ آ گئے ہیں کہہ رہا ہے ہر اک غم کا مارا
بحرِ جور و جفا میں پھنسے ہیں سخت مشکل میں آقا گھرے ہیں
ہاتھ میں ہاتھ لے لیجئے اب ہے بہت دور ہم سے کنارا
یا نبی آپ مشکل کشا ہیں اپنی امت کے حاجت روا ہے
اس لئے ہم نے طوفانِ غم میں یا نبی آپ کو ہے پکارا
ہے قیامت سے پہلے قیامت ہے بہایا گیا خونِ امت
تنگ ہم پر ہوئی ارضِ بھارت کوئی پُرساں نہیں ہے ہمارا
انتخابِ قدیری رشیدی دامِ اغیار میں پھنس گیا ہے
آیئے آیئے میرے آقا ایک مجبور نے ہے پکارا

۱۵۷

درِ نبی کا ادب ہے لازم یہ دنیا والوں کا در نہیں ہے
ادب سبب ہے رضا کا ان کی کہ ان کے گھر جیسا گھر نہیں ہے
نبی کا فیضانِ عشق و الفت اِدھر نہیں ہے اُدھر نہیں ہے
ثریٰ سے تا آسماں بتاؤ کہاں نہیں ہے کدھر نہیں ہے

وصالِ مولیٰ عطا کرے جو بجز نبی کے دِگر نہیں ہے
جو تم کو لے جائے کبریا تک نبی سے ہٹ کر ڈگر نہیں ہے
درِ نبی سے مجھے ہے نسبت بلند پائی ہے میں نے قسمت
زمانہ بھر ہو اگر مخالف تو اس کا مجھ پر اثر نہیں ہے
گداگروں کی تو بات کیا ہے یہاں پہ منگتا تو تاجور ہیں
جنابِ آدم سے تا قیامت کسی کو ان سے مفر نہیں ہے
نبیؐ رحمت ہے نورِ باری اسی کے دم سے ہے خلق ساری
بشر ہے لیکن قسم خدا کی ہمارے جیسا بشر نہیں ہے
مرے نبی کی ہے کیا حقیقت سوائے رب کے کوئی نہ جانا
بس اتنا جانا خدا نہیں ہے جدا خدا سے مگر نہیں ہے
نبیؐ انور تمہارے رُخ کی کسی سے تصویر کیا بنے گی
تجلیوں کا ہے ایسا عالم نظر کو تابِ نظر نہیں ہے
خدا نے وہ علم ان کو بخشا ہتھیلی جیسی ہے ساری دنیا
کہاں ہے اور کونسی وہ شئی ہے نبی کو جس کی خبر نہیں ہے
نبی سے رشتہ نہ ٹوٹ جائے نبی کا دامن نہ چھوٹ جائے
اگر ہے رشتہ نبی سے باقی تو پھر جہنم کا ڈر نہیں ہے
وجودِ عالم ہے تیرے دم سے بہارِ عالم ترے کرم سے
اِرم کی زینت ترے قدم سے کہاں پہ تیرا اثر نہیں ہے
جو منگتا در پہ چلا گیا ہے تو اس کے دامن کو بھر دیا ہے
قدیریؔ دربارِ مصطفےٰ میں ''نہیں'' نہیں ہے ''اگر'' نہیں ہے

ڈونگر پور

۱۵۸

اپنے ہر درد و غم کی دوا کیجئے — روز و شب وردِ صل علیٰ کیجئے
اپنے زنگی دلوں کو جِلا کیجئے — یادِ سرکار صبح و مسا کیجئے
مہرباں مجھ پہ آقا رَہا کیجئے — یعنی ہر قیدِ غم سے رِہا کیجئے
ذکرِ آقا سے دل کی جِلا کیجئے — جلنے والے جلیں تو جَلا کیجئے
مومنو! فکرِ روزِ جزا کیجئے — اتباعِ رسولِ خدا کیجئے
خانۂ تار کو پُر ضیاء کیجئے — **مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ** کیجئے
کیجئے سیر ہر دوسرا کیجئے — پیش ان سا کوئی دوسرا کیجئے
ان کے جیسا نہیں جَن سکی کوئی ماں — سب ہے مخلوق مجبور، کیا کیجئے
روح پر کیف و مستی کا طَیران ہو — ہر نفس وردِ صل علیٰ کیجئے
جس پہ تعمیر ہو رحمتوں کا محل — ارضِ ہستی کی ایسی بِنا کیجئے
موت آئے دیارِ نبی میں مجھے — ''آپ سب میرے حق میں دعاء کیجئے''
خاکِ طیبہ ملے دفن کے واسطے — ''آپ سب میرے حق میں دعاء کیجئے''
ہوگا افشاء رازِ بقا مومنو! — عشقِ احمد میں خود کو فنا کیجئے
عرصۂ حشر کی تشنگی **الاماں** — یانبی جامِ کوثر عطا کیجئے
آکے دنیا میں بدمست کیوں ہوگئے — یادانسانو! **قالو بلیٰ** کیجئے
روزِ میثاق جو تم نے رب سے کیا — اپنا وہ والا وعدہ وفا کیجئے
ان کے در سے ملا ہے سبھی کچھ تمہیں — نام پہ ان کے سب کچھ فدا کیجئے
یانبی ہم سزا کے سزاوار ہیں — کوئی تدبیر عفوِ سزا کیجئے
لکھنا جائز نہیں عورتوں کے لئے — آپ دینی کتب بس پڑھا کیجئے
دل کو سجدوں سے مل جائے گی روشنی — سر کو وقفِ درِ مصطفیٰ کیجئے

Scanned with CamScanner

جانے کس وقت آجائے تم کو قضا یاد ہر وقت اپنی قضا کیجئے
مجلسِ وعظ میں بزمِ میلاد میں دینی باتوں کو دل سے سنا کیجئے
دل کی دنیا میں تازہ بہار آئے گی پنجگانہ نمازیں ادا کیجئے
تم غلامِ ابوبکر صدیق ہو خود کو ہم رنگِ صدق و صفا کیجئے
عدلِ فاروقِ اعظم تمہارا نشاں عدل و انصاف کو مشغلہ کیجئے
شاہِ عثماں غنی کا تمہیں واسطہ روز و شب شغلِ جود و سخا کیجئے
درسِ مولا علی الفتِ مصطفےٰ درسِ مولا علی پر چلا کیجئے
مسلکِ حق کی بات آئے جب اور جہاں مسلکِ اہل سنت کہا کیجئے
تب فنا فی النبی کا مقام آئے گا پہلے مُرشد میں خود کو فنا کیجئے

انتخابِ قدیری ہے نغمہ سرا
آپ سب مرحبا مرحبا کیجئے

پیلی بھیت شریف

۱۵۹

ہوں خوش نصیب گوہر مقصود مل گیا مجھ بے نوا کو جلسۂ مولود مل گیا
کہنے لگا کہ سوانگ ہے میلادِ مصطفےٰ کل راستے میں ایک جو مردود مل گیا
پیشِ نظر تھا جس میں جمالِ حبیبِ حق وہ خواب ہی میں لمحۂ مسعود مل گیا
اس کا نصیب اوجِ ثریا سے بھی بلند جس کو رسول حامد و محمود مل گیا

کیا فکرِ روزِ حشر ہو اے انتخاب جب
مجھ کو رسول صاحبِ محمود مل گیا

مرادآباد شریف

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی

۱۶۰

اللہ کے محبوب خدا ہو نہیں سکتے — لیکن وہ خدا سے بھی جدا ہو نہیں سکتے
جو عشقِ محمد میں فنا ہو نہیں سکتے — وہ واقفِ اسرارِ بقا ہو نہیں سکتے
سب کچھ تو ملا ہے اسی دربار سے ہم کو — ہم دامنِ آقا سے جدا ہو نہیں سکتے
ہے لطف و کرم سرورِ کونین کا جن پر — واللہ وہ کبھی نذرِ بلا ہو نہیں سکتے
تاریخ بھی شاہد ہے حقیقت بھی یہی ہے — 'بت بت ہی رہینگے وہ خدا ہو نہیں سکتے'
انسان کے ہاتھوں نے تراشہ ہے انہیں تو — 'بت بت ہی رہینگے وہ خدا ہو نہیں سکتے'
یہ ناک پہ بیٹھی ہوئی مکھی نہ اُڑا پائیں — 'بت بت ہی رہینگے وہ خدا ہو نہیں سکتے'
الفت نہیں اللہ کے محبوب سے جن کو — واللہ وہ محبوبِ خدا ہو نہیں سکتے
گر عمر بھی ہو جائے تمام ان کی ثنا میں — جب بھی تو حقوق اسکے ادا ہو نہیں سکتے

دیکھا ہے قدیریؔ شہ کونین کو جس نے
ہم اس کی برابر بخدا ہو نہیں سکتے

بریلی

۱۶۱

اہل سنت شہ کونین کو کیا کہتے ہیں — ان کو بے مثل بشر نورِ خدا کہتے ہیں
وہ ہیں محبوبِ خدا نورِ خدا عبدِ خدا — کون کہتا ہے؟ کہ ہم انکو خدا کہتے ہیں
ظالموں ہم سے اُلجھنا کہیں مہنگا نہ پڑے — 'ہم ہیں انکے جنہیں محبوبِ خدا کہتے ہیں'
ناز تقدیر پہ جتنا بھی کریں ہم کم ہے — 'ہم ہیں انکے جنہیں محبوبِ خدا کہتے ہیں'
جن کو دربارِ قدیری سے ملا ہے عرفاں — انکے کاکل کو وہ رحمت کی گھٹا کہتے ہیں
وقتِ آخر درِ آقا پہ جو رکھدی ہو جبیں — عمر بھر کی بھی قضا کو ہم ادا کہتے ہیں
پنجگانہ یہ نمازوں میں قیام اور قعود — اہلِ ایماں اسے آقا کی ادا کہتے ہیں

Scanned with CamScanner

اہل ایماں تو مجھے اچھا بھلا کہتے ہیں کہنے دیجے یہ منافق جو بُرا کہتے ہیں

انتخاب اپنے نبی ایسے سخی ایسے کریم
اپنے سائل سے "اگر" اور نہ "لا" کہتے ہیں بریلی

۱۶۲

یہ ضروری ہے ہر امتی کیلئے وقف خود کو کرے پیروی کیلئے
ان کی نعلینِ پا سے چھٹ جایئے اتنا کافی ہے بس سروری کیلئے
بخشدی آپ نے قوتِ گفتگو مشتِ بوجہل میں کنکری کیلئے
جتنا ان پر پڑھیں گے درود و سلام یہ تو ہے اپنی ہی بہتری کیلئے
موت کی آرزو اور درِ مصطفےٰ جارہے ہیں وہاں زندگی کیلئے
از سما تا سمک شرق سے غرب تک سب بنائے گئے ہیں نبی کیلئے
داغ عشقِ نبی دل میں ہے جلوہ گر ظلمتِ قبر کی روشنی کیلئے
دل سے جو ہے غلام حبیب خدا خلد مشتاق ہے بس اسی کیلئے
ذکرِ میلاد کو جو بھی بدعت کہے نارِ دوزخ ہے اس بدعتی کیلئے

انتخاب قدیری مری زندگی
وقف ہے ذکرِ پاکِ نبی کیلئے کلکتہ

۱۶۳

پیتا ہوں صبح و شام بڑے اہتمام سے عشقِ نبی کے جام بڑے اہتمام سے
کرتے ہیں ہم قیام بڑے اہتمام سے پڑھتے ہیں پھر سلام بڑے اہتمام سے
خوش پوش با وضو و معطر ترے حضور پہونچیں گے ہم غلام بڑے اہتمام سے
ہم ہیں غلام شافعِ محشر بروزِ حشر بخشش کا ہوگا کام بڑے اہتمام سے

اللہ و مصطفٰے کا زمانے میں دوستو پہونچائینگے پیام بڑے اہتمام سے
لکھتے ہیں اور پڑھتے ہیں سنتے ہیں اہلِ حق ہر نعتیہ کلام بڑے اہتمام سے
آنکھیں ہیں سر ہے دل ہے جہاں چاہے آیئے ہے منتظر غلام بڑے اہتمام سے
ذکرِ خدائے پاک اور یادِ رسولِ پاک یہ شغل ہے مدام بڑے اہتمام سے

اے انتخاب کاش مدینے کو جاؤں میں
پڑھتا ہوا سلام بڑے اہتمام سے

رامپور

۱۶۴

جس پر بھی لطف آپ نے سرکار کردیا نادار تھا تو آن میں زر دار کردیا
میری نظر کو قابلِ دیدار کردیا اک بار ہی نہیں اسے سہ بار کردیا
جس سے جو چاہیں لیں جسے جو چاہیں آپ دیں اللہ نے حبیب کو مختار کردیا
فیضِ حبیب پوچھئے حضرت خلیل سے کس نے بتاؤ نار کو گلزار کردیا
اللہ رے کمالِ غلامیٔ مصطفٰے فردوس کا ہرایک کو حقدار کردیا
چشمانِ مصطفٰے ہیں کہ پیالے ہیں کیف کے جس سے نظر ملائی تو سرشار کردیا

اے انتخاب یہ بھی کرم مصطفٰے کا ہے
تیری نظر کو قابلِ دیدار کردیا

مالیگاؤں

۱۶۵

گئے حبیب خدا عرش پر شب معراج
کھلے تھے رحمت والفت کے در، شب معراج
جہاں نے دیکھا عروج بشر شب معراج
کہ گرد راہ ہیں شمس و قمر شب معراج

کیا حضور نے ایسا سفر شب معراج
کہ عرش و سدرہ بنے رہگذر شب معراج
بنائے امت کُل کو جو صاحبِ معراج
وہ تحفہ لائے ہیں خیر البشر شب معراج
ہے چپہ چپہ پہ کندہ جناں کے نام رسول
گئے تھے دیکھنے وہ اپنا گھر شب معراج
کوئی تو جلووں میں گم تھا مگر نبی نے مرے
خدا کو دیکھا بچشمان سر شب معراج
نہ ساتھ دے سکا آقا کا طائرِ سدرہ
نہ اسکے سدرہ سے بڑھ پائے پر شبِ معراج
مرے حضور کی رفعت اسی سے ظاہر ہے
کھڑے ہیں پیچھے سبھی تاجور شب معراج
قدوم سرور عالم کو چومنے کے لئے
جھکائے آتے ہیں جبریل سر شب معراج
ہر ایک شئی ہے زمانے کی ساکن و ساکت
ٹھہر گیا ہے ہراک کا سفر شب معراج
اُدھر درودوں سلاموں کے شادیانے بجے
جدھر سے ہوگیا ان کا گزر شب معراج
حضورِ حق بھی نہ بھولے نبی غلاموں کو
عنایتوں کے لٹے ہیں گہر شب معراج
علینا کہہ کے چھپایا ہے اپنے دامن میں
نہ بھولے ہم کو شہ بحر و بر شب معراج

Scanned with CamScanner

مکاں ولامکاں عرش و جناں ہیں ان کے گھر
گئے تھے دیکھنے وہ اپنا گھر شبِ معراج
یہ انتخابؔ قدیری مرا عقیدہ ہے
تھا جسم و روح کا نوری سفر شبِ معراج

۱۶۶ بالاسور

نہیں ہے غم کہ ستمگر مری تلاش میں ہے
سکوں ہے، رحمتِ داور مری تلاش میں ہے
ہرایک پیاسا سمندر تلاش کرتا ہے
مرا نصیب سمندر مری تلاش میں ہے
درِ حبیب سے وابستگی ہوئی جب سے
عروج و اوجِ مقدر مری تلاش میں ہے
یہ فیضِ عشقِ محبت نہیں تو پھر کیا ہے
نگاہِ لطفِ پیمبر مری تلاش میں ہے
نفس نفس کی زباں پر تو نفسی نفسی ہے
خوشا کہ شافعِ محشر مری تلاش میں ہے
نفس نفس کی زباں پر عطش عطش جاری
مگر وہ ساقیٔ کوثر مری تلاش میں ہے
غلامِ سرورِ دیں ہوں یہ میرا منصب ہے
ہر ایک آج کا رہبر مری تلاش میں ہے

Scanned with CamScanner

نبی کی راہ گزر کا غبار جب سے ملا
مہ و نجوم کا لشکر مری تلاش میں ہے
نبی کے ذکر کی برکت ہے انتخابِ قدیر
ہرایک عاشقِ سرور مری تلاش میں ہے

مالیگاؤں

۱۶۷

نہ مہر و ماہ نہ اختر مری تلاش میں ہے
نبی کا روئے منور مری تلاش میں ہے
لوائے شافعِ محشر مری تلاش میں ہے
عطائے ساقیٔ کوثر مری تلاش میں ہے
نہ گلستاں نہ گلِ تر مری تلاش میں ہے
دیارِ پاک کا منظر مری تلاش میں ہے
نہ عرش و فرش نہ منبر مری تلاش میں ہے
نبی کا روضۂ انور مری تلاش میں ہے
یقیں ہے مجھ کو ملے گا نبی کے صدقے میں
سرورِ بادۂ اطہر مری تلاش میں ہے
جس التفات نے طیبہ مجھے بلایا تھا
وہ التفات مکرر مری تلاش میں ہے
خدایا مجھ کو بھی مل جائے گوہرِ مقصود
نبی کے لطف کا گوہر مری تلاش میں ہے
رضائے سرورِ عالم سے انتخابِ قدیر
رضائے خالقِ اکبر مری تلاش میں ہے

لکھنؤ

۱۶۸

ذکرِ نبی لبوں پہ مرے صبح و شام ہے
دیوانۂ نبی ہوں یہی میرا کام ہے
میرے لبوں پہ شاہِ مدینہ کا نام ہے
ہر سانس سے ظہورِ درود و سلام ہے
خیر الامم رسول کا ہراک غلام ہے
اور کیوں نہ ہو رسول بھی خیر الانام ہے
اقصیٰ کی بزم آج بھی شاہد ہے دوستو
سب اس کے مقتدی ہیں وہ سب کا امام ہے
عرشِ بریں بلند ہے بیشک بلند ہے
لیکن مرے حضور کے وہ زیرِ گام ہے
جو مرگیا ہے نامِ محمد پہ دوستو
واللہ اس پہ آتشِ دوزخ حرام ہے
سرکار کے مطیع رہو متبع رہو
یہ ساری کائنات کو میرا پیام ہے
جس کو کہیں کلامِ خدا میرے مصطفےٰ
واللہ وہ کلام خدا کا کلام ہے
ہر گام ہر نفس ہراک عالم کے واسطے
رحمت مرے حضور کی واللہ عام ہے

Scanned with CamScanner

سیراب کر کے حشر میں فرمائیں گے حضور
پی لے یہاں جو اور کوئی تشنہ کام ہے
دیکھیں جو انتخابِ قدیری کو حشر میں
فرمائیں مصطفےٰ یہ ہمارا غلام ہے

۱۶۹ شاہ آباد

اب تک ہوں مست لذت کیف و سرور سے
دوچار ہوگئیں تھیں نگاہیں حضور سے
ظلمت کدہ ہوا جو مشرف حضور سے
پُرنور ہوگیا بخدا ان کے نور سے
دیکھا ہے جس نے سرورِ کونین کا جمال
دل اس کا کیسے بہلے گا غلمان و حور سے
دربارِ کبریا میں جھکایا حضور نے
جھکتے نہ تھے جو سر کبھی کبر و غرور سے
جنت کے مستحق ہیں غلامانِ مصطفےٰ
مخفی نہیں یہ بات کسی ذی شعور سے
تاریک تھا یہ سارا جہاں جہل و ظلم سے
پُر نور ہوگیا ہے نبی کے ظہور سے
بُت والی آیتوں کو جو ولیوں پہ فٹ کرے
نفرت ہے ان کو دوستو اہلِ قبور سے
تقریرِ انتخاب کا چرچا ہے چار سو
آتے ہیں عاشقانِ نبی دور دور سے

شاہجہانپور

۱۷۰

یانبی بس اک نظر کر دیجئے — میرے دل کو اپنا گھر کر دیجئے
چارہ کوئی چارہ گر کر دیجئے — پُر خطر کو بے خطر کر دیجئے
یہ بھی سہرا میرا سر کر دیجئے — سر کو وقفِ سنگِ در کر دیجئے
خوب ہوں آقا تمہارے فضل سے — خوب سے اب خوب تر کر دیجئے
موت بھی ہو جائے رشکِ زندگی — وقتِ آخر رخ اِدھر کر دیجئے
دل کی دنیا منتظر ہے آج تک — اس کو اپنی رہگزر کر دیجئے
آپ نے شقِ قمر فرمادیا — جب کہا شقِ قمر کر دیجئے
رحمۃ للعالمیں کو ہے خبر — کیوں کہوں ان کو خبر کر دیجئے
کفر و عصیاں کی اندھیری چھا گئی — "تابشِ رخ سے سحر کر دیجئے"

حاضرِ دربار ہے یہ انتخابؔ
بھیک مجھ کو جھولی بھر کر دیجئے

مراد آباد شریف

۱۷۱

یہ مانا ہم نے کہ سب کچھ خدا سے ملتا ہے
مگر وہ دستِ شہ انبیاء سے ملتا ہے
کچھوچھہ کلیر و اجمیر کے توسل سے
ہمارا سلسلہ خیر الوریٰ سے ملتا ہے
خدا کے نام پہ سب کچھ نثار کر دینا
سبق یہ ہم کو شہ کربلا سے ملتا ہے
نبی کی عزت و عظمت پہ جان و تن قرباں
پیام ہم کو یہ غوث الوریٰ سے ملتا ہے

Scanned with CamScanner

خدا کے غیر سے گر مانگنا ہے شرک و حرام
نہ لو وہ چندہ بھی جو اغنیا سے ملتا ہے
اجابت اس کے لئے بے قرار رہتی ہے
جو ایک قطرۂ آنسو دعاء سے ملتا ہے
بجھ انتخابِ قدیری کا سلسلہ بیشک
در قدیر در مصطفےٰ سے ملتا ہے رمضان پورہ

۱۷۲

سہانی بہت قبر کی رات ہوگی حبیبِ خدا سے ملاقات ہوگی
شبِ قبر کی بات کیا بات ہوگی ہو دن جس پہ قربان وہ رات ہوگی
مٹائے گی جو قبر کی ظلمتوں کو حبیبِ خدا آپ کی ذات ہوگی
تمام اہلِ محشر ہوں جس کے براتی وہ محشر میں آقا کی بارات ہوگی
تری شانِ محبوبیت اللہ اللہ تری بات اللہ کی بات ہوگی
وسیلے سے پیارے نبی کے جو ہوگی وہ مقبول بیشک مناجات ہوگی
جہاں ذکر ہوگا خدا و نبی کا وہاں نور و رحمت کی برسات ہوگی
جہاں بھی رہے انتخابِ قدیری
لبوں پر درودوں کی سوغات ہوگی عزت نگر

۱۷۳

دلکش ہے بہت لوگو تحریر مدینے کی چمک کی طرح پائی تاثیر مدینے کی
اس دل کا ہر اک گوشہ انوار کا مرکز ہے جس دل میں سمائی ہو تنویر مدینے کی
سرمایہ ایماں ہے واللہ یہی واللہ تعظیم محمد کی توقیر مدینے کی

جنت سے بھی افضل ہے اور عرش سے اعلیٰ ہے — بس اس سے سمجھ لیجے توقیر مدینے کی
فردوسِ بریں کہئے یا عرشِ بریں کہئے — جس دل میں اُتر آئے تصویر مدینے کی
پھر جا نہ سکوں یارب میں شہرِ مدینہ سے — پہنا دے مدینے میں زنجیر مدینے کی
یہ نسبتِ سرکارِ بطحا کا اثر دیکھو — ہے سارے زمانے میں تشہیر مدینے کی

یہ شہرِ محمد ہے یہ شہرِ محبت ہے
پھر کیسے قدیری ہو تفسیر مدینے کی دھار

۱۷۴

شب و روز بس اک دعا مانگتے ہیں — خدا سے حبیب خدا مانگتے ہیں
نہ پوچھو خدا سے کہ کیا مانگتے ہیں — فقط دامنِ مصطفےٰ مانگتے ہیں
دو عالم کا ہم آسرا مانگتے ہیں — پئے دفن طیبہ میں "جا" مانگتے ہیں
درِ کبریا سے شفا مانگتے ہیں — ہر اک درد و غم کی دوا مانگتے ہیں
درِ کبریا سے ملے گا یقیناً — کہ ہم صدقۂ مصطفےٰ مانگتے ہیں
بعنوانِ احمد درِ کبریا سے — ہر اک نعمتِ کبریا مانگتے ہیں
ابوبکر و فاروق، عثمان و حیدر — جو ان کو ملی وہ ضیاء مانگتے ہیں
انہیں مل گیا عشقِ شاہِ مدینہ — جو عشقِ شہ کربلا مانگتے ہیں

ملے گا ہمیں انتخابِ قدیری
طفیل نبی ہم دعاء مانگتے ہیں نینوا

۱۷۵

سرسبز ہے شاداب ہے گلزارِ مدینہ — آباد ہے فیاض ہے دربارِ مدینہ
پھر کیوں نہ ہو آلام و مصائب سے خلاصی — جب اپنے مددگار ہیں سرکارِ مدینہ

۱۷۶

جناب مصطفٰے کا جب زباں پہ میری نام آیا
درود آیا سلام آیا بشانِ احترام آیا
درِ محبوب سے سب کو بقدرِ ظرف ملتا ہے
درِ محبوب سے اب تک نہ کوئی تشنہ کام آیا
شب اسریٰ شہ دیں مسجد اقصیٰ میں جب پہونچے
یہ بولے انبیاء دیکھو وہ ہم سب کا امام آیا
یہی معراج ہوگی حشر کے میدان میں میری
مجھے فرمائیں آقا حشر میں میرا غلام آیا
اندھیرے قبر کے اک دم اُجالوں میں بدل اُٹھے
مدینے کا مری مرقد میں جب ماہِ تمام آیا
یہ محشر ہے منافق دیکھ لے تو قدر ایماں کی
ترے حصے میں پیاس آئی مرے حصے میں جام آیا
یہ کہہ کہہ کر تسلی دے رہا ہوں قلبِ مضطر کو
ٹھہر جا بس ٹھہر جا وہ درِ خیر الانام آیا
قدیریؔ ایک عرصے سے لئے امید بیٹھا ہے
مدینے حاضری کا میری اب دیکھو پیام آیا

بلاری

۱۷۷

شہنشاہِ کونین کا آستانہ حقیقت میں ہے بے کسوں کا ٹھکانہ
بفضلِ خدا ان کے دستِ کرم سے ملا ہے ہمیں دوجہاں کا خزانہ

۱۷۸

قافلے جب کہ سوئے حرم چلدئے عاشقانِ حرم دیکھتے رہ گئے
جن کو اذنِ حضوری ملا چلدئے دور تک ان کو ہم دیکھتے رہ گئے
دل میں طوفانِ حسرت اٹھتا رہا ان کو با چشمِ نم دیکھتے رہ گئے
قافلہ جب کہ حجاج کا چل دیا ہم خدا کی قسم دیکھتے رہ گئے
حسنِ گل پہ کوئی شیفتہ ہوگیا کچھ تھے حسنِ صنم دیکھتے رہ گئے
جن کو حسنِ مدینہ پسند آگیا وہ اُسے دم بدم دیکھتے رہ گئے
ہر گھڑی بارشِ رحمت و نور ہے ذرہ ذرہ وہاں رشکِ صد طور ہے
اللہ اللہ جمالِ درِ مصطفٰے جب بھی دیکھا تو ہم دیکھتے رہ گئے
حکمِ جنت قدیری جو مجھ کو ہوا میں چلا جھوم کر نعت پڑھتا ہوا
اس قرینے سے خلدِ بریں جو گیا ساکنانِ ارم دیکھتے رہ گئے

۱۷۹

نجیب آباد

یا رسول اللہ الاعظم دیدیجئے کو سہارا
منجدھار میں کشتی پھنسی ہے مل جائے مجھے بھی کنارا
خود رحمتِ حق کے بادل منڈلانے لگے ہیں سر پر
جب میں نے حضورِ داور محشر میں نبی کو پکارا
صدیق و عمر کا صدقہ عثماں کی حیا صدقہ
حیدر کا حسن کا صدقہ شبیر کا دیدو اُتارا
تقدیر جگادو آقا بگڑی کو بنادو آقا
ترے ہاتھ میں آقا سب کچھ درکار ہے ایک اشارا

Scanned with CamScanner

جو کچھ ہے یہاں سے واں تک ہے مِلک تمہاری بیشک
قبضے میں اس کے سب کچھ جو بھی ہے غلام تمہارا
ہے ہم کو نہ زر کی خواہش ہے ایک نظر کی خواہش
گر ایک نظر فرمادیں ہوجائے گا اپنا گزارا
تو پائے گا صدقہ شیری ہوجائے گا خوش تو قدیری
ترے سر پہ سایہ بصیری تو رشیدی آنکھ کا تارا

فریدپور

۱۸۰

دوجہاں میں یانبی ہے مصطفائی آپ کی
عرش و کرسی آپ کی ساری خدائی آپ کی
ذرہ ذرہ دے رہا ہے نورِ احمد کا پتہ
ہرطرف کونین مین جلوہ نمائی آپ کی
مُشتِ بوجہلِ لعیں میں پاتے ہی حکمِ نبی
سنگریزوں نے بھی دی آقا گواہی آپ کی
امت محبوب کو اللہ نہ بخشے کس لئے
ہے صدائے ربّ ھب لی ربّ ھب لی آپ کی
اللہ اللہ عظمتِ ذکرِ حبیب کبریا
ذکرِ رب العالمیں مدح سرائی آپ کی
نور و رحمت سے دعالم ہوگئے معمور سب
جب زمیں پر یانبی تشریف آئی آپ کی
میرے ہونٹوں نے بہم بوسے لئے ہیں انتخاب
مرحبا نامِ محمد شانِ عالی آپ کی

اندرگڑھ

۱۸۱

یاد شہ کونین میں جو آنسو بہے گا — واللہ صلہ اس کا تجھے مل کے رہے گا
مومن کا عقیدہ ہے کہ بے مثل بشر ہیں — اپنا سا بشر ان کو منافق ہی کہے گا
سرکار کے دامن کو نہیں چھوڑے گا مومن — سرکار کی خاطر گو، ہر اک ظلم سہے گا
اللہ کا محبوب گھٹا ہے نہ گھٹے گا — جو ان کو گھٹائیگا وہی گھٹ کے رہے گا
مٹ جائیگا تو عظمتِ سرکار کے دشمن — محبوب کا چرچا تو بہر حال رہے گا
توہین نبی ہم کو گوارا نہیں ہوگی — اس کے لئے گر خون بہے، خون بہے گا

روداد الم اے شہِ کونین قدیریؔ
تم سے نہ کہے گا تو بھلا کس سے کہے گا

چنداہٹ

۱۸۲

یارب مری یہ حالتِ رندانہ بنادے — نظروں سے پیوں قلب کو پیمانہ بنادے
جس نے بھی پلائی ہے تو دیوانہ بنایا — تو جس کو پلادے اُسے فرزانہ بنادے
موقوف نہیں کوثر و تسنیم پہ آقا — تو بیٹھے جہاں پر وہیں میخانہ بنادے
اللہ رے اس شمع رسالت کا چمکنا — جبریل امیں کو بھی جو پروانہ بنادے
اب تو ہی رہے یاد مجھے کچھ نہ رہے یاد — اب ایسی پلا غیر سے بیگانہ بنادے
اے شاہِ دو عالم تری مرضی پہ ہے موقوف — پل بھر میں فقیروں کو تو شاہانہ بنادے
افسانہ حقیقت سے بدل جائے جو چاہے — تو چاہے حقیقت کو بھی افسانہ بنادے

جنت کیلئے کافی ہے اتنا بھی قدیریؔ
ہر شعر کو سرکار کا نذرانہ بنادے

آنولہ

۱۸۳

نہیں ہے زہد و تقویٰ پارسائی یارسول اللہ
تمہارا عشق ہے میری کمائی یارسول اللہ
جمالِ کہکشاں حسنِ مہ و انجم ہوئے پھیکے
نظر میں جب تری صورت سمائی یارسول اللہ
کنارا بن گئیں موجیں تمہارا نام لیتے ہی
جہاں طوفاں میں کشتی میری آئی یارسول اللہ
دعاء مقبول آدم کی تمہارے دم سے ہے آقا
تمہیں نے نوح کی کشتی ترائی یارسول اللہ
ہماری اولیاء تک اولیاء کی آپ تک آقا
خدا تک آپ نے پائی رسائی یارسول اللہ
چراغاں ہی چراغاں تھا زمیں سے عرش تک ہر سو
ہوئی جب آپ کی جلوہ نمائی یارسول اللہ
خدائی جسکی عاشق ہے خدا بھی جس کا شیدا ہے
وہ صورت اور سیرت تم نے پائی یارسول اللہ
عدم سے معرضِ ہستی میں، ہستی سے سرِ محشر
تمہاری چاہ لے کر ہم کو آئی یارسول اللہ
نہ گل سے اور نہ غنچے سے نہ بلبل سے کوئی مطلب
تمہارا ہی تمہارا ہوں فدائی یارسول اللہ
نگاہوں نے نہیں دیکھا تمہارا مثل اے آقا
تمہاری ذات حق نے وہ بنائی یارسول اللہ

عقیدہ اہلِ حق کا ہے خدا کا علم ذاتی ہے
تمہارا علم ہے بیشک عطائی یارسول اللہ
یہی ہے انتخابؔ قادری کے لب پہ ہر لمحہ
مری مقبول ہو مدحت سرائی یارسول اللہ کچھا

۱۸۴

جس نے دیکھا مدینے میں بس کے — پڑ گئے اس کو رحمت کے چسکے
رحمتوں کا سماں باندھ ڈالا — رحمتِ حق نے ہر سو' برس کے
جب بھی فریاد کی مصطفےٰ سے — دیکھے الطاف فریاد رس کے
عرش سے بھی فزوں خاکِ طیبہ — یہ مقامات ہیں خاک وخس کے
آن کی آن میں لامکاں ہیں — یہ ہیں جلوے تری دسترس کے
ان کی تعظیم کو سب کھڑے تھے — دیو کے بندے جتنے تھے کھسکے
یہ قیام و سلام اور میلاد — اے منافق کہاں تیرے بس کے
یہ کسوٹی پہ اُترے ہیں پیتل — بارہا ہم نے دیکھا ہے کس کے
خوب ہوتے ہیں خوش یہ منافق — اہلِ ایماں کے ایماں کو ڈس کے
خواب میں ان کو دیکھا تھا سہ بار — تب سے ہم رہ گئے ہیں ترس کے

حضرتِ انتخابؔ قدیری

اے منافق کہاں تیرے بس کے جھریا

۱۸۵

باغِ فردوس کی تم سجاؤ پھبن — ذکر ہوگا تمہارا چمن در چمن
اب بھی کعبہ چلا آئے گا دوستو! — کاش اپناؤ تم رابعہ کا چلن

۱۸۶

اللہ کے حبیب کی یہ شان دیکھئے
ان سا نہیں ہے کوئی بھی، پہچان دیکھئے
اک ایک حرف عظمتِ سرکار کا امین
گر چشمِ حق نگر ہو تو قرآن دیکھئے
وہ ہیں دلیلِ خلق وہی ہیں دلیلِ حق
قد جاءکم من ربکم برھان دیکھئے
یہ حسنِ سبزہ زار یہ کوہی بلندیاں
نورِ محمدی کا یہ فیضان دیکھئے
گستاخِ شانِ سرورِ کونین کا اگر
انجام دیکھنا ہو تو شیطان دیکھئے
بارانِ لطف و نور مدینے میں صبح و شام
ہر سمت دیکھئے وہاں ہر آن دیکھئے درہال ملکاں

۱۸۷

کروروں سلام مدینے کے چاند — ہوں تم پر مدام مدینے کے چاند
یہ اوجِ مقام مدینے کے چاند — رُسل کے امام مدینے کے چاند
خدا کے پیام مدینے کے چاند — تمہارے ہیں نام مدینے کے چاند
تمہارے غلام مدینے کے چاند — ہوئے شاد کام مدینے کے چاند
ہیں خیر الملک ہیں خیر البشر — ہیں خیر الانام مدینے کے چاند
طفیل بتول کرلیں قبول — ہمارا قیام مدینے کے چاند
خدا کے نبی خدائی کے بھی — ہو تم لا کلام مدینے کے چاند

Scanned with CamScanner

تمام انبیاء ہیں بیشک نجوم ہیں ماہِ تمام مدینے کے چاند
ہے مشہور یہ انتخابؔ قدیر
تمہارا غلام مدینے کے چاند راجوری

۱۸۸

رشکِ شمس و قمر مدینہ ہے جانِ لعل و گہر مدینہ ہے
جستجوئے ملک درِ آقا آرزوئے بشر مدینہ ہے
اونچے اونچے جہاں پہ جھکتے ہیں دوجہاں میں وہ در مدینہ ہے
طالبِ منزلِ رضائے خدا تیری واحد ڈگر مدینہ ہے
کامیابی ترا مقدر ہے تیری منزل اگر مدینہ ہے
اللہ اللہ بفیضِ نورِ نبی نور کی رہ گزر مدینہ ہے
عظمتِ عرش خوب ہے لیکن خوب سے خوب تر مدینہ ہے
میری نظروں کی عظمتیں مت پوچھ میرے پیشِ نظر مدینہ ہے
ہر نفس احتیاط لازم ہے ذہن میں بھی اگر مدینہ ہے
ہم سفر کیوں نہ رحمتِ حق ہو منزل مقتدر مدینہ ہے
چشمۂ نور گنبد خضریٰ رحمتوں کا نگر مدینہ ہے
انتخابؔ ان کے آستاں کے نثار
جاذب ہر نظر مدینہ ہے للت پور

۱۸۹

مظہر شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام جلوۂ ذاتِ وحدت پہ لاکھوں سلام
دور و نزدیک جن کیلئے ایک ہیں ان کی شانِ سماعت پہ لاکھوں سلام

۱۹۰

سلام ان پہ جو مصطفٰے بن کے آئے — درود ان پہ جو مجتبٰی بن کے آئے
بتاؤں جہاں میں وہ کیا بن کے آئے — کہ سب کچھ ہی بعدِ خدا بن کے آئے
انہیں کے ہے دم سے اُجالا جہاں میں — وہ نورِ خدا کی ضیاء بن کے آئے
وہ کردارِ سرکار اللہ اکبر — وہ برہانِ ذاتِ خدا بن کے آئے
اسی سے ہے ظاہر فضیلت نبی کی — جہاں میں شہِ انبیاء بن کے آئے
ادا جن کی ہر اک ہدایت کا چشمہ — وہ اس شان کے رہنما بن کے آئے
وہ خیر البشر ہیں وہ خیر الملک ہیں — دوعالم میں خیر الوریٰ بن کے آئے
خدا اور خدائی کے شاہِ مدینہ — خدا کی قسم واسطہ بن کے آئے
نظر صاف آتا ہے جلوہ خدا کا — حبیبِ خدا آئینہ بن کے آئے
وہ فخر ابوبکر و فاروق و عثماں — وہ نازِ علی مرتضٰی بن کے آئے
کیا صیقل انوارِ حق سے دلوں کو — وہ زنگی دلوں کی جِلا بن کے آئے
نہ ہوگی کبھی غرق امت کی کشتی — حبیبِ خدا ناخدا بن کے آئے
خدا کی عطا سے خدا کے کرم سے — وہ مختارِ ہر دوسرا بن کے آئے
خداوند یکتا کے محبوبِ یکتا — خدا جانتا ہے کہ کیا بن کے آئے

دوعالم میں اے انتخابِ قدیری
غلاموں کا وہ آسرا بن کے آئے — جامادھوپا

۱۹۱

سن لے اے بے شعور زندہ ہیں — سن لے میرے حضور زندہ ہیں
جو اجل تھی وہ وعدۂ حق تھا — پھر ہمیشہ حضور زندہ ہیں

۱۹۲

جب وہ دنیا میں تشریف لائے — دونوں عالم پہ انوار چھائے
ہر طرف رحمتوں کی ہے بارش — کیا حبیب خدا مسکرائے
آمدِ مصطفےٰ کی یہ ہیبت — بُت کدوں میں صنم ڈگمگائے
جسم کا ان کے سایہ نہیں ہے — گو دو عالم پہ ہیں ان کے سائے
قدرتِ حق کا مظہر ہے بیشک — ٹھوکروں سے جو مُردے جلائے
اس کی قسمت بہر حال چمکے — شمعِ طیبہ سے جو لَو لگائے
بزمِ ذکرِ محمد سجی ہے — جس کا جی چاہے قسمت جگائے
آستانِ نبی کو خدایا — دیکھنے ہر مسلمان جائے
یا نبی اب تو قدموں میں رکھ لیں — ہند کو لوٹ کر کون جائے
وہ خدا کی قسم جنتی ہے — موت جس کو مدینے میں آئے
کیسے مفلس کہے گا وہ ان کو — دولتِ دو جہاں جن سے پائے
منکرِ عظمتِ مصطفےٰ کو — قبر کیوں کر نہ آخر دبائے
پنج گانہ حضورِ الٰہی — ہر مسلمان سر کو جھکائے

انتخابِ قدیری مدینے
مصطفےٰ نے بلایا تو آئے پونچھ

۱۹۳

گرمیِ حشر نے جہاں دل کو نڈھال کر دیا
دامنِ مصطفےٰ نے پر ہم کو نہال کر دیا
ان کے کرم کے میں نثار وہ ہیں حبیب کردگار
اپنا بنالیا مجھے صاحبِ حال کر دیا لاکھیری

۱۹۴

بشکریہ آل انڈیا ریڈیو

بارگاہِ خدا تک پہونچنا ہے گر آیئے آیئے زینے زینے چلیں
پیلی بھیت اور بغداد ہوتے ہوئے کربلا پھر نجف پھر مدینے چلیں
ہے بھنور کی تباہی بھی پیشِ نظر ہے یقیں ہم گزر جائیں گے بے ضرر
جن سفینوں کے نگراں ہوں پیارے نبی کیوں نہ بیخوف وہ سب سفینے چلیں
حق تو یہ ہے کہ حق ہم سے کیا ہوادا عرش و جنت سے بھی جس کا رتبہ سوا
یہ دیارِ مدینہ ہے اے میرے دل جب چلیں باادب با قرینے چلیں
رحمتوں کا ہے مخزن محمد کا در نعمتوں کا ہے معدن محمد کا در
دامنِ عشق و اخلاص پھیلا کے ہم لینے اب رحمتوں کے خزینے چلیں
ساقیٔ حوضِ کوثر ہیں شاہِ عرب سب کا بھردیں گے بیشک وہ جامِ طلب
انتخابِ قدیری مدینے چلیں دستِ ساقیٔ کوثر سے پینے چلیں

۱۹۵

اوج پر میرے مقدر کا ستارا ہوجائے
میرے سرکار تمہارا جو اشارا ہوجائے
جو بھی اللہ کو محبوب و پیارا ہوجائے
اس کا واللہ دوعالم پہ اِجارا ہوجائے
ہوں نبی سامنے لب پہ ہو درود اور سلام
ایسے ماحول میں دنیا سے کنارا ہوجائے
خلد اس کی ہے خدا اس کا ہے رحمت اسکی
جس کو محشر میں محمد کا سہارا ہوجائے

Scanned with CamScanner

ساکنِ خلد نہ ہو یہ تو کوئی بات نہیں
جو وفادار تیرہ دل سے تمہارا ہوجائے
میرا محبوب ہے فرمانِ خدا ہے واللہ
میرے محبوب جو محبوب تمہارا ہوجائے
زندگی اس کی ہے موت اس کی ہے عقبیٰ اسکی
جس کو سرکارِ مدینہ کا نظارا ہوجائے
عظمتِ سرورِ کونین ہے جس کے دل میں
کیسے توہینِ نبی اس کو گوارا ہوجائے
مظہرِ قدرتِ رحماں کا اشارا پاکر
کیا تعجب ہے اگر ماہ دو پارا ہوجائے
مژدۂ بخشش و غفران وہ پائے گا ضرور
وقتِ آخر جسے آقا کا نظارا ہوجائے
مجھ کو سرکار دکھایا تھا جمالِ زیبا
التجا ہے کہ وہی لطف دوبارا ہوجائے
انتخاب اپنے مقدر پہ وہ نازاں ہوگا
جس کو دو جگ میں محمد کا سہارا ہوجائے

۱۹۶ بیگم گنج

بارہ ربیع الاول ہے اب نور بکھرنے والا ہے
آمنہ بی بی گود میں تیری چاند اترنے والا ہے
نور کا پیکر آپہونچا ہے حق کا پیمبر آپہونچا
سارے جہاں کا بگڑا مقدر آج سنورنے والا ہے

اللہ غنی محبوب سخی ہے یہ معطی ہے وہ قاسم
سارے جہاں کی میرا آقا جھولی بھرنے والا ہے
وہ زندہ ہے وہ زندہ ہے مُردہ کہے جو خود مُردہ
راہِ خدا میں راہِ نبی میں جو بھی مرنے والا ہے
آدم سے تا ابنِ مریم ایک سوائے شاہِ امم
کون ہے امت کی خاطر جو آہیں بھرنے والا ہے
بزمِ فلک میں دھوم مچی ہے خلدِ بریں بھی خوب سجی
بزمِ فلک سے حق کا پیمبر آج گزرنے والا ہے
اس کی جہاں میں عزت ہوگی اس پہ قدیریؔ رحمت ہے
دیکھو قدیریؔ اپنے رب سے جو بھی ڈرنے والا ہے

۱۹۷ پھپھوند شریف

شفیع محشر نے روز محشر گناہگاروں کی لاج رکھ لی
نبیٔ رحمت ترے تصدق غموں کے ماروں کی لاج رکھ لی
خدائے قہار تھا غضب پر خدا کے بندے لرز رہے تھے
تری شفاعت نے نفسی نفسی میں بیقراروں کی لاج رکھ لی
مرے نبی نے جسے نوازا تو اس کو آقا بنادیا ہے
اُٹھی نگاہِ کرم نبی کی تو تاجداروں کی لاج رکھ لی
لبوں سے لعلِ یمن درخشاں ہیں آبروئے گہر وہ دنداں
ترے سفر نے مرے پیمبر قمر کی تاروں کی لاج رکھ لی
نبی کے ہے دم قدم کی برکت فلک پہ تارے چمک رہے ہیں
جہاں سے گزرے ہیں وہ قدیریؔ تو رہگزاروں کی لاج رکھ لی

منونہ

۱۹۸

مجھ پہ احسان ہیں بیشمار آپ کے ایک احساں ہو اور میرے سر کیلئے
آخری ہے گھڑی موت سر پہ کھڑی سر کو موقع ملے سنگِ در کیلئے
ربّ کل نے انہیں مالکِ کل کیا یہ جہاں ان کی رحمت میں کل دیدیا
وسعتِ رحمتِ مصطفٰے مرحبا ان کی رحمت ہے ہر خشک و تر کیلئے
کاش میری مدینے میں ہو حاضری رنگ لائے وہاں میری دیوانگی
ان کے در پہ نچھاور کروں زندگی، وقف ہوجاؤں گردِ سفر کیلئے
اس کو کہنا نہیں اپنے جیسا بشر وہ ہے فخر بشر وہ ہے خیر بشر
از سما تاسمک شرق سے غرب تک سب بنے ہیں اسی اک بشر کیلئے
حسرتیں یاد کرتی ہیں پیارے نبی آرزوئیں مچلتی ہیں پیارے نبی
رخ سے پردہ ہٹاکر چلے آیئے ہم تڑپتے ہیں بس اک نظر کیلئے
حور وغلمان ہوں جن وانسان ہوں بحر ومیدان ہوں خشک و ویران ہوں
یہ زمین و زماں بلکہ سارا جہاں سب بنے ہیں شہ بحر و بر کیلئے
یا نبی آپ ہیں سبکے فریادرس بے بسوں کے ہیں بس بیکسوں کے ہیں کس
انتخابِ قدیری حضور آپ سے عرض کرتا ہے فتح و ظفر کیلئے

گوبندہ پور

۱۹۹

کچھ ایسی شان سے یارب یہ زندگی گزرے — نبی کے عشق میں ہر لمحہ جھومتی گزرے
مہک اُٹھی ہے فضا، نور ہر طرف چھایا — وہ جس گلی سے بھی اللہ کے نبی گزرے
یہی تمنا یہی آرزو یہی حسرت — نبی کے ذکرِ مبارک میں زندگی گزرے
لرز اٹھے تھے اباطیل دیر و بت خانہ — جو سامنے سے کبھی حضرت علی گزرے

یہ سنیت کی ہے حقانیت خدا شاہد — تمام سنی ہیں جتنے بھی ہیں ولی گزرے
کبھی فلک کبھی سدرہ کبھی ہے عرشِ بریں — کہاں کہاں سے وہ معراج میں نبی گزرے
زمیں سے تابہ جناں شور تھا شب معراج — ہماری بزم سے آقا ابھی ابھی گزرے
جنہیں شعور نہیں عظمتِ رسالت کا — مری نظر سے کچھ ایسے بھی دوزخی گزرے
پکارے گا یہ جہنم گزر کہ سرد ہوا — جو پل صراط سے آقا کے امتی گزرے

دیار نور میں حاضر ہو انتخابؔ قدیر
وہیں پہ جان سے اپنی یہ یانبی گزرے — خلیل آباد

۲۰۰

چلو مدینے تو ایسا دماغ لیکے چلو — دل و نظر کا سجا کر کے باغ لیکے چلو
اندھیری قبر کو روشن جو کرنا چاہتے ہو — دلوں میں عشقِ نبی کا چراغ لیکے چلو
پہونچ سکوں نہ مدینے تو روزِ محشر ہی — ہزاروں حسرت و ارماں کا داغ لیکے چلو
غمِ حبیب کی دولت ہے دولتِ کونین — غمِ جہان سے بالکل فراغ لیکے چلو
بہک نہ جاؤ رہِ عشق میں نبی والو! — ابولہب کے مشن کا سراغ لیکے چلو
کھلاؤ اہلِ سنن کو تو مرغ اور بقر — منافقوں کیلئے صرف زاغ لیکے چلو

حضور تم کو نوازیں گے انتخابؔ قدیر
سجا کے عشق و عقیدت کا باغ لیکے چلو — داؤدنگر

۲۰۱

حسن تم سے نکھار تم سے ہے — دو جہاں کی بہار تم سے ہے
برگ تم سے ہے بار تم سے ہے — خلد بھی لالہ زار تم سے ہے
اپنا دار و مدار تم سے ہے — سارا عز و وقار تم سے ہے

Scanned with CamScanner

سطوت پُر وقار تم سے ہے — عظمتِ تاجدار تم سے ہے
نور کا آبشار تم سے ہے — رحمتوں کی پھوار تم سے ہے
گردشِ روزگار تم سے ہے — نبضِ لیل و نہار تم سے ہے
زندگی بے غبار تم سے ہے — امنِ روزِ شمار تم سے ہے
گل ہے جنت کا خار طیبہ کا — گل سے بہتر یہ خار تم سے ہے
دامنِ کفر و شرک اے آقا — آج بھی تار تار تم سے ہے
دور جو تم سے، دور ہے حق سے — قربِ پروردگار تم سے ہے
وہ پیارا ہے خالقِ کل کا — یا نبی جس کو پیار تم سے ہے
پیار ہم سے جو کر رہا ہے خدا — درحقیقت یہ پیار تم سے ہے
تم کو پیدا کیا خدا نے مگر — خود خدا آشکار تم سے ہے
اہلِ ایماں کا دونوں عالم میں — چین تم سے قرار تم سے ہے
دین و ایماں ہے ماننا تم کو — دین اور دیندار تم سے ہے
بولہب بن گیا خدا کی قسم — یا نبی جس کو عار تم سے ہے
قربِ بوبکر کی ہے یہ بھی دلیل — اب بھی قربِ مزار تم سے ہے

کاش فرمائیں انتخابِ قدیر
مژدہ ہو! مجھ کو پیار تم سے ہے نوادہ

۲۰۲

کون میدانِ قیامت میں ہمارا ہوگا
صرف سرکارِ دوعالم کا سہارا ہوگا
کتنے ارمان نکل جائیں گے اس دم آقا
مجھ کو جس وقت مدینے کا نظارا ہوگا

پیار اللہ تعالیٰ کا انہیں ہوگا نصیب
جس کو اللہ کا محبوب پیارا ہوگا
مظہر رحمۃ پلٹ آئے گی انشاء اللہ
جب بھی سرکار دو عالم کا اشارا ہوگا
بیکسو عاجز و بے مشتاق ہیں اس کی نظریں
ان کی الفت میں جو دنیا سے سدھارا ہوگا
انتخاب ایک شہنشاہ مدینہ کے سوا
اپنا محشر میں کوئی بھی نہ سہارا ہوگا
انتخاب اس کو ملا ہوگا نہ جانے کیا کیا
جس نے دامن کو مدینے میں پسارا ہوگا

نوادہ

۲۰۳

اپنی وابستگی اولیاء سے رکھو اولیاء سے بتاؤں کہ کیا پاؤ گے
دین حق پاؤ گے مصطفےٰ پاؤ گے مصطفےٰ پاؤ گے تو خدا پاؤ گے
یہ محبوب خدا کے وفادار ہیں اولیاء، خداوند غفار ہیں
جب کرو گے وسیلے سے انکے دعاء اپنی مقبول ہر اک دعاء پاؤ گے
اولیاء کے مقابر کا کیا پوچھنا درحقیقت مراکز ہیں فیضان کے
صدق دل سے اگر آؤ گے تم یہاں اپنا ہر اک دلی مدعا پاؤ گے
مظہر کہا ہیں مرے مصطفےٰ مظہر مصطفےٰ ہیں تمام اولیاء
اولیاء کی ہے یہ شان جود و عطا اپنے مانگے ہوئے سے سوا پاؤ گے

عظمتِ اولیاء کے جو قائل نہیں درحقیقت وہ جنت کے قابل نہیں
اولیاء کے مزارات سے مومنو! فضل حق لطفِ خیر الوریٰ پاؤ گے
انتخابِ قدیری مزارات کا فیض ہے آج بھی عام ہرایک پر
جیسا ذوق طلب لیکے تم جاؤ گے بس اسی کے مطابق صلہ پاؤ گے

گومینا

۲۰۴

محبوبِ خدا کی آمد پر سنسار کا عالم کیا ہوگا
تھا وجد میں کعبہ، کعبے کی دیوار کا عالم کیا ہوگا
معراج میں عشق و الفت کے اسرار کا عالم کیا ہوگا
جب ہوگی میسر خلوتِ حق سرکار کا عالم کیا ہوگا
فیضانِ ولادت سے انکی کعبے کے ہوئے بُت سربقدم
فیضانِ حیاتِ آقا سے اشرار کا عالم کیا ہوگا
یہ وقتِ ولادت عالم تھا سجدے میں تھا سر اور لب پہ دعا
سوچو تو نبی کو امت سے اب پیار کا عالم کیا ہوگا
یوں آئے جہاں میں شاہِ امم تھا نور بھرا سارا عالم
از فرشِ زمیں تا عرشِ بریں انوار کا عالم کیا ہوگا
اللہ نے طٰہٰ جس کو کہا والشّمس ہے جس کی مدح وثنا
محبوبِ خدا کے اس نوری رُخسار کا عالم کیا ہوگا
جب انکی زیارت خواب ہی میں اک ولولہ پیدا کرتی ہے
محشر میں بچشم سر ان کے دیدار کا عالم کیا ہوگا
میدانِ قیامت میں اللہ محبوب کی امت بخشے گا
اس وقت نہ پوچھو حسرت سے کفار کا عالم کیا ہوگا

دنیا میں جب امت کی خاطر غاروں میں بہائے ہیں آنسو
کل روز قیامت امت کے غمخوار کا عالم کیا ہوگا
بوبکر و عمر، عثمان و علی مشہور قیادت ہے ان کی
جب یہ ہے غلاموں کا عالم سردار کا عالم کیا ہوگا
اپنا کے جسے بن جاتے ہیں واللہ سبھی محبوبِ خدا
دربارِ خدا میں اس پیارے کردار کا عالم کیا ہوگا
محبوبِ خدا کے منگتے بھی دامانِ سلاطیں بھرتے ہیں
ہیں رب کے خزانے جسکے اس، مختار کا عالم کیا ہوگا
دربار میں غوث و خواجہ کے شاہانِ زمانہ جھکتے ہیں
اللہ رے شاہِ طیبہ کے دربار کا عالم کیا ہوگا
عصیاں کا یہ بدلہ پائے گا دوزخ میں جلایا جائے گا
عاصی کی تو جب یہ حالت ہے غدار کا عالم کیا ہوگا!
اللہ بچائے ہم سب کو صدقے میں شفیعِ محشر کے
ایندھن ہوں جہاں انسان و حجر اس نار کا عالم کیا ہوگا
افواجِ یزیدی لرزاں ہے یہ سبطِ حبیبِ یزداں ہے
اللہ رے ابن حیدر کی تلوار کا عالم کیا ہوگا
اللہ جسے محبوب کہے مخلوق بھی جس کو خوب کہے
سوچو تو قدیری قدرت کے شہکار کا عالم کیا ہوگا

۲۰۵ سلطانپور

بڑی بھینی بھینی ہوا آرہی ہے بہت کیف آور فضا آرہی ہے
ہے خاکِ مدینہ دوا ہر مرض کی مجھے اس میں بوئے شفا آرہی ہے

۲۰۶

وہ ام ہانی کے گھر سے چلکر خدا ہی جانے کہاں پہونچے
جہاں نہ وہم وگمان پہونچے ہمارے آقا وہاں پہ پہونچے
یہ جشن معراج اللہ اللہ بلندیوں کا ہے تاج واللہ
مکانیت بھی جہاں نہیں ہے حضور اس لامکاں پہ پہونچے
جہاں پر جبرئیل قاصر بُراق بھی ہے جہاں پہ عاجز
وہ لیکے عشق خدائے برتر خدا ہی جانے کہاں پہ پہونچے
خدا و پیارے رسول جانیں جو لامکاں میں ہوئی ہیں باتیں
ہمیں پتہ ہے ہماری بخشش، کا لیکے ساماں یہاں پہ پہونچے
جہاں عزیزوں نے ساتھ چھوڑا جہاں پہ ہر اک نے منھ کو موڑا
جہاں نہ مادر پدر ہی پہونچے شہ مدینہ وہاں پہ پہونچے
ہر ایک عالم کی ہیں وہ رحمت یہ ان کی رحمت کا دیکھو عالم
مکیں پہ پہونچے مکاں پہ پہونچے زمیں پہ پہونچے زماں پہ پہونچے
تو جام الفت پئے چلا جا تو نامِ آقا لئے چلے جا
نبی کی طاعت کئے چلا جا نظر نہ سود و زیاں پہ پہونچے
نہ جن کا کوئی نظیر دیکھا وہ انتخابِ قدیر دیکھا
انہیں کو سب کا امیر دیکھا وہ شاہ ذیشاں جہاں پہ پہونچے

شکریہ

۲۰۷

نسبت رسول پاک کی وجہ بہار ہے تیرا کرم رہے تو چمن پہ نکھار ہے
رکھنے کو سر پہ مل گئی نعلِ نبی جسے میری نگاہ میں تو وہی تاجدار ہے

۲۰۸

بات ہی نرالی ہے ان کے آستانے کی
بھر رہی ہیں اس در سے جھولیاں زمانے کی
ہر گھڑی مدینے میں رحمتوں کا ساون ہے
عادتِ محمد ہے رحمتیں لٹانے کی
ہر نظر مدینہ ہو ہر نفس محمد ہوں
یہ ہی ایک صورت ہے بخت کو جگانے کی
یانبی کرم کیجے اذنِ حاضری دیجے
میرے دل میں حسرت ہے اب مدینے آنے کی
بحرِ غم کی موجیں بھی بن گئیں مرا ساحل
جب نظر میرے اوپر میرے مصطفٰے نے کی
ہم کو ناز ہے بیشک سرورِ دوعالم پر
ان کی ایک ہستی ہے ہم کو بخشوانے کی
ہم تھے جرم میں کوشاں وہ ہیں شافعِ عصیاں
ان کو بگڑی باتوں کی فکر ہے بنانے کی
انتخاب کو آقا ہر طرح نوازا ہے
ایک دن نوازش ہو خواب میں پھر آنے کی

نینوا

۲۰۹

مست الست و خیر ہو وہ مستِ شر نہ ہو ممکن نہیں کہ آہوں میں اسکی اثر نہ ہو
فریادِ بو البشر ہو کہ فریادِ کل بشر یہ کیسے ہوگا خیرِ بشر کو خبر نہ ہو

Scanned with CamScanner

۲۱۰

یہ یقیں ہے کہ نہیں ہوں گے وہ ناکام کہیں
اپنے سرکار کا بھولیں گے نہ جو نام کہیں
کرکے سیراب سرِ حشر یہ فرمائیں گے
کوئی باقی تو نہیں تشنہ و ناکام کہیں
عام جس طرح سے فرمائیں ہیں شاہِ دیں نے
رحمتیں اس طرح پہلے بھی ہوئیں عام کہیں؟
بارگاہِ شہ کونین کا لازم ہے ادب
بد نصیبی سے نہ ہوجائے بد انجام کہیں!
جامِ کوثر تو سرِ حشر پئیں گے سنی
دشمنِ دینِ نبی پائے گا وہ جام کہیں؟
انتخاب آج یہ عالم ہے پئے عظمتِ شاہ
دن کہیں رات کہیں صبح کہیں شام کہیں

۲۱۱ رستم نگر

چلے ہیں سوئے خدا محمد شہ مدینہ کا اوج دیکھو
براق و جبریل در پہ حاضر جلو میں نورانی فوج دیکھو
جو جس نے مانگا عطا کیا ہے سوال سے بھی سوا دیا ہے
جہان والو شہ مدینہ کے بحرِ رحمت کی موج دیکھو
جنابِ بوبکر اور عمر کی ہیں بیٹیاں عقدِ مصطفےٰ میں
نبی کی شہزادیوں کی خاطر غنی و حیدر ہیں زوج دیکھو

کسی کے داماد مصطفٰے ہیں تو کوئی داماد مصطفٰے ہے
یہ چار یاران مصطفٰے کا عروج دیکھو یہ اوج دیکھو
انہیں عروج و کمال بخشا تمام حسن و جمال بخشا
فلک پہ قرب و وصال بخشا یہ انتخاب ان کا اوج دیکھو

سنجل

۲۱۲

اپنی زندگانی میں یہ تو کر گئے ہوتے — ان کے نام پر جیتے ان پہ مر گئے ہوتے
انکے عشق والفت میں ہم جو مر گئے ہوتے — پھر تو خلد رضواں میں بے خطر گئے ہوتے
ان کے آستانے پر ہم اگر گئے ہوتے — کیا عجب تھا جاں سے بھی ہم گزر گئے ہوتے
دو جہاں میں پھر تم کو ڈر کسی کا کیا ہوتا — کاش ایک اللہ سے تم جو ڈر گئے ہوتے
آپ کی بدولت ہی راہِ حق کو پایا ہے — ورنہ کون جانے کہ ہم کدھر گئے ہوتے
عظمتِ محمد کو سیرتِ محمد کو — کاش مان لیتے تم تو سنور گئے ہوتے
ہر قدم معنبر ہے ہر روش معطر ہے — راستے مہک جاتے وہ جدھر گئے ہوتے
پھر تو سارے عالم میں رحمتوں کا ساون ہو — رخ پہ شاہ کے گیسو گر بکھر گئے ہوتے

انتخاب آقا نے راہِ حق عطا کی ہے
ورنہ مارے مارے ہم در بدر گئے ہوتے

بسنت پور

۲۱۳

حشر میں تھی یہی ہر زباں پر صدا معصیت نامہ جب آگیا ہاتھ میں
بحرِ عصیاں میں ڈوبا ہوں یا مصطفٰے ہاتھ لے لیجئے مصطفٰے ہاتھ میں
گرمئ حشر مجھ کو ستائے گی کیا مجھ کو نارِ جہنم جلائے گی کیا
دل میں ہے خنکیٔ حبِ شاہِ عرب اور ہے دامنِ مصطفٰے ہاتھ میں

تنگیٔ قبر مجھ کو دبائے گی کیا ظلمتِ قبر مجھ کو ڈرائے گی کیا
دل میں ہے شمعِ حب نبی جلوہ گر اور ہے دامنِ مصطفٰے ہاتھ میں
میرے سرکار مختارِ کونین ہیں مِلک میں ان کی واللہ دارین ہیں
بانٹتے ہیں دوعالم کو وہ نعمتیں اور ظاہر میں کچھ بھی نہ تھا ہاتھ میں
ذرہ ذرہ ہے مرہونِ نورِ نبی سب سے پہلے ہوا ہے ظہورِ نبی
خاتم الانبیاء ہیں حضورِ نبی ابتداء ہاتھ میں انتہا ہاتھ میں
شق اشارے سے ان کے قمر ہوگیا ڈوبا سورج اُدھر سے اِدھر ہوگیا
سجدہ ریز ان کے آگے شجر ہوگیا سنگریزوں نے کلمہ پڑھا ہاتھ میں
خدمتِ مرتضٰی میں بھکاری گیا حسبِ عادت وہاں وہ سوالی ہوا
پڑھ کے پھونکا درود اس کی مٹھی پہ جب، بن گیا گوہرِ بے بہا ہاتھ میں
اللہ اللہ مقامِ شہ کربلا جس کے مَرکَبْ بنے سید الانبیاء
پشت پر جلوہ فرماہیں سرکار کی اور ہے ان کی زلفِ دوتا ہاتھ میں
پہلے یثرب تھا امراض کا ایک گھر ہوگیا طیبہ آئے جو خیر البشر
انتخابِ قدیری شہ بحر و بر رکھتے ہیں ہر مرض کی شفا ہاتھ میں

۲۱۴

تتری بازار

گلوں کو ان کے تبسم نے دل کشی بخشی
رخِ نبی نے مہ و رخ کو روشنی بخشی
لبِ نبی پہ تھا یارب تو بخشدے امت
ہوا یہ حکمِ خدا امت آپ کی بخشی
سسک رہی تھی یہ انسانیت خدا شاہد
مرے حضور کی سیرت نے زندگی بخشی

جنہوں نے دیکھ لیا مر گئے خدا کی قسم
خدا نے آپ کو وہ شانِ دلبری بخشی
رہِ خدا سے جنہیں واسطہ نہ تھا کوئی
مرے نبی نے انہیں راہِ ایزدی بخشی
ازل سے بانٹ رہے ہیں کمی نہیں پھر بھی
خدا نے آپ کو دولت وہ دائمی بخشی
عطائے سرورِ کونین کا ہے کیا کہنا
گداگروں کو فقیروں کو سروری بخشی
یہ انتخابِ قدیری کا انتخاب ہے خوب
اگر ردیف ہے بخشی تو گاؤں بھی بخشی

۲۱۵ بخشی گاؤں

وہ سجدوں میں کوئی لذت کبھی پایا نہیں کرتے
جو عشقِ مصطفےٰ سے دل کو گرمایا نہیں کرتے
یہ گلزارِ محمد ہے یہاں کے پھول کیا کہنا
ہمیشہ مسکراتے ہیں یہ مرجھایا نہیں کرتے
چلو چل کر گزاریں زندگی اب ان کے قدموں میں
وہاں لمحاتِ ہستی رائیگاں جایا نہیں کرتے
ہراک غم خندہ پیشانی سے وہ سینے لگاتے ہیں
غلامانِ محمد غم سے گھبرایا نہیں کرتے
یہ ناممکن کہ باران کرم موقوف ہوجائے
خلوصِ دل سے کرتے بھی ہو سجدہ یا نہیں کرتے؟

Scanned with CamScanner

مصیبت میں صعوبت میں اذیت میں مشقت میں
بجز نامِ نبی ہم دل کو بہلایا نہیں کرتے
بھکاری ان کے ان سے مانگتے ہیں اور پاتے ہیں
وہ غیروں کے یہاں دامن کو پھیلایا نہیں کرتے
یہ اخلاقِ محمد مصطفےٰ ہے ظلم کے بدلے
دعاء دیتے ہیں وہ پر ظلم فرمایا نہیں کرتے
خدا والوں کی یہ تاریخ ہے اے انتخاب اب تک
خدا کے نام پر مرنے سے کترایا نہیں کرتے

بریلی

۲۱۶

کیسے دے پاؤ گے کل قیامت کے دن جس کسی بھائی کا آپ پر قرض ہے
جس کا جو چاہیئے آج کردو ادا یہ مسلمان کا مذہبی فرض ہے
ہم کو حج کی فضیلت مسلّم مگر ہم کو روزوں کی عظمت مسلّم مگر
اور نمازوں کی رفعت مسلّم مگر ان کی الفت ہراک سے اہم فرض ہے
پہلے ایماں کو اپنے مکمل کریں عظمتِ سرورِ دیں پہ دل سے مریں
پھر نماز اور روزے کو پورا کریں بعدِ ایماں یہ سب سے اہم فرض ہے
نور سے تیرے ہر شئی بنائی گئی محفلِ ماہ و انجم سجائی گئی
تیرے دم سے ہے یہ رونقِ دو جہاں اور تو نور السمٰوٰت والارض ہے
اپنے روضے پہ مجھ کو بلالیجئے حسرتِ دیدِ طیبہ مٹادیجئے
انتخابِ قدیری کی صبح و مسا دست بستہ حضور آپ سے عرض ہے

شاہجہانپور

۲۱۷

مدینے کو جاتا یہ جی چاہتا ہے — میں واپس نہ آتا یہ جی چاہتا ہے
اٹھوں قبر میں یا نبی کہتے کہتے — مدینے کے داتا یہ جی چاہتا ہے
اگر ہوتا پیشِ نظر سبز گنبد — وہیں جاں لٹاتا یہ جی چاہتا ہے
مدینے کا جاروب کش ہو کے اپنی — میں بگڑی بناتا یہ جی چاہتا ہے
درودی ترانے سلاموں کے نغمے — وہیں پہ سناتا یہ جی چاہتا ہے
دیارِ نبی اور یادِ نبی میں — یہ ہستی لٹاتا یہ جی چاہتا ہے
خداوند عالم مرا وقتِ آخر — مدینے میں آتا یہ جی چاہتا ہے
دیارِ محمد میں مدفون ہوکر — بڑا اوج پاتا یہ جی چاہتا ہے

ہراک زخمِ دل انتخابِ قدیری
نبی کو دکھاتا یہ جی چاہتا ہے دہلی

۲۱۸

ہے نذرِ نبی جان و مال اللہ اللہ — تمام اپنے اہل و عیال اللہ اللہ
محمد کا جاہ و جلال اللہ اللہ — ہوا شق فلک پر ہلال اللہ اللہ
جو ہیں آمنہ بی کے لال اللہ اللہ — وہ ہیں نائبِ ذو الجلال اللہ اللہ
ہراک فرد ہے جس کا تصویرِ نوری — وہ ہے میرے آقا کی آل اللہ اللہ
ولادت ہوئی شاہِ ہر دوسرا کی — بتوں کو ہوا ہے زوال اللہ اللہ
بنیں گے قیامت میں امت کی اپنے — جنابِ محمد ہی ڈھال اللہ اللہ
مہ و خور بھی ہیں سامنے جس کے پھیکے — وہ ہے ان کا حسن و جمال اللہ اللہ
خدا کی قسم سرورِ دوجہاں کو — خدا نے دیا ہر کمال اللہ اللہ

Scanned with CamScanner

نہیں خالی لوٹا کوئی ان کے در سے محمد کا جود و نوال اللہ اللہ
جنہوں نے کسی کو نہ لوٹایا خالی انہیں سے ہے میرا سوال اللہ اللہ
جہاں میں جو پھیلے ہیں انوارِ ایماں ہے خُلق نبی کا مآل اللہ اللہ
انہیں سے ہے مستقبل اپنا درخشاں انہیں سے ہے ماضی و حال اللہ اللہ
جواب جفا میں دعاء سے نوازا نبی ہیں بہت خوش خصال اللہ اللہ

مدینے چلو انتخابؔ قدیری
کریں گے وہیں عرضِ حال اللہ اللہ فیض آباد

۲۱۹

محمد کا عز و وقار اللہ اللہ دوعالم کے ہیں تاجدار اللہ اللہ
خدا کی قسم اپنی امت کی خاطر نبی ہیں بہت بیقرار اللہ اللہ
انہیں سے ہے حسنِ مہ و مہر و انجم انہیں سے چمن لالہ زار اللہ اللہ
تن آور درختوں نے سجدے کئے ہیں یہ ہے آپ کا اقتدار اللہ اللہ
اشارے سے خورشید واپس کیا ہے شہ دیں کا یہ اختیار اللہ اللہ
وہ خطرات دل ہوں یا افکار ذہنی نبی پر ہیں سب آشکار اللہ اللہ
ابوبکر و فاروق و عثمان وحیدر محمد کے ہیں جاں نثار اللہ اللہ
مرا جان و مال اور اولاد ساری حبیبِ خدا پہ نثار اللہ اللہ

طفیلِ نبی انتخابؔ قدیری
ہوئی زندگی پُر بہار اللہ اللہ فیض آباد

۲۲۰

وجہ کون و مکاں خاتم مرسلاں حق تعالیٰ کے وہ انتخاب آپ ہیں
عرش سے فرش تک شرق سے غرب تک ساری مخلوق میں لاجواب آپ ہیں

اُدن منی سے ہے قربِ باری عیاں نور سے ان کے ہے خلق ساری عیاں
کنت کنزاً سے یہ راز افشاء ہوا جلوہ حق سے اُٹھتی نقاب آپ ہیں
عظمتِ مصطفٰے دین و ایمان ہے سیرتِ مصطفٰے وجہ غفران ہے
حق تعالیٰ کا قرآں میں فرمان ہے یا نبی وجہ اجر ثواب آپ ہیں
کون ہے جس کو یہ کامیابی ملی حق کے دربار میں باریابی ملی
یا حبیبِ خدا ایسے مخلوق میں کامیاب آپ اور باریاب آپ ہیں
کفر کے موسمِ جیٹھ و بیساکھ میں ساونِ دین وایمان برسادیا
ہوگئے جس سے شاداب اُجڑے چمن یا نبی دین کے وہ سحاب آپ ہیں
انبیاء کی نبوت ہے فیض آپ کا اولیاء کی ولایت ہے فیض آپ کا
از ازل تا ابد ساری مخلوق میں حق سے بے واسطہ فیضیاب آپ ہیں
رونقِ شام ہو یا کہ نور سحر سب ہیں مرہونِ نورِ شہ بحر و بر
آپ ہی سے اجالا ہے کونین میں یا نبی ہر اجالے کا باب آپ ہیں
در حقیقت اسے فضلِ ایزد کہو اور اسے لطف و انعام احمد کہو
اپنی تقریر سے اپنی تحریر سے ناشرِ سنیت انتخاب آپ ہیں

لودنا

۲۲۱

مدینہ دیکھنے کو چشمِ اہلِ دل ترستی ہے
دکھادے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
جہاں اللہ کے محبوبِ اعظم جلوہ فرما ہیں
وہاں صبح و مسا اللہ کی رحمت برستی ہے
خداوندِ دوعالم کے حبیبِ پاک کی الفت
اگر جاں دیکے ملجائے عزیزو جب بھی سستی ہے

حضورِ حق جو بخشائے گی ہم کو اے جہاں والو!
دو عالم میں محمد مصطفٰے پیارے کی ہستی ہے
نبی کی عظمت و سیرت بیگانہ روی اپنی
یہی خفت کا باعث ہے یہی تو وجہ پستی ہے
یہ سب فیضان ہے میرے نبی کی پیاری سیرت کا
جہاں میں آج جو چاروں طرف وحدت پرستی ہے
شرابِ عشقِ حق ایسی پلائی ساقیٔ دیں نے
قیامت تک نہ اُترے جو وہ ہر مومن کو مستی ہے
قدم رکھنا سنبھل کر انتخاب اس دارِ فانی میں
یہ دنیا ایسی ناگن ہے جو ایماں کو بھی ڈستی ہے

سری

۲۲۲

منافق عظمتِ آقا کا قائل ہو نہیں سکتا
کبھی فردوس میں جانے کے قابل ہو نہیں سکتا
نہیں جو قلب گہوارہ حبیبِ حق کی الفت کا
مرے دعویٰ ہے وہ مولا سے واصل ہو نہیں سکتا
جمالِ مصطفٰے جس کی نگاہوں میں سمایا ہو
کسی کے حسن و رنگت پر وہ مائل ہو نہیں سکتا
یہی حکمِ شریعت ہے یہی رمزِ طریقت ہے
بلا حب نبی ایمان کامل ہو نہیں سکتا
جسے اللہ نے بخشی ہے دولت نورِ ایماں کی
شہ طیبہ کی عظمت سے وہ جاہل ہو نہیں سکتا

نہ ہو انتک محبت جس کو محبوبِ الٰہی سے
کبھی وہ منزلِ عرفاں کا حامل ہو نہیں سکتا
جوان کا ہے وہ ان کی یاد ہی میں مست رہتا ہے
کسی کے ذکرِ بے معنیٰ میں شاغل ہو نہیں سکتا
ترے سینے میں کینہ ہے اگر شاہِ مدینہ سے
کبھی کیفِ محبت تجھ کو حاصل ہو نہیں سکتا
مرا دل، دل ہے اس میں جلوہ گر ہیں سیدِ عالم
نہ ہوں وہ جلوہ گر جسمیں وہ دل، دل ہو نہیں سکتا
ملی ہے بھیک جس کو انتخاب اس آستانے سے
کبھی اغیار کے در کا وہ سائل ہو نہیں سکتا

۲۲۳ پاتھرڈیہہ

سیرتِ محمد نے نور وہ بکھیرا ہے
ظلمتوں کے سینے سے رونما سویرا ہے
وہ ہمارا آقا ہے شق کیا قمر جس نے
وہ ہمارا داتا ہے جس نے مہر پھیرا ہے
اس جھلستے موسم میں وقتِ نفسی نفسی پر
دامنِ محمد ہی عاصیوں کا ڈیرا ہے
آپ میرے ملجا ہیں آپ میرے ماویٰ ہیں
اک نگاہِ رحمت ہو آفتوں نے گھیرا ہے
کاش قبر میں آقا آئیں اور فرمائیں
اس سے پوچھتے کیا ہو یہ غلام میرا ہے

Scanned with CamScanner

تیرا دین کامل ہے اور نبی ترے اکمل
تیرا شاخِ نازک پر ہائے کیوں بسیرا ہے
تو نے شمعِ طیبہ سے لَو نہیں لگائی ہے
جب ہی دل کی دنیا میں آج تک اندھیرا ہے
انتخابؔ کیا ڈر ہو مجھ کو روزِ محشر کا
جو شفیعِ محشر ہے وہ رسول میرا ہے

۲۲۴ گومو

ہے ہراک شئی کا سبب خَلقت رسول اللہ کی
ہے ہراک شئی سے عیاں عظمت رسول اللہ کی
رفعتِ عرشِ بریں بھی ان کے ہے زیرِ قدم
ہوتی ہے اس سے عیاں رفعت رسول اللہ کی
جب ہیں خیر الانبیاء واللہ میرے مصطفےٰ
کیوں نہ ہو خیر الامم امت رسول اللہ کی
خوں کے پیاسوں کو دعاؤں سے نوازا آپ نے
معاف کردینا یہ ہے عادت رسول اللہ کی
وہ شفاعت پائے گا اللہ کے محبوب کی
جو مسلماں دیکھ لے تُربت رسول اللہ کی
کی ہے اصحابِ حبیبِ کبریا نے عمر بھر
جان و مال اولاد سے خدمت رسول اللہ کی
قربتِ صدیق اور فاروق ہے اس سے عیاں
قبر میں بھی مل گئی قربت رسول اللہ کی

Scanned with CamScanner

کُل جہاں کا رب ہے اللہ اور ہیں رحمت رسول
ہے سبھی مخلوق پہ رحمت رسولِ اللہ کی
یوں بھی جنت ہے ہماری انتخابِ قادری
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

۲۲۵ جھوڑیا

ہوتا ہے حقیقت کا اظہار مدینے میں
ہے قدرتِ باری کا شہکار مدینے میں
رحمت کے نمایاں ہیں آثار مدینے میں
ہے رحمتِ عالم کا دربار مدینے میں
سو بار بُلائیں گر سرکار مدینے میں
پہونچے گے یقیناً ہم ہر بار مدینے میں
محبوبِ خدا کا ہے دربار مدینے میں
پھر کیوں نہ جھکے سارا سنسار مدینے میں
رہتا ہے ہراک مومن سرشار مدینے میں
ہے گنبدِ خضریٰ کا دیدار مدینے میں
قسمت پہ مجھے اپنی ہر ناز بجا ہوگا
اے کاش میں ہوجاؤں بلہار مدینے میں
فیضِ درِ آقا ہے ہوتی ہے شفا سب کو
بیمار نہیں رہتے بیمار مدینے میں
ہرگام پہ رحمت ہے ہر سانس عبادت ہے
لمحات نہیں جاتے بیکار مدینے میں

Scanned with CamScanner

خوابیدہ مقدر کو گر اپنے جگانا ہے
آجاؤ کہ ہوتا ہے بیدار مدینے میں
بن مانگے ہی ملتی ہے ہراک کو مئے وحدت
محروم نہیں رہتے مئے خوار مدینے میں
اک چھینٹا اِدھر بھی ہو حسنین کے صدقے میں
ہوتی ہے جو رحمت کی بوچھار مدینے میں
ہر ذرہ مدینہ کا صد رشکِ مہ خور ہے
ہے پیکرِ نوری کا دربار مدینے میں
سائل نے جو مانگا ہے اس سے بھی سوا پایا
دیکھا ہی نہیں ہم نے انکار مدینے میں
ہر گُل میں جہاں دیکھی بو لطف و عنایت کی
کونین میں ہے وہ بس گلزار مدینے میں
پھر کیوں نہ فضیلت ہو روضے کو دوعالم پر
رہتے ہیں دوعالم کے سردار مدینے میں
پروانہ شفاعت کا ہوجائے مجھے حاصل
ہوجاؤں اگر حاضر اک بار مدینے میں
دربارِ محمد کی شوکت یہ قدیریؔ ہے
ہوجاتا ہے دیوانہ ہشیار مدینے میں

بھوجپور

۲۲۶

کون ماہِ مبیں ہے تمہارے سوا　　کون مہرِ حسیں ہے تمہارے سوا
جسکو یوسف بھی دیکھیں تو دیکھا کریں　　کون ایسا حسیں ہے تمہارے سوا

خلوتِ لامکاں میں خدا کی قسم کون مسند نشیں ہے تمہارے سوا
غیر بھی جس کو کہکر پکارے امیں کون ایسا امیں ہے تمہارے سوا
نزع میں قبر میں عرصۂ حشر میں کوئی اپنا نہیں ہے تمہارے سوا
ہر مصیبت میں مشکل میں ہر موڑ پر کون میرا معیں ہے تمہارے سوا
قاب قوسین سے بلکہ اس سے فزوں کون رب کے قریں ہے تمہارے سوا
سر کی آنکھوں سے دیکھا جمالِ خدا کس کو عین الیقیں ہے تمہارے سوا
جس کو بے واسطہ نورِ حق کہہ سکیں دوجہاں میں نہیں ہے تمہارے سوا

انتخابِ قدیری کا یا مصطفٰے
کوئی ناصر نہیں ہے تمہارے سوا آسنسول

۲۲۷

اللہ رے یہ شان یہ شوکت حضور کی
دونوں جہان پر ہے حکومت حضور کی
فضل خدا سے جب کہ ہے جنت حضور کی
پھر کیوں نہ جائے خلد میں امت حضور کی
پُرساں نہ ہوگا جب کوئی میدانِ حشر میں
کام آئے گی ہمارے شفاعت حضور کی
جب انبیاء و مرسلیں ان کے ہیں مقتدی
ثابت ہوئی ہراک پہ فضیلت حضور کی
مہر و مہ و نجوم ہیں عکسِ رُخِ نبی
واللہ ہر ایک گُل میں ہے نکہت حضور کی

لوٹا لیا ہے شمس تو ٹکڑے کیا قمر
یہ ہے کمال اور یہ قدرت حضور کی
جس ذات نے بنایا ہے حسن و جمال کو
اُس ذات کو پسند ہے صورت حضور کی
در پہ جو ان کے آگیا خالی نہیں گیا
کہنا ''نہیں'' نہیں ہے یہ عادت حضور کی
اپنے مخالفوں کو نوازا حضور نے
بے مثل دوجہاں میں ہے سیرت حضور کی
اے انتخاب اس کو کہو عرشِ کبریا
جس دل میں بس گئی ہے محبت حضور کی ہزاری باغ

۲۲۸

جس کو دیکھا تھا جبریل کی آنکھ نے عرش کا وہ ستارا مدینے میں ہے
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے نور کا وہ منارا مدینے میں ہے
اللہ اللہ بہ فیضِ شہ انبیاء نورِ حق آشکارا مدینے میں ہے
جس سے شاداب ہیں گلستانِ کرم رحمتوں کا وہ دھارا مدینے میں ہے
وہ حلیمہ کی آغوش میں جو پلا آمنہ کا دولارا مدینے میں ہے
بیکسوں کا یتیموں کا بیواؤں کا دوجہاں کا سہارا مدینے میں ہے
عشقِ احمد کا واللہ یہ اعجاز ہے طائرِ دل جو مائل بہ پرواز ہے
صیغۂ راز میں اپنا یہ راز ہے ہم یہاں دل ہمارا مدینے میں ہے
اللہ اللہ مدینے کی یہ رفعتیں ہر نفس رحمتیں ہر قدم برکتیں
عرش و جنت سے بھی اس کو افضل کہو کیونکہ رب کا پیارا مدینے میں ہے

Scanned with CamScanner

چاند بھی جس کو دیکھے تو شرمائے ہے خلد بھی جس کو دیکھے تو للچائے ہے
وہ نظارا دو عالم میں ہوگا کہاں مومنو! جو نظارا مدینے میں ہے
نورِ رحمت وہاں شانِ رحمت بھی ہے فضلِ حق ہے وہاں شانِ قدرت بھی ہے
وصلِ حق ہے وہاں کانِ عظمت بھی ہے اپنے مولا کا پیارا مدینے میں ہے
شہرِ مکہ میں نیکی ہو یا ہو بدی ہے جزا و سزا اس کی اک لاکھ ہی
ہے جزا ایک نیکی کی پنجاہ ہزار اور بدی کا خسارا مدینے میں ہے
انتخابِ قدیری کبھی نہ کبھی حاضری تیری طیبہ میں ہوجائے گی
کہنا سرکار سے آپ کا ہے کرم آج فرقت کا مارا مدینے میں ہے

جھریا

۲۲۹

سر ہے دربارِ الٰہی میں جھکانے کیلئے
دل ہے محبوبِ الٰہی سے لگانے کیلئے
اپنی رودادِ الم ان کو سنانے کیلئے
دل ہے بے چین مدینے مرا جانے کیلئے
اپنے خوابیدہ مقدر کو جگانے کیلئے
حاضرِ بزم ہوں اک نعت سنانے کیلئے
شمعِ ایماں کو وہ آئے ہیں جلانے کیلئے
ظلمتِ کفر کو دنیا سے مٹانے کیلئے
سوزشِ مہرِ قیامت تو ہے تسلیم مگر
ان کا دامن ہمیں کافی ہے چھپانے کیلئے

Scanned with CamScanner

شاہِ کوثر ، لبِ کوثر ، لئے جامِ کوثر
جلوہ افروز ہیں امت کو پلانے کیلئے
نامِ سرکار مٹاہے نہ مٹے گا ہمدم
مٹ گئے جو بھی اُٹھے اس کو مٹانے کیلئے
شورِ طوفانِ حوادث کا مجھے خوف نہیں
نام کافی ہے محمد کا بچانے کیلئے
انتخاب امن وسکوں سیرتِ سرکار میں ہے
میرا پیغام یہ ہے سارے زمانے کیلئے

۲۳۰ دھنباد

ظلمتِ قبر مٹانے کے لئے آپ آئے
شمعِ ایماں کو جلانے کے لئے آپ آئے
آتشِ شرک بجھانے کے لئے آپ آئے
بادِ توحید چلانے کے لئے آپ آئے
دین اسلام سکھانے کے لئے آپ آئے
یعنی دوزخ سے بچانے کے لئے آپ آئے
پیشِ اصنام جھکا کرتے تھے مخلوق کے سر
پیشِ حق ان کو جھکانے کے لئے آپ آئے
قبر میں تنگی و تنہائی و تاریکی تھی
وحشت قبر مٹانے کے لئے آپ آئے
جن کو خالق کی نہ یاد آتی تھی بھولے سے کبھی
ان کو خالق سے ملانے کے لئے آپ آئے

Scanned with CamScanner

ہادیٔ راہِ خدا داعی الی اللہ بن کر
یا نبی سارے زمانے کے لئے آپ آئے
جن کے نزدیک تھے اصنام ہی سب کچھ انکو
حق کا گرویدہ بنانے کے لئے آپ آئے
گرمیٔ حشر سے جب حال بُرا ہونے لگا
اپنے دامن میں چھپانے کے لئے آپ آئے
بحرِ عصیاں میں سفینے جو ہوئے تھے غرقاب
ان کو ساحل پہ لگانے کے لئے آپ آئے
انتخاب امن کی اک شمعِ مجلّٰے بن کر
حق کا پیغام سنانے کے لئے آپ آئے

۲۳۱ کلیر شریف

جب وہ دنیا میں شہنشاہِ انام آتے ہیں
عرش سے حور و ملک بہر سلام آتے ہیں
جتنے اللہ کی رحمت کے پیام آتے ہیں
میرے سرکارِ دوعالم ہی کے نام آتے ہیں
اللہ اللہ شہ کونین کی شانِ اعجاز
پتھروں کو بھی تو اندازِ کلام آتے ہیں
ظلمتِ قبر کا کیا خوف ستائے گا مجھے
قبر میں بھی تو وہی ماہِ تمام آتے ہیں
نزع ہو، قبر ہو، محشر ہو کہ میزانِ عمل
ہر جگہ سبکے مصیبت میں وہ کام آتے ہیں

Scanned with CamScanner

شورِ معراج کی شب مسجدِ اقصیٰ میں یہ تھا
اب وہ ہم سارے اماموں کے امام آتے ہیں
ان کی عظمت کو بھلا کون سمجھ پائے گا
جن کو خود مالک و مولیٰ کے سلام آتے ہیں
اپنے محبوب کو القاب سے کرتا ہے خطاب
اور نبیوں کے خطابات میں نام آتے ہیں
اللہ اللہ مرے سرکار کی شانِ رحمت
"ڈگمگاتا ہوں تو رحمت کے پیام آتے ہیں"
جو ہیں مقتولِ رہِ حق انہیں مُردہ نہ کہو
اپنے دامن میں لئے عمرِ دوام آتے ہیں
جگمگاتا ہے جہاں نور ہے ہر سو پھیلا
جس گھڑی شاہِ رسولانِ عظام آتے ہیں
اہل سنت کو جو دیکھے تو کہے مجمع حشر
دیکھو دیکھو وہ محمد کے غلام آتے ہیں
انتخاب اہل سنن حشر میں پہونچیں جس دم
شور اُٹھے دیکھو محمد کے غلام آتے ہیں

۲۳۲ بلیاپور

وہ بے نیاز ہوئے ہیں ہراک کی ان بن سے
جو منسلک ہیں شہ دوجہاں کے دامن سے
صدائیں آتی ہیں مومن کے دل کی دھڑکن سے
فدا ہیں شاہِ دوعالم پہ تن سے اور من سے

فضائے خلد معطر ہو جس پسینے سے
اُسے میں کیسے دوں نسبت گلاب و سوسن سے
قسم خدا کی وہ ہیں نازشِ بہارِ ارم
لپٹ گئے ہیں جو کانٹے نبی کے دامن سے
ہمیں عزیز ہے پیارا ہے ذکرِ شاہِ امم
غرض نہ غنچۂ وگل سے نہ بوستاں بن سے
انہیں کمی نظر آتی ہے نقص ملتا ہے
مرے حضور سے جو ہوگئے ہیں بدظن سے
بنالیا ہے سہارا خدا کی عظمت کو
مرے حضور کی توہین کی ہے کس فن سے
عطائے رب سے ہیں مختارِ دوجہاں آقا
یہ انتخاب عقیدہ ہے اپنا بچپن سے

۲۳۳ مرادآباد شریف

ہے بفرمانِ خدا ایماں کا یہ پہلا اصول
وہ خدا کا ہے جو دل سے ہے وفادارِ رسول
انکی عظمت چھوڑ کر ہراک عبادت ہے فضول
جس میں ہو عظمت نبی کی وہ خدا کو ہے قبول
دیں کی خاطر ہے ہراک ظلم وستم مجھ کو قبول
کیونکہ میرے سامنے ہے اسوۂ ابن بتول
زندگی کی نزع میں ہوجائے گی قیمت وصول
دل میں ہو یادِ نبی اور روبرو روئے رسول

مرنے والو! کیوں نہ تم پہ رحمتوں کا ہو نزول
نزع کے وقت آ گیا ہے لب پہ جب نامِ رسول
جس طرف سے آپ گزرے نور برساتے گئے
یہ مہ و خورشید و انجم آپ کے قدموں کی دھول
یہ دیارِ مصطفےٰ ہے آؤ سر کے بل چلیں
ہے دیارِ مصطفےٰ کا مومنو کانٹا بھی پھول
جس طرح کونین کے پھولوں میں بہتر ہے گلاب
انبیاء کی صف میں ہیں اس طرح سے میرے رسول
موجِ طوفاں کیوں سفینے سے ترے کترا گئی
کیا بھنور میں تیرے لب پہ آ گیا نامِ رسول
نورِ حق کو کہہ رہا ہے اپنے ہی جیسا بشر
وہ ہیں نورِ حق ، منافق اس کو تو ہرگز نہ بھول
انتخابؔ اک دن مدینے میں طلب فرمائیں گے
رکھ بھروسہ مصطفےٰ پر ہو نہ تو ہرگز تو ملول

۲۳۴ • رانی گنج

میرے بازو میں پر ہے نہ زر پاس ہے، میں مدینے کا پھر بھی طلبگار ہوں
ان کے لطف و کرم کا سہارا ہے بس ، ورنہ ظاہر تو یہ ہے کہ نادار ہوں
میرے آقا کرم اتنا فرمایئے ، خواب ہی میں کسی روز آجایئے
اپنے چہرے سے چلمن کو سرکایئے ، اک زمانے سے مشتاقِ دیدار ہوں
ہو مرے حال پر بھی نگاہِ کرم ، میرا میدانِ محشر میں رکھئے بھرم
یا شفیعِ امم تاجدارِ حرم ، آپ کا ہوں اگرچہ گنہگار ہوں

بیکسوں بے بسوں کے ہو تم ہمنوا، درد مندوں ضعیفوں کے حاجت روا
میری بگڑی بنا دیجئے مصطفےٰ، سخت مجبور و مفلس ہوں نادار ہوں
گردشِ وقت مجھ سے نہ ہرگز الجھ، مجھ کو کمزور اور ناتواں نہ سمجھ
عظمتوں کو مری خوب پہچان لے میں غلامِ شہنشاہِ ابرار ہوں
کیسے لعل و گہر کیسے برگ و شجر، ہیچ ہیں میری نظروں میں شمس و قمر
جان جاتی ہے سو بار جائے مگر، میں غمِ مصطفےٰ کا خریدار ہوں
کاش طیبہ بلائیں شہ محترم سر کے بل جاؤں طیبہ خدا کی قسم
چومتا جاؤں گا ان کے نقشِ قدم یہ ہے دیوانگی کتنا ہشیار ہوں
میں نظر جانبِ خلد اُٹھاؤں گا کیا، ذہن میں بوئے جنت بساؤں گا کیا
حور و غلماں کو خاطر میں لاؤں گا کیا، میں تو حسنِ محمد سے سرشار ہوں
میرے دل میں ہے حبِ شہ دوسرا اور سر پہ ہے دامانِ غوث الوریٰ
انتخابِ قدیری خدا کی قسم میں بہر حال جنت کا حقدار ہوں

۲۳۵ اصالت گنج

میسر اے مرے مولیٰ کوئی تو ایسی شب آئے
نظر اب خواب ہی میں جلوۂ شاہِ عرب آئے
گروہِ انبیاء و اولیاء محشر میں جب آئے
شہ کونین ہی کا نام لیتے سب کے سب آئے
بشارت جن کی آمد کی سنائی سب رسولوں نے
وہ بن کر رحمۃ للعالمیں محبوبِ رب آئے
کبھی مزمل ویٰسیں کہیں مدثر و طٰہٰ
تمہاری شان میں یا مصطفےٰ کیا کیا لقب آئے

نظر کے سامنے ہو آستانِ سرورِ عالم
نہ جانے وہ حسیں ساعت مری قسمت میں کب آئے
لبوں پر تھا فرشتوں کے درودوں کا حسیں نغمہ
حبیبِ کبریا اس عالمِ ظاہر میں جب آئے
مسلماں جان و مال اولاد سب قربان کر دینگے
رسولِ پاک کی عظمت پہ کوئی حرف جب آئے
یہ حسرت انتخابِ قادری کے دل میں ہے مولیٰ
لبوں پر یا حبیب اللہ وقتِ جاں بلب آئے

حسین آباد

۲۳۶

نہ رہینِ حزن و محن رہے نہ غریقِ بحر الم رہے
وہ بشر کہ جس کی بساط پر مرے مصطفےٰ کا کرم رہے
نہ اسے خیالِ صنم رہے نہ اسے تلاشِ صنم رہے
وہ بشر کہ جس کی نگاہ میں شہ دیں کا نقشِ قدم رہے
وہی تاجدارِ عرب رہے وہی آبروئے عجم رہے
وہی اصل روحِ جناں رہے وہی پاسبانِ حرم رہے
وہ شفیع روزِ جزا رہے وہ قسیم خلد و ارم رہے
وہ امینِ رازِ خدا رہے وہ بنائے لوح و قلم رہے
وہی سر عزیز و بلند ہے درِ کبریا پہ جو خم رہے
وہی دل قبول و پسند ہے جسے ان کی یادِ بہم رہے
وہی ہر قدم رہے کامراں وہی بے نیازِ الم رہے
وہی سرفرازِ جہاں ہوئے جو غلامِ شاہِ امم رہے

نہ وجودِ اہلِ ستم رہا نہ ستم گروں کے ستم رہے
رہے دوجہان میں نامور بخدا وہ اہلِ کرم رہے
نہ کسی کا جاہ و حشم رہا نہ خود اہلِ جاہ و حشم رہے
جو رہے غلامِ حبیب حق وہ وجیہہ رب کی قسم رہے
وہی قلب عرشِ خدا بنا جہاں جلوہ گر ہوئے مصطفٰے
ہے اس آنکھ کا بڑا مرتبہ جو نبی کی یاد میں نم رہے
وہ ہو سدرہ یا کہ ہو لامکاں سر عرش ہو کہ ہو آسماں
بخدا ہمارے حضور کے یہ تمام زیرِ قدم رہے
یہ مقامِ امت مصطفٰے ہے نشانِ عظمتِ مصطفٰے
جو نبی ہیں افضلِ انبیاء تو غلام خیر امم رہے
نہ غمِ حیات کی فکر ہے نہ غمِ ممات کا ذکر ہے
وہ ہر ایک غم سے ہے ماورا جسے ہر گھڑی ترا غم رہے
مرے ہاتھ میں مری فرد ہے مرا چہرہ خوف سے زرد ہے
مجھے نعت کا یہ صلہ ملے سرِ حشر مرا بھرم رہے
یہ ہے انتخاب کی آرزو رہے دوجہان میں سرخرو
مرے حال پہ شہ نیک خو ترا لطف تیرا کرم رہے

۲۳۷

سلیم پور

یوں رسول ہونے کو ہیں بہت کوئی رب سے اتنا قریں نہیں
بجز ایک میرے حضور کے کوئی لامکاں کا مکیں نہیں
درِ مصطفٰے پہ جو آگیا وہ دلی مُراد کو پاگیا
مرے مصطفٰے کی یہ شان ہے کہ لبوں پہ لفظِ ''نہیں'' نہیں

کہا جبرئیل سے آپ نے کہیں دیکھا میری طرح کوئی
کہا جبرئیل نے آپ سے کوئی آپ جیسا حسیں نہیں
ہے فرازِ عرش نگاہ میں ، ہے نظر میں پستیٔ فرش بھی
سرِ عرش سے تہہِ فرش تک کوئی آپ جیسا حسیں نہیں
وہی نورِ زینتِ آسماں وہی نورِ رونقِ دوجہاں
نہ رہا ہو جس کی جبین میں وہ کسی نبی کی جبیں نہیں
وہ امین ایسے امین ہیں جنہیں کُل جہاں نے امیں کہا
وہ بس ایک نجدی خبیث تھا کہ نظر میں جس کی امیں نہیں
انہیں حق نے مالکِ کُل کیا یہ نہ پوچھ کیا کیا انہیں دیا
دو جہان میں وہ ہے چیز کیا جو نبی کے زیرِ نگیں نہیں
یہی انتخاب کو فخر ہے کہ غلامِ شافعِ حشر ہے
بخدا کہ عرصۂ حشر میں بجز ان کے کوئی معیں نہیں

۲۳۸

مرادآبادشریف

دربارِ حق میں جو جھکے وہ سر بھی خوب ہے
ہے جس کے دل میں عشقِ پیمبر بھی خوب ہے
ہر وقت ہوتی رہتی ہے برسات نور کی
میرے نبی کا روضۂ انور بھی خوب ہے
دن میں اگر ہے شمس تو شب میں ہلال ہے
محبوبِ حق کا روئے منور بھی خوب ہے
ہر دن ہے تازگی فزوں ہر دن مہک فزوں
گلزارِ آمنہ کا گلِ تر بھی خوب ہے

Scanned with CamScanner

در پہ جو تیرے آگیا دامن کو بھر گیا
آقا قسم خدا کی ترا در بھی خوب ہے
ہاتھوں میں تیرے آگیا دامانِ مصطفےٰ
اے انتخاب تیرا مقدر بھی خوب ہے

۲۳۹ اکھڑا

اپنے خوابیدہ مقدر کو جگاتے رہنا
بزمِ دل ذکرِ محمد سے سجاتے رہنا
ہر نفس حق کی حمایت میں لگاتے رہنا
نقشِ باطل کا بہر گام مٹاتے رہنا
گردنِ کفر اُتر آئے گی انشاء اللہ
حسنِ اخلاق کی تلوار چلاتے رہنا
نورِ ایمان کی تم بادِ خُنک سے یارو
کفر آلود شراروں کو بجھاتے رہنا
زلزلے نجد میں آتے رہیں مثلِ فارس
جشنِ میلاد اسی طرح مناتے رہنا
خوں پسینے کی کمائی ہو کہ اولادِ عزیز
نامِ سرکار پہ ہر شئی کو لُٹاتے رہنا
انتخاب ان کی محبت ہے یہ روحِ ایماں
اپنا پیغام زمانے کو سناتے رہنا
انتخاب آج ہو جس طرح سے تم نغمہ سرا
ذکرِ محبوب اسی طرح سناتے رہنا

Scanned with CamScanner

۲۴۰

لامکان کے مکیں سید المرسلیں کیا سمجھ پائے کوئی کہ کیا آپ ہیں
مصطفےٰ آپ ہیں مجتبیٰ آپ ہیں میرے آقا حبیبِ خدا آپ ہیں
آپ کی ذات ہے وجہ کون و مکاں یانبی خاتم الانبیاء آپ ہیں
اللہ اللہ یہ مرتبہ آپ کا ابتدا آپ ہیں انتہا آپ ہیں
آپ شمس الضحیٰ آپ بدر الدجیٰ آپ صدر العلیٰ آپ نور الھدیٰ
حق نواز آپ ہیں حق نوا آپ ہیں حق نگر آپ ہیں حق نما آپ ہیں
آپ اول بھی ہیں آپ آخر بھی ہیں آپ باطن بھی ہیں آپ ظاہر بھی ہیں
تاجدارِ دوعالم حبیبِ خدا مظہرِ شانِ ربّ علا آپ ہیں
آپ تشریف لائے تو ایماں ملا ہم کو قرآں ملا ہم کو رحمٰں ملا
جس کے صدقے میں پائی ہیں کل نعمتیں حق کی وہ نعمتِ بے بہا آپ ہیں
گرمیٔ حشر مجھ کو ستائے گی کیا ظلمتِ قبر مجھ کو ڈرائے گی کیا
قبر میں حشر میں اور ہر اک موڑ پر یا نبی میرے مشکل کشا آپ ہیں
میں نے مانا کہ زوروں پہ طوفان ہے ہر نفس مضطرب ہے پریشان ہے
انتخابِ قدیری تو ہے مطمئن اس کی کشتی کے جب ناخدا آپ ہیں

سیون ڈیہہ

۲۴۱

بدنصیبوں کے بلندی پہ نصیب آتے ہیں
آج اللہ کے دنیا میں حبیب آتے ہیں
پیش ہرگام پہ حالات عجیب آتے ہیں
جب مسلمان مدینے کے قریب آتے ہیں

ایک لمحے میں بنا دیتے ہیں وہ ان کو امیر
شاہِ کونین کے در پہ جو غریب آتے ہیں
بیقراروں کیلئے آئے ہیں وہ لیکے قرار
درد مندوں کیلئے بنکے طبیب آتے ہیں
دور ہوجاتے ہیں احباب مصیبت میں مگر
میرے سرکار مصیبت میں قریب آتے ہیں
ان کو ہے پیار غریبوں سے امیروں سے مگر
ہاں پسند ان کو زیادہ تو غریب آتے ہیں
وہ ہیں محبوبِ خدا نورِ خدا ذکرِ خدا
بنکے وہ حسنِ الٰہی کے نقیب آتے ہیں
دیکھ کر ہوتا ہے ہرایک منافق ششدر
اہلسنت کے جو میداں میں مُجیب آتے ہیں
انتخاب آج تجھے دیکھ کے ہرلب پہ یہ ہے
اہلسنت کے یہ بیباک خطیب آتے ہیں

۲۴۲ دلیل نگر

مدینے جائیں یہ خواہش ہے جن کے سینے میں
خدا کے فضل سے پہونچیں گے وہ مدینے میں
جو جدہ جاؤ تو لب پر ہو نعرۂ **لبیک**
درود پڑھنا جو رکھنا قدم سفینے میں
غلافِ کعبہ کو چوما تو ہوگئے بیخود
سرور آگیا زمزم شریف پینے میں

برس رہی ہے مدینے میں رحمتوں کی بہار
"وہیں پہ لطف ہے مرنے میں اور جینے میں"
یہ ارضِ پاکِ مدینہ ہے اس کا کیا کہنا
خدا، حبیبِ خدا سب ملے مدینے میں
نثار ہونے کو نکلے ہے دل بھی سینے سے
عجب کشش ہے خدا کی قسم مدینے میں
پئے حبیبِ خدا اس سے دور فرمادے
رہیں عیوب و نقائص بھی جس کمینے میں
اس انتخابِ قدیری کو از طفیل حسین
مرے حضور بلالیجئے مدینے میں

۲۴۳ نینی تال

ان کے کشکولِ مقدر میں سعادت آئے
جن کی قسمت میں مدینے کی زیارت آئے
سبز گنبد کی میسر جو زیارت آئے
پھر تو حصے میں محمد کی شفاعت آئے
پیکرِ لطف و عطا کانِ سخاوت آئے
میرے سرکار لئے نورِ ہدایت آئے
نور و رحمت کی ہے برسات زمانے بھر میں
آج دنیا میں شہنشاہِ رسالت آئے
اہل سنت کو ملے دامنِ رحمت تیرا
شافعِ روزِ جزا جب کہ قیامت آئے

بے قراروں کو سرِ حشر قرار آیا ہے
سر پہ رکھ کر جو نبی تاجِ شفاعت آئے
ان کی سطوت کو بھلا کون سمجھ سکتا ہے
جن کے قبضے میں دوعالم کی ولایت آئے
ان کی عظمت بھی رسولوں سے سوا ہوگی ضرور
جن کے حصے میں رسولوں کی امامت آئے
رحمتِ حق بخدا اب بھی مچل سکتی ہے
آنکھ میں گر تری آنسوئے ندامت آئے
آج اس جا پہ خدا نے ہمیں پہنچا ہی دیا
اہلِ ایماں کو جہاں لطفِ عبادت آئے
جو منافق کرے توہینِ رسولِ اعظم
کیوں نہ پھر اسکے مقدر میں ضلالت آئے
انتخاب اسکو کہو فضل خدا لطفِ نبی
ورنہ تجھ کو یہ بھلا شانِ خطابت آئے

۲۴۴ مقیر ڈیہہ

نبی کی اہلسنت اس طرح تعظیم کرتے ہیں
خدا کے بعد ان کا مرتبہ تسلیم کرتے ہیں
احادیث کریمہ اور آیاتِ شریفہ سے
بہر عنوان ہم اغیار کی تفہیم کرتے ہیں
خدائے پاک معطی اور محمد مصطفےٰ قاسم
ہر اک نعمت خدا کی مصطفےٰ تقسیم کرتے ہیں

خیالِ ساقیٔ کوثر بہت کچھ رنگ لاتا ہے
مسلماں جب بھی ذکرِ کوثر و تسنیم کرتے ہیں
جو تھے اک دوسرے کے خوں کے پیاسے مصطفےٰ انکی
اُخوت کی حسیں بنیاد پر تنظیم کرتے ہیں
خدائے پاک انکا ہے انہیں کی کُل خدائی ہے
نبی کی عزت و عظمت کو جو تسلیم کرتے ہیں
مرے اصحاب تارے ہیں تم انکی اتباع کرنا
یہ امت کو محمد مصطفےٰ تعلیم کرتے ہیں
جو جائز ہے اسے اہل سنن جائز سمجھتے ہیں
غلط ہے، اہلسنت دین میں ترمیم کرتے ہیں
نہ ہوگا انتخاب ان کے کسی احسان کا بدلہ
گرا نکے نام پر قربان ہفت اقلیم کرتے ہیں

۲۴۵ پھپھوند شریف

اہلِ ہوس کو جاہ ملے یا حشم ملے
مجھ کو ملے تو شاہِ مدینہ کا غم ملے
نعتِ نبی کا یہ تو صلہ کم سے کم ملے
دیدارِ شاہِ کون و مکاں مرتے دم ملے
گو لاکھ زندگی میں مجھے رنج و غم ملے
ان کا کرم کہ مجھ سے برنگِ کرم ملے
اہلِ یقیں کے سر بخدا مجھ کو خم ملے
جس جا حضور آپ کے نقشِ قدم ملے

پیہم جبینِ شوق لٹائے وہاں سجود
اے دل جہاں وہ بارگہ محترم ملے
اللہ رے یہ رعب و جلالِ محمدی
کعبے میں انکے سرنگوں سارے صنم ملے
وہ زندگی ہو، قبر ہو، میزان و حشر ہو
ہر جا ہمیں حضور کے لطف و کرم ملے
سدرہ ہو، عرشِ پاک ہو یا لامکان ہو
ہر جا مرے نبی کے نشانِ قدم ملے
ان کے کرم نے اپنے گلے سے لگالیا
میدان حشر میں جو پریشان ہم ملے
ممکن نہیں جو بارشِ لطف وکرم نہ ہو
ہاں عاصیوں کی آنکھ ندامت سے نم ملے
اُٹھی نظر جو جانبِ حسنِ رخ نبی
یہ مہر و ماہ ہیچ خدا کی قسم ملے
اک لمحہ بھی وہ آنکھ نہ ہم سے ملا سکی
جب انتخابؔ گردشِ دوراں سے ہم ملے

۲۴۶ بردوان

یانبی آپ کے چہرۂ پاک سے جب نقاب منور سرک جائے گی
ہم غلاموں کو دیدار ہوجائے گا اور قسمت ہماری چمک جائے گی
جس گلی سے بھی گزرے ہیں پیارے نبی بوئے گل سے فزوں وہ مہکنے لگی
خانۂ دل میں تشریف لے آیئے میرے دل کی گلی بھی مہک جائے گی

میں ہوں دیوانہ سرکارِ کونین کا میں ہوں مستانہ سرکارِ کونین کا
مجھ کو مت چھیڑ اے گردشِ وقت اب آہ نکلی تو وہ عرش تک جائے گی
قاسم خلد ہیں حضرت مصطفےٰ فضل حق سے ہیں ہم امت مصطفےٰ
ساری امت پے رحمتِ مصطفےٰ باغِ جنت میں لاریب و شک جائے گی
جب نکیرین مرقد میں آجائیں گے **ما تقول** سوال آکے فرمائیں گے
ہم جوابِ صحیح ان کو دے پائیں گے اور زبانِ منافق بہک جائے گی
شاہِ دیں کے طریقے کو اپنایئے اور وفادارِ صدیق بن جایئے
دامنِ ہر شہید و ولی تھامئے خلد کو بس یہی اک سڑک جائے گی
شاہِ کونین مفلس ہیں نادار ہیں اور نہ مالک ہیں وہ اور نہ مختار ہیں
انتخابِ قدیری یہ بکواس تو بس زبانِ منافق ہی بک جائے گی

ڈالٹن گنج

۲۴۷

بتائیں ہم محمد مصطفےٰ کو کیا سمجھتے ہیں
انہیں خالق کا بندہ خَلق کا آقا سمجھتے ہیں
محمد مصطفےٰ کو اہلِ ایماں کیا سمجھتے ہیں
انہیں مشکل کشا، حاجت روا، داتا سمجھتے ہیں
کوئی اہلِ نظر سے پوچھ لے وہ کیا سمجھتے ہیں
محبّ کے مثل وہ محبوب بھی یکتا سمجھتے ہیں
منافق سرورِ کونین کو کیسا سمجھتے ہیں
وہ نورِ کبریا کو اپنے ہی جیسا سمجھتے ہیں
رخِ محبوب حق تو آئینے کی شان رکھتا ہے
بُرے ان کو بُرا، اچھے انہیں اچھا سمجھتے ہیں

قمر خورشید و انجم کی چمک پھولوں کی رعنائی
انہیں حسنِ شہ کونین کا صدقہ سمجھتے ہیں
حبیبِ حق سے نسبت گنبدِ خضریٰ کو حاصل ہے
اسے باعث اسے کعبے کا ہم کعبہ سمجھتے ہیں
قبورِ اولیاء کو کوئی مومن دے اگر بوسہ
منافق اپنی غلطی سے اُسے سجدہ سمجھتے ہیں
علومِ دوجہاں کو انتخابؔ قادری ہم تو
نبی کے بحرِ علمی کا بس اک قطرہ سمجھتے ہیں

۲۴۸ ٹھاکر دوارہ

ہمیں بھی یارسول اللہ جمال اپنا دکھادینا
کبھی تو خواب ہی میں بختِ خوابیدہ جگادینا
ذرا روئے منور سے نقاب اپنے اُٹھادینا
جمالِ کبریا کا آئینہ ہم کو دکھا دینا
دلِ مضطر کی یہ حسرت دمِ آخر مٹادینا
دمِ آخر مئے دیدار اے آقا پلا دینا
اگر تم چاہتے ہو قلب کو اپنے جلا دینا
تو شمعِ الفتِ سرکار کو دل میں جلا دینا
مجھے سرکار میری نعت کا اتنا صلہ دینا
حضورِ داورِ محشر مجھے اپنا بتا دینا
زمانے کو یہ پیغامِ شہیدِ کربلا دینا
خدا و مصطفےٰ کے نام پہ سب کچھ لُٹا دینا

مرا پیغام یہ سارے زمانے کو سنا دینا
کبھی اغیار کی الفت کو تم دل میں نہ جا دینا
عطا فرما کے منھ مانگی مُراد آقا نے فرمایا
بتاؤ اے ربیعہ اور ابھی تم کو ہے کیا دینا
لگی ہے بھیڑ کوثر پر یہی نعرہ ہے ہر لب پر
مئے کوثر ہمیں اے ساقیٔ کوثر پلا دینا
کوئی سائل کبھی خالی نہیں لوٹا مدینے سے
مرے آقا کی عادت ہے طلب سے بھی سوا دینا
یہی تو وجہ خفت ہے یہی پستی کا باعث ہے
پیامِ مصطفےٰ کو قومِ مسلم کا بھلا دینا
جہاں میں آپ کا مشہور ہوں اے شافعِ محشر
سرِ محشر مجھے دامانِ رحمت میں چھپا لینا
میں دیکھوں کیا نہیں ملتا تجھے اے مانگنے والے
ذرا اپنی دعاء میں مصطفےٰ کا واسطہ دینا
جنابِ عائشہ کی سوزنِ گم گشتہ ملتی ہے
ہے نور افزاء جنابِ مصطفےٰ کا مسکرا دینا
منافق ہے منافق ہے منافق ہے منافق ہے
جو کہتا ہے کہ بدعت ہے نیاز و فاتحہ دینا
خدا کے بعد جو کچھ مرتبہ ہے مصطفےٰ کا ہے
سبق یہ انتخابِ قادری تم جا بجا دینا

بدایوں شریف

۲۴۹

ہوجائے میسر رُخِ انور کا نظارا — مدت ہوئی ہوں طالبِ دیدار تمہارا
اے رحمتِ عالم کوئی رحمت کا اشارا — اب ہند میں مشکل ہے غلاموں کا گزارا
جس وقت کیا سرورِ عالم نے اشارا — اس وقت ہوا چاند بھی واللہ دوپارا
ہم کو تو دو عالم میں ہے بس ان کا سہارا — ہے عرش پہ اور فرش پہ جن کا کہ اِجارا
موجیں ہیں بلا کی ہے بہت دور کنارا — کشتی کو بچا دیجئے سرکار خدارا
بڑھکر مرے آقا نے گلے سے ہے لگایا — جسنے بھی مصیبت میں انہیں دل سے پکارا
اب لاج بہر حال تمہیں رکھنا پڑے گی — مشہور زمانے میں ہوں سرکار تمہارا
اب نارِ جہنم کا نہیں مجھ کو کوئی ڈر — دامن مرے ہاتھوں میں ہے سرکار تمہارا
اللہ رے محبوبیتِ شاہِ مدینہ — جو آپکو پیارا ہے وہی رب کو ہے پیارا
قرآن میں اللہ کا فرمان یہی ہے — جو آپ کا بردہ ہے وہ بندہ ہے ہمارا
بت خانۂ کعبہ میں گرے اوندھے زمیں پر — پیدا ہوا جس وقت حلیمہ کا دولارا

واللہ کبھی ہو نہیں سکتا ہے قدیریؔ
محبوب کی توہین محبّ کو ہو گوارا

رام نگر

۲۵۰

قرارِ بے قراراں چارۂ بے چارگاں تم ہو
حبیبِ حق سرِ محشر شفیعِ عاصیاں تم ہو
جمالِ ماہ و انجم اور بہارِ گلستاں تم ہو
مقیم عرشِ اعلیٰ اور مکین لامکاں تم ہو
یہی **اللہ یعطی** اور **انا قاسم** سے ہے ظاہر
ہے معطی کبریا لیکن قسیم دوجہاں تم ہو

مقامِ مصطفٰے کی رفعتوں کو بس خدا جانے
یہ حد ہے جو بھی ہو بعد از خدائے دو جہاں تم ہو
مرے سرکار میرے دامنِ خالی کو بھر دیجے
عطائے ایزدی سے مالک کون و مکاں تم ہو
تمہاری اک نگاہِ مہر ہو تو کام بن جائے
''خدا بھی مہرباں اس پر کہ جس پر مہرباں تم ہو''
تمہیں اول تمہیں آخر تمہیں باطن تمہیں ظاہر
بحکمِ ایزدی محبوبِ یزداں غیب داں تم ہو
کریں گی بڑھ کے استقبال خود اب منزلیں اپنی
ہمارے کارواں کے جب امیرِ کارواں تم ہو
نہیں ہے انتخاب اس' جا' رسائی عقلِ انساں کی
کہ جس' جا' پر شہنشاہِ جہاں جلوہ کناں تم ہو

رتن پور

۲۵۱

آفتابِ رسالت مدینے میں ہے ماہتابِ نبوت مدینے میں ہے
جس سے تاریک دل جگمگائے وہی شمعِ رشد و ہدایت مدینے میں ہے
معدنِ خیر و برکت مدینے میں ہے مخزنِ علم و حکمت مدینے میں ہے
رازدارِ مشیت مدینے میں ہے مظہرِ شانِ قدرت مدینے میں ہے
ساقیٔ حوضِ کوثر مدینے میں ہے قاسمِ خلد و جنت مدینے میں ہے
ہم کو خوفِ قیامت نہیں دوستو! جب شفیعِ قیامت مدینے میں ہے
عرش پر ثبت ہیں ان کے نقشِ قدم ہیں وہی تاجدارِ عرب اور عجم
ہیں وہاں جلوہ گستر شہ محترم یہ بلندی و رفعت مدینے میں ہے

Scanned with CamScanner

جو ہیں فخرِ رُسل پیشوائے سُبل جن کو حق نے کیا مالکِ جز و کل
جس سے ایوانِ باطل لرزنے لگا حق کی وہ جاہ وسطوت مدینے میں ہے
آؤ چل کر کریں اکتسابِ ضیاء نور کی بھیک دیتے ہیں نورِ خدا
مصطفےٰ مجتبیٰ شاہِ ہر دوسرا قاسمِ نور و رحمت مدینے میں ہے
انتخابِ قدیری مدینے کو جا اب نہیں ہند میں زندگی کا مزہ
زندگی کی لطافت مدینے میں ہے اور لطفِ عبادت مدینے میں ہے

۲۵۲

جب دشمنانِ احمد مختار آئیں گے
ہم انتخاب برسرِ پیکار آئیں گے
جب مجھ پہ مشکلات کے انبار آئیں گے
میری مدد کو سیدِ ابرار آئیں گے
واللہ نور چھائے گا ہر سمت اس گھڑی
مرقد میں میری جب مرے سرکار آئیں گے
بڑھ کر گلے سے اپنے لگائیں گے مصطفےٰ
میدانِ حشر میں جو گنہگار آئیں گے
مشکل کے وقت جس نے کہا یانبی مدد
مشکل کشائی کیلئے سرکار آئیں گے
ان کی نظر بنائے گی زردار آن میں
دربارِ مصطفےٰ میں جو نادار آئیں گے
دیکھے ہوں جس نے شہرِ مدینہ کے خارزار
اس کی نظر میں پھر کہاں گلزار آئیں گے

Scanned with CamScanner

معراج میں ہرایک نبی کہہ رہا تھا آج
ہم جن کے مقتدی ہیں وہ سردار آئیں گے
اک روز خواب ہی میں شہنشاہِ دوجہاں
ہم کو پلانے شربتِ دیدار آئیں گے
یہ لامکاں ، مکاں ہے شہ دوجہان کا
اپنے مکاں میں مصطفےٰ سو بار آئیں گے
اے انتخاب ظلمتِ مرقد کا غم نہ کر
پُرنور ہوگی اس لئے سرکار آئیں گے

۲۵۳ تھانولہ

سر کو جھکاؤ خالقِ اکبر کے سامنے
دل کو جھکاؤ اس کے پیمبر کے سامنے
کوثر کے جام ہم کو پلائیں گے حشر میں
جائیں گے ہم جو ساقیٔ کوثر کے سامنے
رحمت نے بڑھ کے اس کو گلے سے لگالیا
امت جو آئی شافعِ محشر کے سامنے
یہ ہے عقیدہ حشر میں سب اہلِ حشر نے
ان کو پکارا داورِ محشر کے سامنے
عرشِ بریں بھی ہیچ ہے خلدِ بریں بھی ہیچ
میرے نبی کے روضۂ انور کے سامنے
جیسے مہ و نجوم ہوں بعدِ طلوعِ شمس
ایسے ہیں سب نبی مرے سرور کے سامنے

Scanned with CamScanner

مانا بہت حسین ہیں شمس و قمر مگر
ہیں ماند ان کے روئے منور کے سامنے
اعمالِ ختم ہوں گے جو آوازِ امتی
ہوجائے گی بلند پیمبر کے سامنے
لرزاں ہے انتخاب سے اس طرح نجدیت
لرزاں تھا کفر جس طرح حیدر کے سامنے

۲۵۴ بہرائچ شریف

سر کو دربارِ الٰہی میں جھکائے رکھنا
دل کو محبوبِ الٰہی سے لگائے رکھنا
اپنی سوئی ہوئی تقدیر جگائے رکھنا
یادِ سرکار کو سینے سے لگائے رکھنا
دل کی دنیا کو محبت سے سجائے رکھنا
دل میں یادِ شہ کونین بسائے رکھنا
بات بگڑی ہوئی بن جائے گی پیشِ داور
شرط یہ ہے کہ محمد سے بنائے رکھنا
ظلمتِ قبر اُجالوں میں بدل جائے گی
دل میں دیپ ان کی محبت کے جلائے رکھنا
ہر منافق تو ہے مومن کا لبادہ اُوڑھے
اپنے سرمایۂ ایماں کو بچائے رکھنا
انتخاب ان کے وسیلے سے خدا دے گا ضرور
ہاتھ دربارِ الٰہی میں اُٹھائے رکھنا گورکھپور

۲۵۵

نگاہِ مردِ مومن میں حقیقت میں وہی دل ہے
محبت سرورِ کونین کی جس دل کو حاصل ہے
نبی کی عزت و عظمت کا جو انسان قائل ہے
وہی انسان فردوسِ بریں جانے کے قابل ہے
انہیں کے حسن کا صدقہ بہارِ لالہ و گل میں
انہیں کے نور کا پرتو فلک پر ماہِ کامل ہے
ادا ہو جس زباں سے میرے آقا آپکی مدحت
زباں وہ چوم لوں کہ چوم لینے ہی کے قابل ہے
قیامت خیز موجیں ہیں مرا بیڑا ہے اور میں ہوں
کرم فرمایئے آقا بہت ہی دور ساحل ہے
وہاں انوار چھاتے ہیں وہاں رحمت برستی ہے
جہاں پر منعقد میلاد کی پُرنور محفل ہے
بحکم مصطفٰے صحبت اثر انداز ہوتی ہے
منافق کے قریں رہنا بھی تو یہ سم قاتل ہے
وہ کیا گھبرائے گا اے دشمنانِ مصطفٰے تم سے
کہ جو مومن غلامِ حضرت صدیق کامل ہے
نہ کیوں گھبرائیں مجھ سے دشمنانِ سرورِ عالم
مرے ہاتھوں میں دامانِ شہ فاروقِ عادل ہے
خدا نے انتخاب ان کا کیا تھا روزِ اول ہی
مکینِ لامکاں ہونا محمد ہی کی منزل ہے

۲۵۶

جس مسلماں کے دل میں فروزاں ان کی شمع محبت ملے گی
اس کو دنیا میں عزت ملے گی اور عقبیٰ میں عظمت ملے گی
آپ مختار کون و مکاں ہیں کیونکہ محبوبِ رب جہاں ہیں
فرش سے عرش تک میرے آقا آپ ہی کی حکومت ملے گی
ہیں جہاں جلوہ فرما محمد جس کو کہتے ہیں ہم سبز گنبد
ان کی جلوہ گری سے وہاں پر بارشِ نور و رحمت ملے گی
رَب ہے سارے جہانوں کا اللہ اور رحمت ہیں شاہِ مدینہ
از ازل تا ابد ساری خلقت ان کی مرہونِ منت ملے گی
نور سے ان کے ہر شئے بنی ہے ان کا ثانی نہ ہے اور نہ ہوگا
انبیاء اولیاء ہر مَلک پر صرف ان کی فضیلت ملے گی
دینے والا ہر اک شئی کا رب ہے ہاں مگر آپ ہیں اسکے قاسم
دین و دنیا کی ہر ایک دولت مصطفےٰ کی بدولت ملے گی
انتخابِ قدیری مدینہ نعمتوں دولتوں کا خزینہ
آستانِ حبیبِ خدا سے رب کی ہر ایک نعمت ملے گی

۲۵۷ ڈہری اون سون

بھر دو جھولی مری مرے آقا در پہ آیا ہوں دامن پسارے
ننھے اصغر کا صدقہ عطا ہو خالی نہ جاؤں نہ در سے تمہارے
حشر میں دل تھا سب کا پریشاں عاصیوں کا نہ تھا کوئی پُرساں
بن گئے کام بگڑے ہوئے سب آ گئے جب خدا کے پیارے

دیکھ کر حشر میں مصطفےٰ کو ہے ہر اک لب پہ رقصاں تبسم
اب چھپائیں گے دامن میں سب کو آ گئے آمنہ کے دلارے
اللہ اللہ محمد کی عظمت حق نے فرمایا روز قیامت
بخش دی جاؤ امت تمہاری وہ تمہاری ہے تم ہو ہمارے
بیکسی سب کی کافور ہوگی بے بسی سب کی اب دور ہوگی
آ رہے ہیں وہ دیکھو محمد بے بسوں بے کسوں کے سہارے
جس کو کہتے ہیں شہر مدینہ رحمت و نور کا ہے خزینہ
اس کی رعنائیوں کے مقابل ہیچ ہیں خلد کے سب نظارے
سنگریزوں نے کلمہ پڑھا ہے ڈوبا سورج بھی واپس ہوا ہے
اور قمر بھی دو پارا ہوا ہے جب کیے مصطفےٰ نے اشارے
یہ تمہارے ہی در کا گدا ہے انتخابؔ قدیری کھڑا ہے
اس کا بگڑا مقدر سنوارو! تم نے کتنے مقدر سنوارے

۲۵۸ ممتاز

کوئی آگاہ کیا ہوگا نبی کی ذات ذیشاں سے
بلند ان کے مراتب ہیں گمان و فہم انساں سے
خطاب اللہ نے ان کو کیا یٰسین و طٰہٰ سے
نبی محترم کے پوچھئے اوصاف قرآں سے
خدا کی ہر صفت کے مظہر کامل محمد ہیں
خدا کی معرفت ہوگی محمد ہی کی پہچاں سے
خدائے پاک معطی ہے محمد مصطفےٰ قاسم
ملے گی نعمت یزداں در محبوب یزداں سے

مسلم حسن مہر و ماہ لیکن یہ حقیقت ہے
کوئی نسبت نہیں ان کو نبی کے روئے تاباں سے
نسیمِ خلد کیوں اتنی بھلی معلوم ہوتی ہے
ادائیں لے گئی شاید اُڑا کر کوئے جاناں سے
ہے کندہ کشتیٔ ہستی پہ جب نامِ شہ بطحا
مری کشتی کو پھر کیوں خوف ہو گرداب عصیاں سے
محمد شافعِ محشر **محمد** ساقیٔ کوثر
مسلمانوں کو پھر کیوں خوف ہو محشر کے میداں سے
ارے او دشمنِ حضرت ارے او منکرِ عظمت
ذرا واقف نہیں ہے تو بھلا تاریخِ شیطاں سے
گھٹائیں کالی کالی ہیں مگر یہ کیف یہ مستی
یہ صدقہ لیکے آئی ہیں نبی کی زلفِ پیچاں سے
بُرا ہوں یا بھلا ہوں آپ کا ہوں یا شہ بطحا
بچانا انتخابِ قادری کو بحرِ عصیاں سے

ڈہری اون سون

۲۵۹

خدا کا نبی پر کرم دیکھتے ہیں — سرِ عرش ان کے قدم دیکھتے ہیں
اِنہیں سر کی آنکھوں سے وہ لامکاں میں — خدا کو خدا کی قسم دیکھتے ہیں
جبینِ عقیدت لٹاتی ہے سجدے — جہاں ان کے نقشِ قدم دیکھتے ہیں
ہیں احساسِ تکلیفِ مُردن سے محفوظ — شہ دیں کو جو مرتے دم دیکھتے ہیں
تمہارے کرم سے تمہارے بھکاری — نہ غم اور نہ کوئی الم دیکھتے ہیں
وہ نورِ خدا ہیں وہ مختارِ کُل ہیں — منافق مگر اس سے کم دیکھتے ہیں

Scanned with CamScanner

عطا کر الٰہی انہیں چشمِ بینا مزارات کو جو صنم دیکھتے ہیں
یہ صدقہ ہے خیر البشر آپ ہی کا جو امت کو خیر الامم دیکھتے ہیں
دوعالم میں جلوے ہیں نورِ نبی کے جو ایماں کی نظروں سے ہم دیکھتے ہیں

چلو انتخابؔ قدیری مدینے
وہاں روضۂ محترم دیکھتے ہیں تیلی والا

۲۶۰

شہ دوجہاں کا مقام اللہ اللہ ہے عرشِ خدا زیر گام اللہ اللہ
کہا المدد یانبی وقتِ مشکل تو بگڑے بنے میرے کام اللہ اللہ
ہے معطی خدا اور قاسم ہیں آقا جہاں ان کے زیرِ نظام اللہ اللہ
جفاؤں کے بدلے دعائیں عطا کیں نرالا ہے یہ انتقام اللہ اللہ
بحکمِ خدا وہ کلامِ خدا ہے جو ہے مصطفٰے کا کلام اللہ اللہ
جب آیا شہ دیں کا ذکرِ ولادت کیا مومنوں نے قیام اللہ اللہ
خدا بھیجتا ہے ملک بھیجتے ہیں نبی پر درود و سلام اللہ اللہ
ہیں اس کی ضیاء سے دوعالم منور مدینے کا ماہ تمام اللہ اللہ
پلائیں گے محشر میں ساقیٔ کوثر ہمیں حوضِ کوثر سے جام اللہ اللہ
رسول و نبی ہر شہید و ولی کے مرے مصطفٰے ہیں امام اللہ اللہ

تجھے انتخابؔ قدیری ہے کیا غم
کہ تو ہے نبی کا غلام اللہ اللہ دھار

الصلوٰۃ والسلام علیک یانبی

۲۶۱

نہ ہوتے پیدا جو خیرِ بشر خدا کی قسم
نہ مسکراتے یہ شمس و قمر خدا کی قسم
تمام نعمتیں سمجھوں گا مل گئیں مجھ کو
جو ہو مدینے کی جانب سفر خدا کی قسم
گناہ گاروں کا محشر میں جانے کیا ہوتا
نہ ہوتے آپ اگر راہبر، خدا کی قسم
نہ تھا ٹھکانہ کوئی ہم سے عاصیوں کا حضور
نہ ملتا آپ کا ہم کو جو در خدا کی قسم
تلاش کرتا ہے جو خامیاں شہ دیں کی
ہے اس کے واسطے نارِ سقر خدا کی قسم
تمہاری مثل کوئی کیسے ہوسکے گا حضور
کہ تم ہو خیرِ بشر، سب بشر خدا کی قسم
یہ انتخاب بھی محتاجِ یک نظر ہے حضور
ہو اس غریب پہ آقا نظر خدا کی قسم

۲۶۲ بازپور

کیا سمجھ میں آئے گا رتبہ مرے سرکار کا
اختیار ان کو خدا نے دیدیا سنسار کا
اللہ اللہ وہ درِ دولت شہ ابرار کا
گنبدِ خضریٰ کہیں مرکز کہیں انوار کا

ہوگا کیا عالم رخِ سرکار پر انوار کا
جب کہ واصف خود خدا ہے آپکے رُخسار کا
جب لگایا فقر کو اپنے گلے سرکار نے
نرخ اونچا ہوگیا ہے فقر کے بازار کا
آیتِ **لاترفعوا اصواتکم** سے ہے عیاں
ہے ادب لازم شہ کونین کے دربار کا
خلد کا حقدار کیا مختار ہے وہ خلد کا
دل سے جو شیدا ہوا ہے احمدِ مختار کا
معطیٔ نعمت خدا ہے قاسمِ نعمت حضور
دونوں عالم پہ ہے قبضہ احمد مختار کا
بن ہی دیکھے ہوگئے ہیں انکے جب دیوانے ہم
ہوگا کیا عالم شہ کونین کے دیدار کا
شانِ احمد کو گھٹائے نقص کے جویاں رہے
ہے ہمیشہ سے یہی شیوہ ہر اک غدار کا
ہیں مسلماں بھائی بھائی رحم آپس میں کریں
حکم ہے ہم کو **اشداء علی الکفار** کا
کس مپرسی کا ہے عالم حشر کے میدان میں
ہو نہ راز افشاء خدارا انتخابِ زار کا

رانی کھیت

۲۶۳

جانب حق رجوع کرتا ہوں مہر الفت طلوع کرتا ہوں
آپ مل کر پڑھیں درود و سلام ذکرِ سرور شروع کرتا ہوں

Scanned with CamScanner

۲۶۴

شاہِ کونین کو گرچہ دیکھا نہیں پھر بھی پہچاننا ان کا آسان ہے
ان کا ثانی دوعالم میں کوئی نہیں بس یہی میرے آقا کی پہچان ہے
عرشِ اعظم نے چومے ہوں جس کے قدم، کوئی تاریخ میں ایسا انسان ہے
عرشِ اعظم نے چومے ہیں جس کے قدم، وہ یقیناً مدینہ کا سلطان ہے
تاجدارِ عرب جو ہے محبوبِ رب کیسا بے مثل ہے کیسا ذیشان ہے
مالکِ دوجہاں باعثِ کن فکاں عالِمِ مایکون و ماکان ہے
عرش کی رفعتیں سرنگوں ہیں جہاں وہ رسولِ مکرم کا ایوان ہے
جس کو وحیٔ خدا خود کہے کبریا وہ حبیبِ معظم کا فرمان ہے
شورِ طوفانِ غم کیا کرے گا مرا میرے مشکل کشا ہیں حبیبِ خدا
ان کا لطف و کرم شاملِ حال ہے ٹھوکروں پر مری غم کا طوفان ہے
مالکِ ہفت کشور ہیں محبوبِ رب عرش اور فرش ہیں ان کے قبضے میں سب
مالکِ دوجہاں جو نہ مانے انہیں وہ منافق ہے گمراہ و نادان ہے
دل میں حُبّ خدا حُبّ خیر الوریٰ لب پہ ذکرِ خدا ذکرِ خیر الوریٰ
فاتحہ اور میلاد کو ماننا اس زمانے میں مومن کی پہچان ہے
شمس لوٹالیا چاند ٹکڑے کیا سنگریزوں نے بھی ان کا کلمہ پڑھا
جس طرح کہدیا اس طرح ہوگیا یہ نبی دونوں عالم کا سلطان ہے
انتخابِ قدیری مجھے ناز ہے یہ غلامیٔ احمد کا اعجاز ہے
سب پریشان ہیں گردشِ وقت سے گردشِ وقت مجھ سے پریشان ہے

الصلوٰۃ والسلام علیک یانبی

بلدوانی

۲۶۵

جب بھی نامِ شہ حجاز لیا — فضل حق نے وہیں نواز لیا
بزمِ اسریٰ میں شاہِ طیبہ نے — رب سے کیا کیا نہ جانے راز لیا
رازِ اکبر ہے خود خدائے کریم — وہ بھی آقا نے دیکھ راز لیا
ہر عبادت ملی زمیں پہ مگر — عرش پر تحفۂ نماز لیا
ہیں نجوم انبیاء قمر ہیں حضور — آپ نے ایسا امتیاز لیا
جو کسی کو نہ مل سکا اب تک — آپ نے وہ مقامِ ناز لیا

انتخابِ قدیر ہے میں نے
دونوں عالم کا چارہ ساز لیا جہانزپور

۲۶۶

حکومت یاد آئیگی نہ دولت یاد آئے گی
قیامت میں محمد کی شفاعت یاد آئے گی
ابوبکر و عمر عثماں علی گلزارِ احمد میں
کچھ ایسے پھول ہیں یہ جنکی نکہت یاد آئے گی
خدا جانے کہ کیا ہوگا مدینہ جن کی جنت ہے
اگر جنت میں ان کو اپنی جنت یاد آئے گی
کہیں گے نفسی نفسی حشر میں سب انبیاء لیکن
شہ کونین کو بس اپنی امت یاد آئے گی
یہاں بھولے ہوئے ہیں عظمتِ شاہِ مدینہ کو
حضورِ کبریا روزِ قیامت یاد آئے گی

اذاں میں جب موذن نام لیگا شاہِ طیبہ کا
ہمیں بوبکر کی ''تقبیلی'' سنت یاد آئے گی
ہمارا دورِ ماضی اس طرح روشن ہے دنیا میں
قیامت تک ہماری شان وشوکت یاد آئے گی
دیا ہے انتخاب اس شان سے درسِ وفاداری
زمانے کو محمد کی شریعت یاد آئے گی

۲۶۷ گودی

آقا کی محبت میں جب خود کو مٹادیں گے
جینے کا قرینہ پھر دنیا کو سکھادیں گے
ہوجاؤ فنا عشقِ سرکارِ دوعالم میں
یہ سارے زمانے کو ہم درسِ بقا دیں گے
جب گرمیٔ محشر سے ہرلب پہ عَطَش ہوگا
اس وقت مئے کوثر سرکار پلا دیں گے
مختارِ دوعالم سے مانگے تو کوئی دل سے
سائل کو طلب سے بھی سرکار سوا دیں گے
وہ عزت وعظمت ہو یا کوثر و جنت ہو
اللہ کی ہر نعمت محبوبِ خدا دیں گے
ہے کون جو لائے گا تاب انکے نظارے کی
گر رخ نقاب اپنے سرکار اُٹھا دیں گے
عشقِ شہ والا کے شعلوں کو ہوا دے کر
اب کفر کی دنیا میں ہم آگ لگا دیں گے

اس واسطے اب مجھ کو مرنے کی تمنا ہے
وہ آ کے دمِ آخر دامن کی ہوا دیں گے
ایمان سے خالی ہیں عرفان سے کورے ہیں
کہتے ہیں قدیری جو آقا ہمیں کیا دیں گے

امروہہ

۲۶۸

من رآنی رأ الحق ہے فرمانِ حق اک حقیقت ہے جس کا یہ اظہار ہے
ذاتِ محبوبِ حق مظہرِ نورِ حق ان کا دیدار خود رب کا دیدار ہے
آج تشریف لاتے ہیں محبوبِ رب نور و رحمت سے معموم سنسار ہے
عرش سے فرش تک بس یہی دھوم ہے آج میلادِ محبوبِ غفار ہے
دینے والا حقیقت میں ہے کبریا اور ہیں اس کے قاسم حبیبِ خدا
جس کو جو کچھ ملا ان کے در سے ملا مرجع دوجہاں ان کا دربار ہے
ڈوبنے والے کیوں ڈوبتا ہے بھلا دل سے لے نامِ پاکِ حبیبِ خدا
وہ بچالیں گے تجھ کو ابھی دیکھنا ان کے قبضے میں ساحل ہے منجدھار ہے
پھنس گیا ہے بھنور میں سفینہ مرا آیئے بہرِ امداد یا مصطفےٰ
آپ کے ما سوا اے حبیبِ خدا اب نہ مونس کوئی اور نہ غمخوار ہے
دین پھیلا ہے تلوار کے زور سے کہتے ہیں یہ مخالف بڑے شور سے
ہاں وہ تلوار، تلوارِ آہن نہیں بلکہ اخلاقِ احمد کی تلوار ہے
مِل گئے مَر کے مٹی میں شاہِ ہدیٰ اور محتاج و مفلس ہیں خیر الوریٰ
شانِ سرکار میں جس نے یہ لکھ دیا بارگاہِ نبی کا وہ غدار ہے
انا اعطینك الکوثرَ ہے گواہ آپ کے بس میں ہے ہر سفید و سیاہ
انتخابِ قدیری کو عالم کے شاہ آپ کی اک نظر صرف درکار ہے

۲۶۹

سرورِ انبیاء شاہِ کونین کی دشمنی جس کے سینے میں موجود ہے
اہلِ ایماں کی نظروں میں شیطان ہے بارگاہِ خدا میں وہ مردود ہے
ہے کہیں جلسۂ سیرتِ مصطفےٰ اور کہیں منعقد بزمِ مولود ہے
ہر مسلماں کے دل میں ہو عشقِ نبی بس یہی ان مجالس کا مقصود ہے
حسنِ یوسف ہے حسنِ نبی کی جھلک عکسِ لحنِ نبی لحنِ داؤد ہے
سرورِ انبیاء آپ کے نور سے لہلہاتا چمن نارِ نمرود ہے
عظمتِ مصطفےٰ الفتِ مصطفےٰ آج جس قلبِ انساں سے مفقود ہے
حکمِ قرآن ہے حق کا فرمان ہے راہِ خلدِ بریں اس پہ مسدود ہے
ہے ملائک کو یہ حکمِ رب العلیٰ ' بوالبشر کو کریں آج سجدہ ادا
نورِ احمد کے صدقے میں اے ہمنوا جو ہے ساجد وہی ذات مسجود ہے
غیب کا علم کتنا خدا نے دیا اس کو جانے خدا اور حبیبِ خدا
انتخابِ قدیری یہ ایمان ہے علمِ غیبِ نبی پھر بھی محدود ہے

نبوریا

۲۷۰

خلد بداماں کوئے محمد جلوۂ حق ہے روئے محمد
شمس و قمر بھی ماند پڑے ہیں کتنا حسیں ہے روئے محمد
ظلم کے بدلے لب پہ دعاء ہے کتنی بھلی ہے خوئے محمد
سب کو دکھادے خالقِ عالم روئے محمد کوئے محمد
نور کا پیکر جسم مطہر دیکھو قد دل جوئے محمد
لائے عمر ایمان اسی دم دیکھ لیا جب روئے محمد

دیکھوں جمالِ نورِ الٰہی نظریں لگی ہیں سوئے محمد
گزرے ہیں وہ جس راہ سے ہمدم پھیلی وہاں خوشبوئے محمد
دیکھو قدیری چل کے مدینہ
کتنا حسیں ہے کوئے محمد حمید پور

۲۷۱

ہے خدائے پاک ان کا ہے انہیں کی کل خدائی
ذرا دیکھو چشمِ دل سے یہ ہے شانِ مصطفائی
جسے وہ کہیں بُرائی تو وہی ہے بس بُرائی
جسے وہ کہیں بھلائی تو وہی ہے بس بھلائی
شہ انبیاء کی سیرت ہے اسی کی اب ضرورت
کہ ہیں جتنے اہلِ ایماں وہ ہیں سب ہی بھائی بھائی
مری زندگی میں جب بھی کوئی سخت وقت آیا
وہیں مل گئی خلاصی جہاں ان سے لَو لگائی
وہ خدا بھی غیب داں ہے یہ نبی بھی غیب داں ہیں
ہے خدا کا علم ذاتی تو نبی کا ہے عطائی
بخدا مرا سفینہ وہیں لگ گیا کنارے
جہاں میں نے بحرِ غم میں دی حضور کی دہائی
یہی اہلِ بزم بولے تجھے ان سے ہے محبت
جہاں نعتِ پاک میں نے کسی بزم میں سنائی
مجھے انتخاب اب تو یہ یقین ہوگیا ہے
کہ ضرور ہوگی اک دن درِ پاک تک رسائی کھرک

۲۷۲

اے حبیبِ خدا سرورِ انبیاء میری کشتی کنارے لگا دیجئے
ناخدا آپ ہیں پھر میں کس سے کہوں آپ ہی مجھ کو اتنا بتا دیجئے
دور ساحل ہے نزدیک منجدھار ہے ہر طرف خامشی ہے شبِ تار ہے
اُٹھتی موجوں کی ہر سمت یلغار ہے میری کشتی بھنور سے بچا دیجئے
آپ کا نام لیکر شہ بحر و بر میں نے کشتی کو نذرِ بھنور کردیا
میری کشتی کا ہے اختیار آپ کو اب ڈبو دیجئے یا ترا دیجئے
آپ کو حق نے بخشا بڑا مرتبہ آپ مشکل کشا ہیں شہ دوسرا
صدقہ حسنین کا اے حبیبِ خدا میری مشکل کو آساں بنا دیجئے
اک یہ ارماں ہے مدت سے دل میں بسا، دیکھ لوں میں جمالِ حبیبِ خدا
انتخابِ قدیری ہے در پہ کھڑا اب تو چہرے سے پردہ ہٹا دیجئے

۲۷۳

پجارا

الفت سے جسے شہ کی سرشار نہیں دیکھا
جنت کا اسے ہم نے حقدار نہیں دیکھا
جو امت عاصی کی بخشش کیلئے روئے
ہم نے تو کوئی ایسا غمخوار نہیں دیکھا
وہ شمس کو پلٹائیں اور مہ کے کریں ٹکڑے
محبوبِ خدا جیسا مختار نہیں دیکھا
اس شخص نے دنیا میں کچھ بھی نہیں دیکھا ہے
جس نے شہ بطحا کا دربار نہیں دیکھا

Scanned with CamScanner

سرکارِ دوعالم کو نادار کہیں کیسے
جب ان کے غلاموں کو نادار نہیں دیکھا
سائل نے جو مانگا ہے واللہ وہ پایا ہے
دربارِ محمد میں انکار نہیں دیکھا
تو مجھ کو ڈبودے گی یہ تجھ میں کہاں طاقت
تو نے مرے آقا کو منجدھار نہیں دیکھا
کفارِ عرب ان کو کہتے ہیں امیں، حق تو
کس نے مرے آقا کا کردار نہیں دیکھا
جو عالمِ سنی کے آجائے مقابل میں
دنیائے منافق کو تیار نہیں دیکھا
ہے موقع جہاں جیسا بس کہنے لگا ویسا
ہم نے تو منافق سا مکار نہیں دیکھا
حسرت یہ قدیریؔ کی ہوجائے خدا پوری
میں نے ابھی آقا کا دربار نہیں دیکھا

۲۷۴ بوندی

کوئی کیا سمجھے ان کی شان کیسی بے مثالی ہے
کہ زیرِ پائے سرکارِ دوعالم عرشِ عالی ہے
نبی غیب داں نے پہلے ہی بھردی مری جھولی
ابھی کہنے نہ پایا تھا مری جھولی بھی خالی ہے
عجب ہے ربط اے ہمدم احد میں اور احمد میں
کہ احمد ہیں احد والے، احد احمد کا والی ہے

یہ سب ذرہ نوازی ہے مرے سرکار کی ورنہ
کہاں میں اور کہاں سرکار کے روضے کی جالی ہے
مری قسمت سنور جائے گی ہے واثق یقیں مجھ کو
نظر کے سامنے سرکار کے روضے کی جالی ہے
شہ کونین کو جس دم پکارا میں نے مشکل میں
مری مشکل مرے سرکار نے ہر ایک ٹالی ہے
انہیں کے آستانوں سے زمانہ فیض پاتا ہے
جنہوں نے آستانِ مصطفےٰ سے بھیک پالی ہے
یہی موقف رہا ہے انتخاب اسلاف کا اپنے
نبی کو اپنا ہم جیسا بشر کہنا ہی گالی ہے

۲۷۵ پالی

تاجدارِ عرب بادشاہِ عجم وجہ کون و مکاں آپ کی ذات ہے
اللہ اللہ یہ مرتبہ آپ کا آپ کی بات اللہ کی بات ہے
حق نے ایسا کیا باوقار آپ کو دونوں عالم کا ہے اختیار آپ کو
دن اگر کہدیں شب کو تو ہو جائے دن رات کہدیں جو دن کو تو دن رات ہے
آج تشریف لاتے ہیں محبوبِ رب جس کو بھی دیکھئے وہ ہے نغمہ بہ لب
ایستادہ ہیں حور و ملک باادب ہر طرف نور و رحمت کی برسات ہے
صاحبِ لامکاں محرم راز ہے خلوتِ لامکاں محفل ناز ہے
آج بے میم و بامیم احمد ملے دوجہاں میں مثالی ملاقات ہے
مہر و مہ اور یہ انجم و کہکشاں حور و غلمان اور سارے کرو بیاں
یہ زمین وزماں بلکہ سارا جہاں نورِ شاہِ دوعالم کی خیرات ہے

قعرِ تفسیق میں بے پناہ دھنس گئے اے خدا دام کفار میں پھنس گئے
رحم فرما طفیلِ شہ دوجہاں ہر مسلماں کی تجھ سے مناجات ہے
سیرت مصطفےٰ شاہراہِ حیات اور ملے گی سبھی کو اسی سے نجات
امنِ عالم بھی اس پر ہی موقوف ہے اسلئے اس میں درسِ مساوات ہے
کیسا دلساز و دمساز یہ مشغلہ کتنا پیارا و پاکیزہ یہ مشغلہ
انتخابؔ قدیری زباں پر مری بس درود و سلاموں کی سوغات ہے
انتخابؔ آئے کعبے میں جب مصطفےٰ سرنگوں ہوگئے سارے باطل خدا
آپ کے دم قدم سے حبیبِ خدا مشرکوں کافروں کفر کو مات ہے

ناگپور

۲۷۶

جو چمکتا رہا مدتوں عرش پر ہر مسلماں کے سینے میں موجود ہے
نورِ پاکِ حبیبِ خدا قلب کے اس حسیں آبگینے میں موجود ہے
ہیچ سے ہیچ تر سوسن و یاسمن، مات صد مات ہیں نرگس و نسترن
مشک و عنبر میں بھی ایسی خوشبو کہاں جو نبی کے پسینے میں موجود ہے
موجِ طوفاں بھی اپنی جگہ کم نہیں یہ بھی اپنی جگہ ہم کو کچھ غم نہیں
یا شہ بحر و بر آپ سا نا خدا جب ہمارے سفینے میں موجود ہے
ہم نے مانا کہ جنت بہت ہے حسیں چھوڑ کر ہم مدینہ نہ جائیں کہیں
کیونکہ جنت میں رضواں مدینہ نہیں اور جنت مدینے میں موجود ہے
ان کے جود و کرم کی نہیں کوئی حد بس یہ کہہ لیجئے از ازل تا ابد
ہر نئی سے نئی نعمتِ کبریا مصطفےٰ کے خزینے میں موجود ہے
انتخابؔ قدیری مدینے کو جا اب انہیں اپنے حالاتِ دل کہہ سنا
کانِ جود و سخا شانِ لطف و عطا جگ کا داتا مدینے میں موجود ہے

Scanned with CamScanner

۲۷۷

یہ ہے خلاقِ دوجہاں کی عطا عالمِ غیب ہیں شہِ بطحا
لاج رکھ لیجئے سرِ محشر آپ ہی ہیں شفیعِ روز جزا
عقل و ادراک اس کو کیا پائیں اس کی حد بندیوں سے جو ہو ورا
مرتے دم لب پہ یا نبی ہو مرے اے خدا پوری ہو مری یہ دعا
وہ زباں چومنے کے قابل ہے جس زباں پر ہو مصطفٰے کی ثنا
وہ عبادت ہے کالعدم ہمدم جس میں پایا گیا ذرا بھی ریا
عرش پر دھوم تھی شبِ معراج آرہے ہیں حبیبِ ربِّ علٰی
انجم و کہکشاں یہ شمس و قمر نورِ رُخسارِ مصطفٰے کی ضیا
آپ کو کہہ کے رحمتِ عالم ڈال دی رب نے رحمتوں کی ردا
رفعت و شانِ مصطفٰے ہمدم کوئی کیا جانے کبریا کے سوا
چومے ابہام سن کے نامِ نبی یہ ہے صدیق کی پیاری ادا
وہ غلامِ حبیبِ خالق ہے ہوگیا جو غلامِ شیرِ خدا

انتخابِ قدیر قسمت سے
ہوگیا میں غلامِ شیرِ خدا ڈومری

۲۷۸

دلِ مومن پہ فضل کبریا بھرپور ہوتا ہے
دلِ مومن نبی کی یاد سے معمور ہوتا ہے
منافق مصطفٰے کے ذکر سے رنجور ہوتا ہے
مگر مومن نبی کے ذکر سے مسرور ہوتا ہے

پہونچ جاتا ہے وہ کیسے نہ کیسے آپ کے در پر
بلانا جس کسی کا آپ کو منظور ہوتا ہے
ہمیں جو حکم ملتا ہے لبِ محبوبِ داور سے
حقیقت میں خدائے پاک کا دستور ہوتا ہے
گزر جائے جہنم سے تو وہ بھی سرد ہو جائے
دلِ مومن نبی کے نور سے معمور ہوتا ہے
دہکتا ہے نبی کی یاد سے جو قلب مومن کا
اسے شعلہ نہ سمجھو وہ چراغِ طور ہوتا ہے
یہی نورانیوں کا فیصلہ ہے انتخاب اب تک
نبی کی نسل کا ہر ایک بچہ نور ہوتا ہے

۲۷۹ کندرکی

محمدِ مصطفٰے سے جس کو خلوصِ دل سے پیار ہوگا
وہ دو جہاں میں قسم خدا کی عزیز اور باوقار ہوگا
نہ ہوگا ہشیار در حقیقت نہیں ہے دیوانہ جو نبی کا
جو ہوگا دیوانہ مصطفٰے کا حقیقتاً ہوشیار ہوگا
وہ روزِ محشر کی کس مپرسی کہ ہوگا ہر لب پہ نفسی نفسی
بجز محمد وہ کون ہے جو دُکھی دلوں کا قرار ہوگا
حسین ابنِ علی کا صدقہ حضورِ محشر میں لاج رکھنا
ہمارے سر پر شفیعِ محشر بہت گناہوں کا بار ہوگا
ہزاروں پردوں میں نورِ حق کو جنابِ موسیٰ نہ دیکھ پائے
خدا کا دیدار چشمِ سر سے حبیب کو بار بار ہوگا

نبی کی الفت ہے نورِ ایماں نبی کی عظمت ہے جانِ قرآں
نبی کی عظمت پہ ہر مسلماں ہزار دل سے نثار ہوگا
بہ فیضِ لطفِ شہ مدینہ لگا کنارے ہر اک سفینہ
یقیں ہے یہ انتخابؔ مجھ کو مرا سفینہ بھی پار ہوگا

۲۸۰ فیروز آباد

تمنائے دلِ مضطر یہ کم سے کم نکل جائے
حبیبِ کبریا ہوں سامنے اور دم نکل جائے
غموں نے مجھ کو گھیرا ہے مدد فرمایئے آقا
تمہارے اک اشارے سے مرا ہر غم نکل جائے
تصور میں ہو طیبہ اور نگاہوں میں شہ طیبہ
اسی ماحول میں مولا ہمارا دم نکل جائے
نہ جانے کب دیارِ مصطفےٰ میں ہو گزر اپنا
ہمارے دل سے اب یہ حسرتِ پیہم نکل جائے
پلا دیجے مئے کوثر ہمیں اے ساقیٔ کوثر
ہمارے قلب سے ارمانِ جامِ جم نکل جائے
نگاہِ شوق سجدہ ریز ہو دربارِ آقا ہو
الٰہی آرزوئے دیدۂ پُرنم نکل جائے
سرِ محشر اُٹھوں گا ناز کرتا اپنی قسمت پر
اگر نعتِ شہِ دیں پڑھتے پڑھتے دم نکل جائے
یہی انتخابؔ قادری کی آرزو مولا
زباں سے مصطفےٰ کا نام مرتے دم نکل جائے

Scanned with CamScanner

۲۸۱

جسے خلق کہتی ہے لامکاں وہ مرے نبی کا مکان ہے
ذرا چشمِ دل سے تو دیکھئے شہ بحر و بر کی یہ شان ہے
ہو نبی کی ذات کا کیا بیاں جسے کہئے باعثِ کن فکاں
یہی ذات سارے جہاں کی جاں نہیں بلکہ جان کی جان ہے
ہم انہیں کا ذکر کیا کریں ہم انہیں کا نام لیا کریں
ہم انہیں پہ جان فدا کریں یہ ہمارا عزمِ جوان ہے
وہ خلیق ہیں وہ کریم ہیں وہ رؤف ہیں وہ رحیم ہیں
بڑی بھولی بھالی ہے گفتگو بڑی میٹھی ان کی زبان ہے
جو خیال آئے حضور کا تو فساد آئے نماز میں
یہ منافقوں کا خیال ہے یہ منافقوں کا گمان ہے
یہی اہلِ حق کا یقین ہے یہی حکمِ دینِ متین ہے
وہ نماز ہی تو نماز ہے کہ نبی کا جس میں دھیان ہے
کبھی اپنا جیسا بشر کہیں کبھی اپنا بھائی انہیں لکھیں
کریں کم وقار حبیبِ حق یہ منافقوں کا پلان ہے
وہی انتخابِ قدیر ہے وہی رازدارِ بصیر ہے
وہی بے مثیل و نظیر ہے وہی ماورائے بیان ہے

۲۸۲

لرزاں مری پلکوں پہ اب اشکوں کی لڑی ہے
اے فرقتِ طیبہ یہ بڑی سخت گھڑی ہے
محشر تو میں ہر ایک نبی کہتا ہے نفسی
سرکار دوعالم ہیں کہ امت کی پڑی ہے

اے دیکھنے والے شہ کونین کے در کو
خوش بخت ہے تو اور تری تقدیر بڑی ہے
نظروں میں ہوئیں ہیچ دوعالم کی بہاریں
جس دن سے نظر روضۂ اقدس پہ پڑی ہے
فرمان نبی اصل میں فرمانِ خدا ہے
اللہ کے محبوب کی ہر بات بڑی ہے
محشر میں جو دیکھا تو ہراک نے یہ پکارا
فرمایئے امداد بڑی سخت گھڑی ہے
ہٹ جاؤ مرے آگے سے اے دیو کے بندو!
ورنہ میں قدیری ہوں یہ پیتل کی چھڑی ہے

۲۸۳ ہاٹم

اے حبیب کبریا میری مدد فرمایئے
اے شہ ہر دوسرا میری مدد فرمایئے
ہر طرف کفر و ضلالت کی گھٹا چھانے لگی
یانبی شاہِ ہدیٰ میری مدد فرمایئے
حشر کا میدان ہے اور دل بہت حیران ہے
شافعِ روزِ جزا میری مدد فرمایئے
فرقہائے باطلہ پر میں سدا غالب رہوں
از طفیلِ مرتضیٰ میری مدد فرمایئے
نزع میں مرقد میں اور محشر کے دن یا مصطفےٰ
صدقۂ غوث الوریٰ میری مدد فرمایئے

دشمنِ دیں ہیں بشکلِ اہلِ دیں یا مصطفٰے
میں کروں سب کو فنا میری مدد فرمایئے
حضرت عبد البصیر اور حضرت عبد القدیر
شاہ جی کا واسطہ میری مدد فرمایئے
مال وزر سے بال و پر سے مفلس ومحتاج ہوں
صاحبِ جود و سخا میری مدد فرمایئے
قبر میں منکر نکیر آکر کریں مجھ سے سوال
اُس گھڑی یا مصطفٰے میری مدد فرمایئے
گرمیٔ محشر سے جب ہو پیاس کی شدت مجھے
ایسی مشکل میں شہا میری مدد فرمایئے
انتخابؔ قادری شیری قدیری ہر گھڑی
دے رہا ہے یہ صدا میری مدد فرمایئے

اندرگڑھ

۲۸۴

جلوہ افروز ہیں جس جگہ مصطفٰے لیکے قسمت جو جائے چلوں سر کے بل
ہند میں کیا کروں میری قسمت بتا میری قسمت مجھے لیکے طیبہ کو چل
کتنا بد بخت ہوں کتنا مجبور ہوں آستانِ نبی سے بہت دور ہوں
ہند میں اب گزرتا ہے بیحد گراں یا نبی زندگانی کا ایک ایک پل
حاضری میری طیبہ میں ہوجائے اب حالِ دل میں سناؤں گا سرکار سب
میرے آقا مدینے بلالیجئے میرے غم کا نہیں اب کوئی اور حل
پہنچے سدرہ پہ جب سرورِ انبیاء جبرئیلِ امیں نے یہ ان سے کہا
مثل 'مو' بھی اگر میں جو آگے بڑھا یہ مرے بال و پر سارے جائیں گے جل

ان مزاروں کی تعمیر کو دیکھئے مسلکِ شاہجہانی سمجھ لیجئے
سارے اسلاف کا ہر شہنشاہ کا مسلکِ اہل سنت تھا مسلک اٹل
ہم گلے سے لگالیں گے اغیار کو چھوڑ دیں گالیاں دینا سرکار کو
چھوڑ دیں گر وہ اس گندے کردار کو آج دشمن ہیں ہو جائیں گے بھائی کل

آگرہ

۲۸۵

زلفِ اطہر رُخِ سرکار پہ لہرائی ہے
ابرِ رحمت ہے برسنے کو گھٹا چھائی ہے
بزمِ میلاد میں کیا خوب بہار آئی ہے
جیسے اس بزم میں جنت ہی اُتر آئی ہے
وجہ تخلیق دوعالم ہے تری ہی تخلیق
تیرے صدقے میں یہ سب انجمن آرائی ہے
شمس ہو یا ہو قمر یا ہوں ستارے سارے
اک تبسم سے ترے سب نے ضیاء پائی ہے
جو بھی یادِ شہ کونین میں دنیا سے گیا
زندگی چومنے اس کے ہی قدم آئی ہے
رب هبلی کی صدائیں ہوئیں لب پر جاری
اپنی امت کی محمد کو جو یاد آئی ہے
عظمتِ شاہِ دوعالم کا ہے مظہر قرآں
ان کی زلفوں کی کہیں رُخ کی قسم کھائی ہے
انتخاب آج ہر اک سمت ہے رحمت کا نزول
جشنِ میلاد میں کیا خوب بہار آئی ہے

جلگاؤں

۲۸۶

ہیں اگرچہ بہت ہمارے گناہ — رحمتِ مصطفٰے کرے گی نباہ
آپ کے رب نے یارسول اللہ — دوجہاں کا بنایا آپ کو شاہ
صدقہ حسنین کا رسول اللہ — ہو نہ اعمال نامہ میرا سیاہ
کھل ہی جائے در اجابت کا — صدق دل سے نکالو گر اک آہ
چشمِ ظالم نے ہم کو تاڑ لیا — ہو نگاہِ کرم حبیب الٰہ
دل سے بن جا غلام آقا کا — باغِ جنت کی ہے یہی اک راہ
اس کا دل عرش ہے خدا کی قسم — جسکے دل میں بسی ہو آپ کی چاہ
موجِ طوفاں بھی بن گئی ساحل — جب کہا میں نے یارسول اللہ
خلد رضواں قبول ہم کو مگر — اس میں ہو روضۂ حبیبِ الٰہ
جو درِ مصطفٰے کے ہیں غدار — درک اسفل ہے ان کی جائے پناہ

انتخابِ قدیر پر آقا
بس ہمیشہ رہے کرم کی نگاہ — ستنا

۲۸۷

﴿نشر شدہ از آل انڈیا ریڈیو﴾

وہ ہے کمالِ شہ مدینہ کہ جس پہ ہر اک کمال صدقے
وہ ہے ضیائے رُخِ محمد کہ شمس قرباں ہلال صدقے
چلے تھے تلوار لیکے گھر سے کہ ختم کردوں شہِ رُسُل کو
جو دیکھا روئے شہ مدینہ ہوا عمر کا جلال صدقے

Scanned with CamScanner

نبی کی عظمت پہ حرف آیا تو دیکھ لینا جہان والو!
کروں گا جانِ عزیز قرباں کروں گا اہل وعیال صدقے
بحکمِ حسنین جب اذاں دی زباں پہ نامِ حبیب آیا
وہ یاد کرکے جمالِ زیبا ہوئی ہے روحِ بلال صدقے
تقیہ ہرگز نہ ہونے پائے اگرچہ جانِ عزیز جائے
یہ درس دیکر قسم خدا کی ہوا ہے زہرہ کا لال صدقے
شکم پہ باندھے اگرچہ پتھر کھلایا اوروں کو پیٹ بھر کر
نبی کی مسکیں نوازیوں پر ہے شانِ جود ونوال صدقے
تمہاری ذاتِ مبارکہ پر تمہارے نامِ حسیں پہ آقا
یہ انتخاب قدیر صدقے اور اس کی اولاد و مال صدقے

ہمت نگر

۲۸۸

سب پہ لازم ہیں اس کے کُل آداب — ہے بہت محترم نبی کی جناب
جب میں کہہ دوں گا ہوں غلامِ نبی — مجھ سے ہوگا نہ کچھ حساب و کتاب
سب رسولوں میں اسطرح ہیں رسول — سارے پھولوں میں جسطرح ہے گلاب
جب غلاموں ہی کا جواب نہیں — کوئی لائے کہاں سے ان کا جواب
ان کو یٰسیں کہا ، کہیں طٰہٰ — کیسے کیسے ملے ہیں ان کو خطاب
دیکھا پردوں میں رب کو موسیٰ نے — دیکھا محبوب نے اسے بے حجاب
آخری ہیں نبی میرے آقا — ان پہ نازل ہوئی ہے پچھلی کتاب
ہوتا بے پردہ گر جمالِ نبی — کون لاتا نبی کے جلوؤں کی تاب
روزِ محشر وہ ہوگا رشکِ قمر — سوزشِ عشق سے جو دل ہے کباب

ڈھل گیا جو نبی کی سیرت میں اس کو ہر سانس پہ ہے اجر و ثواب
جسکے دل میں نہیں ہے عشقِ رسول اس کو ہر ہر قدم پہ ہوگا عذاب

انتخابِ قدیر ہیں جب وہ
کون لائے کہاں سے ان کا جواب سلیم پور

۲۸۹

مشکل ہے سمجھ لے کوئی اسرارِ مدینہ
اللہ کا دربار ہے دربارِ مدینہ
اللہ نے بخشے ہیں انہیں سارے خزانے
ہیں مالکِ کونین وہ سرکارِ مدینہ
ملتی ہے ضیاء شمس و قمر کو بھی یہیں سے
اللہ رے تابانیٔ انوارِ مدینہ
طوفان کی امواج ہوئیں اسکی محافظ
ہیں جس کے محافظ مرے سرکارِ مدینہ
ملتی ہے یہاں خلد بھی نقدِ دل و جاں سے
اللہ غنی رفعتِ بازارِ مدینہ
وہ کعبۂ اقدس ہو کہ ہو عرشِ معلیٰ
ہے سب سے فزوں عظمتِ دربارِ مدینہ
رضواں تری جنت بھی بہت خوب ہے لیکن
ہم کو تو پسند آیا ہے دربارِ مدینہ
پوری ہو تمنائے قدیرؔی مرے مولیٰ
موت آئے تو ہوں سامنے سرکارِ مدینہ رتناگیری

۲۹۰

زد میں طوفان کی ہے سفینہ مرا ہر طرف دیکھتا ہوں کنارا نہیں
یا شہ بحر و بر آپ کے ما سوا میری کشتی کا کوئی سہارا نہیں
آپ ہیں کشتیٔ نوح کے ناخدا اور کونین میں سب کے حاجت روا
وہ غریق الم کتنا بد بخت تھا آپ کو وقتِ مشکل پکارا نہیں
سرورِ دو جہاں عالمِ غیب ہیں دونو عالم کے مختار لاریب ہیں
شافع! حشر ہم میں بہت عیب ہیں اب بجز آپ کے کوئی چارا نہیں
دامنِ مصطفےٰ سے جو منسوب ہیں خالقِ دو جہاں کے وہ محبوب ہیں
دشمنان نبی رب کے مغضوب ہیں رب کو توہینِ احمد گوارا نہیں
عظمتِ مصطفےٰ اصلِ ایمان ہے روحِ ایمان ہے جانِ ایمان ہے
اپنے محبوب سے رب کا فرمان ہے جو تمہارا نہیں وہ ہمارا نہیں
جلوہ فرما وہاں پیکرِ نور ہے وہ مدینہ ہے جو رشکِ صد طور ہے
ہم سے آقا مدینہ بہت دور ہے دور طیبہ سے رہنا گوارا نہیں
جلوہ افروز ہوں وہ شہ دوسرا اور ہو سامنے روضۂ مصطفےٰ
انتخابِ قدیری ہو محوِ ثنا اس سے بڑھ کر کوئی اب نظارا نہیں

۲۹۱

غازی آباد

وقت وہ بھی عجیب ہوتا ہے — جب مدینہ قریب ہوتا ہے
بہرِ سجدہ جبیں مچلتی ہے — جب مدینہ قریب ہوتا ہے
خوب ہوتی ہے بارشِ رحمت — جب بھی ذکرِ حبیب ہوتا ہے
قبر و محشر میں مومنوں کا معیں — بس خدا کا حبیب ہوتا ہے
جس کے دل میں ہو عظمتِ سرکار — وہ بڑا خوش نصیب ہوتا ہے

Scanned with CamScanner

جو ہو منکر نبی کی عظمت کا وہ بڑا بد نصیب ہوتا ہے
کوئی بوجہل اور کوئی صدیق اپنا اپنا نصیب ہوتا ہے
بہرِ امداد آمنہ کا للن ہر بلا میں قریب ہوتا ہے
آپ کا نام ہر مرض کیلئے چارہ ساز و طبیب ہوتا ہے
یاد آتی ہے جب مدینے کی حال دل کچھ عجیب ہوتا ہے
آپ کی یاد ہوتی ہے اور یہ
انتخابؔ غریب ہوتا ہے ٹانڈہ بادلی

۲۹۲

غموں سے کیجئے آزاد یا رسول اللہ
جہاں ہے مائلِ بیداد یا رسول اللہ
سفینہ اس کا تلاطم سے بے نیاز رہے
کرے جو آپ سے فریاد یا رسول اللہ
اسی کی موت حیاتِ ابد کا ہے پیغام
ہو وقتِ نزع جسے یاد یا رسول اللہ
مٹانا چاہتے ہیں یہ حوادث پیہم
ہماری کیجئے امداد یا رسول اللہ
ڈبو سکے گا نہ طوفاں مرے سفینے کو
اب آ گیا ہے مجھے یاد یا رسول اللہ
جمالِ پاک دکھا دیجئے غلاموں کو
غمِ جدائی سے ہوں شاد یا رسول اللہ

قدوم سرورِ عالم سے آگئی ہے بہار
ہیں دو جہان کی بنیاد یارسول اللہ
ہماری بزم عقیدت طفیل غوث و مدار
سدا رہے یونہی آباد یارسول اللہ
طفیلِ حضرت عبد القدیر سن لیجے
اس انتخاب کی فریاد یارسول اللہ

بھارت گنج

۲۹۳

بھیک دیدیجئے شاہ کون و مکاں اپنے حالاتِ غربت سدھر جائیں گے
قاسم دو جہاں پھر ملے گی کہاں آپ کے در سے خالی اگر جائیں گے
اپنے دامن میں ہم کو چھپالیجئے آپ کا آسرا ہے بچالیجئے
شافعِ روزِ محشر کرم کیجئے ہم گنہگار ورنہ کدھر جائیں گے
ظلم پیرا زمانے میں اغیار ہیں اور ہمارے مٹانے کو تیار ہیں
آپکے لطف و انعام درکار ہیں اب عنایت نہ ہوگی تو مر جائیں گے
ہو بھنور میں سفینہ تو کچھ غم نہیں اپنے مشکل کشا ہیں شہنشاہ دیں
المدد یا حبیب خدا المدد کہتے کہتے بھنور سے نکل جائیں گے
سارے احباب نے ساتھ چھوڑا جہاں آئے امداد کو آپ آقا وہاں
آپ ہی کے سہارے شہ دو جہاں اب تو محشر میں سینہ سپر جائیں گے
یاحبیبِ خدا آمنہ کے للن اب تو دل سے لگی ہے یہی بس لگن
ہو اجازت حضوری کی شاہِ زمن ہم بھی اک بار طیبہ نگر جائیں گے
انتخاب قدیری مجھے ہے یقیں سر پہ سایہ فگن ہیں شہنشاہ دیں
ہونگے جلوہ کناں جب شہ مرسلیں میری مرقد میں انوار بھر جائیں گے

۲۹۴

معمارِ حقیقت کی تعمیر نرالی ہے — سرکارِ دوعالم کی تنویر نرالی ہے
واللیل تری زلفیں والشمس ترا چہرہ — فرمانِ الٰہی کی تفسیر نرالی ہے
دل نے یہ صدا دی ہے جسوقت پڑی نظریں — سرکار کے روضے کی تنویر نرالی ہے
اشجار کریں سجدہ احجار پڑھیں کلمہ — مختارِ دوعالم کی تسخیر نرالی ہے
مس ہوگئیں آنکھیں بھی تلوؤں سے محمد کے — جبریل کی آنکھوں کی تقدیر نرالی ہے
دربارِ محمد کی دربانی ملی تجھ کو — جبریل امیں تیری تقدیر نرالی ہے
خلاقِ دوعالم بھی شاہد ہوا عصمت کا — آلِ شہ بطحا کی تطہیر نرالی ہے
محبوب بنایا ہے محبوب محمد کو — محبوب محمد کی تقدیر نرالی ہے

محبوب کے صدقے میں محبوب بنا ہے یہ
واللہ قدیریؔ کی تقدیر نرالی ہے

۲۹۵

وہ محبوب خدا ہیں کوئی کیا جانے مقام ان کا
کہ عرشِ کبریا پر بھی نظر آیا ہے گام ان کا
زبانِ پاک ان کی ترجمانِ وحیٔ ربانی
کلام ان کا کلامِ حق، کلامِ حق کلام ان کا
اجل بھی آئے گی بن کر حیاتِ دائمی لیکن
ہو دل میں احترام انکا لبوں پر پیارا نام ان کا
اُدھر سے ہے ستم پیہم اِدھر سے ہے دعاء ہر دم
عدیم المثل ہے دنیا میں طرز انتقام ان کا

Scanned with CamScanner

خطائے اجتہادی کی معافی کے لئے واللہ
بنایا ہے وسیلہ حضرتِ آدم نے نام ان کا
وہ سرکارِ دوعالم ہیں وہ مختارِ دوعالم ہیں
مصیبت میں ہمارے کام آنا ہے یہ کام ان کا
وہی ہیں ساقیٔ کوثر وہی ہیں شافعِ محشر
سرِ محشر نظر آئے گا سب کو فیضِ عام ان کا
ہزاروں تیر چلتے ہیں منافق تیرے سینے پر
اغثنی یا رسول اللہ اگر کہدے غلام ان کا
خدا نے انتخاب انکا کیا ہے سب رسولوں میں
امام المرسلیں وہ ہیں نہیں کوئی امام ان کا

آسنسول

۲۹۶

خواہشِ خلد و جنت نہیں ہے مجھے اور سطوت حکومت نہ زر چاہیے
میرا سر ایک عرصے سے مشتاق ہے بس اسے آپ کا سنگِ در چاہیے
وقتِ مشکل ہے منکر نکیر آگئے چھوڑ کر مجھ کو تنہا اقارب چلے
سخت مشکل میں ہوں یا نبی آپ کی اک نظر اک نظر اک نظر چاہیے
وہ ہیں فریاد رس وہ ہیں مشکل کشا کام آتے ہیں سب کے حبیب خدا
مانگنے سے سوا ان سے مل جائے گا مانگنے کا سلیقہ مگر چاہیے
یا خدا جب مری روح پرواز ہو ہر ادا عشقِ احمد کی غماز ہو
یا نبی کا زباں پر حسیں ساز ہو مرتے دم یادِ خیر البشر چاہیے
انتخابِ قدیری جو مطلوب ہو تو خداوندِ عالم کا محبوب ہو
تیرے اطوار میں تیرے کردار میں سیرتِ مصطفےٰ جلوہ گر چاہیے

۲۹۷

کوئی ایسا نہ خوش خصال آیا جیسا محبوبِ ذوالجلال آیا
پیکرِ حسنِ لازوال آیا بن کے بے مثل و بے مثال آیا
جھولیاں بھر گئیں اسی ساعت لب پہ سائل کے جب سوال آیا
اللہ اللہ آمدِ سرکار لات و عزیٰ پہ بھی زوال آیا
قدرتِ مصطفےٰ ترے قرباں سنگ ریزوں کو بھی مقال آیا
اشک آنکھوں سے ہوگئے جاری اپنی امت کا جب خیال آیا

انتخابِ قدیر در سے ترے
بامراد اور باکمال آیا

تاج گنج

۲۹۸

تاجداروں کے تاجدار ہیں آپ دونو عالم میں پُروقار ہیں آپ
ہم تو نازاں ہیں اپنی قسمت پر ہم غریبوں کے غمگسار ہیں آپ
جس کی کوئی نظیر مل نہ سکے ایسے قدرت کے شاہکار ہیں آپ
آپ سا کوئی ہو نہیں سکتا کیونکہ محبوبِ کردگار ہیں آپ
اپنی امت کی مغفرت کیلئے رات دن کتنے بے قرار ہیں آپ
عقدہ حل ہوگیا شبِ معراج لامکاں کے بھی تاجدار ہیں آپ
خَلق کے راز چھپ نہیں سکتے کیونکہ خالق کے رازدار ہیں آپ

دونوں عالم میں اے حبیبِ خدا
مونس انتخابِ زار ہیں آپ

گوپی گنج

==========

۲۹۹

اے شہنشاہِ کون ومکاں اب مرے دل کی دنیا بسانے میں کیا دیر ہے
منتظر ہے یہ دنیائے دل آج تک یانبی مسکرانے میں کیا دیر ہے
ہادیٔ انس و جاں پیشوائے سُبُل آپ محبوبِ رب آپ شاہِ رُسُل
مالکِ دوجہاں آپ مختارِ کُل میری بگڑی بنانے میں کیا دیر ہے
گرمیٔ حشر سے حال ابتر ہوا **العطش العطش** ہر نفس کہہ اُٹھا
ساقیٔ حوضِ کوثر حبیبِ خدا جامِ کوثر پلانے میں کیا دیر ہے
کاش بر آئے یہ میرے دل کی دعاء ہو مرے سامنے روضۂ مصطفٰے
پھر کہوں باادب اے حبیبِ خدا رخ سے پردہ ہٹانے میں کیا دیر ہے
منتظر ہے دلِ مضطرب آج بھی بخش دیجے اسے پھر نئی زندگی
اب تو حد سے فزوں ہوچکی بے کسی، غنچۂ دل کھلانے میں کیا دیر ہے
آپ کا حکم ہے حکمِ رب العلاء دونوں عالم کے ہیں آپ ہی آسرا
انتخابِ قدیری کو یا مصطفٰے اب مدینے بُلانے میں کیا دیر ہے

سنبھل

۳۰۰

اس زمیں پر چلو سر کے بل مومنو! جس زمیں پر پڑے مصطفٰے کے قدم
اس زمیں کی بلندی کا کیا پوچھنا جس نے چومے ہوں خیر الوریٰ کے قدم
شہرِ مکہ قسم تیری قرآن میں، یاد فرمائی ہے **مالک الملک** نے
ہوگیا محترم تو خدا کی قسم کیونکہ تجھ پر پڑے مصطفٰے کے قدم
سوئے معراج کی شب حبیبِ خدا، انکے سونے میں پوشیدہ یہ راز تھا
آج معراج جبریل ہوجائے گی جب وہ چومیں گے شاہِ ہدیٰ کے قدم
طائرِ سدرہ، سدرہ پہ کہنے لگے آگے جاؤں تو پَر میرے جل جائیں گے
مثلِ مو بھی نہ سدرہ سے آگے بڑھے طائرِ سدرۃ المنتہیٰ کے قدم

Scanned with CamScanner

اب تو سرکار تشریف لے آیئے وقتِ آخر ہے جلوہ دکھادیجئے
مجھ کو دامن میں اپنے چھپالیجئے مجھ سے نزدیک ہیں اب قضا کے قدم
انتخابِ قدیری پریشان تھا ظلمتِ قبر سے سخت حیران تھا
بقعۂ نور مرقد کا ایواں بنا آگئے جب حبیب خدا کے قدم

بھیلواڑہ

۳۰۱

تمہارا در جسے اے شاہِ دوسرا مل جائے
اسے بہشت ہی کیا عرشِ کبریا مل جائے
کہوں گا اہلِ جہاں سے کہ تاجدار ہوں میں
جو سر پہ رکھنے کو نعلِ شہ ہدیٰ مل جائے
وہ خوش نصیب ہے قسمت کا اس کی کیا کہنا
جسے بھی دامنِ محبوبِ کبریا مل جائے
قضائے عمر ادا ہو بس ایک سجدے میں
مری جبیں کو اگر ان کا نقشِ پا مل جائے
شفیعِ روزِ قیامت چھپانا دامن میں
گناہگار گناہوں میں جو چھپا مل جائے
اس آستاں سے بھلا کیا نہیں ملے گا ہمیں
جس آستاں سے خدا کا ہمیں پتہ مل جائے
طفیلِ حضرت عبد القدیر محشر میں
الٰہی سایۂ دامانِ مصطفےٰ مل جائے
محال ہے یہ ازل ہی سے انتخابِ قدیر
کہ دوسرا میں کوئی ان سا دوسرا مل جائے

مالدہ

۳۰۲

جہاں میں ہونے کو انجم کہ ماہتاب نہیں
رخِ حضور کا لیکن کوئی جواب نہیں
جوابِ سرورِ عالم کہاں سے لائے کوئی
غلامِ سرورِ عالم کا جب جواب نہیں
غلام ہوکے ترے کیسے ہوگئے آزاد
کہ روزِ حشر بھی ان سے کوئی حساب نہیں
اگرچہ ہونے کو ہے خلد میں شرابِ طہور
شرابِ عشق نبی سی کوئی شراب نہیں
بغیر مانگے عطا کردیا ہمیں سب کچھ
عطاء سرورِ کونین کا حساب نہیں
مرے حضور یہ کہتا ہے انتخابِ قدیر
خدائی بھر میں تمہارا کوئی جواب نہیں

۳۰۳ کردہ

نہ خیالِ میکدہ ہے نہ ہے جستجوئے مینا
مجھے اک نظر ہے کافی تری ساقیٔ مدینہ
مرا ناتواں سفینہ نہ ڈبوسکے گا طوفاں
میں انہیں پکارلوں گا جو ہیں مالکِ سفینہ
یہ حنا گلاب وعنبر بھلا چیز کیا کہ ان سے
ہے کروروں درجے بہتر ترا یانبی پسینہ

بخدا نہ ہوتے رمضاں نہ مناتے عیدِ قرباں
جو ظہور میں نہ آتا یہ ربیع کا مہینہ

جو کوئی یہ چاہتا ہے کہ رسائی ہو خدا تک
درِ مصطفٰے پہ آئے یہی وصل کا ہے زینا

بڑا خوش نصیب ہوتا ترے در پہ موت آتی
ترے در پہ موت آنا ہے یہی تو اصل جینا

تجھے انتخاب ان سے ہے عقیدت و محبت
وہ نواز لینگے اک دن وہ بلائیں گے مدینہ

۳۰۴ ڈوڈہ

بلا لیجے مدینہ اب تو آقا غم کے ماروں کو
یہ آنکھیں ڈھونڈتی سبز گنبد کے نظاروں کو

تمہارے در کے منگتا ہم ہی کیا سارا زمانہ ہے
تمہارے در پہ دیکھا بھیک لیتے تاجداروں کو

مجھے بھی بھیک مل جائے قسیم نعمتِ یزداں
کہ تم نے بھیک دی ہے یارسول اللہ ہزاروں کو

جسے بھی دولتِ عشقِ شہ دیں ہوگئی حاصل
وہی انسان بس پائے گا جنت کی بہاروں کو

نہ گھبراؤ مسلمانوں عذابِ قبر و محشر سے
سہارا سرورِ دیں کا ہے کافی بے سہاروں کو

محمد مصطفٰے کے نور سے روشن دو عالم ہیں
ضیاء بخشی ہے نورِ مصطفٰے نے چاند تاروں کو

پکارو! ہر مصیبت میں شہ دیں کو مسلمانوں
حبیبِ حق سنا کرتے ہیں ہم سب کی پکاروں کو
الٰہی مصطفےٰ کا اور غوثِ پاک کا صدقہ
دوعالم میں ملے عظمت قدیری بادہ خواروں کو
طفیلِ مصطفےٰ یارب ہدایت ان کو فرمادے
صنم کہتے ہیں جو نادان ولیوں کے مزاروں کو
خدا نے انتخاب ان کا کیا ہے سارے عالم میں
قرارِ دل وہ دینگے حشر میں سب بے قراروں کو

۳۰۵ کھیڑ

خدا کا حکم ہے اپنا ہی یہ خیال نہیں
غلام سرورِ دیں کو کوئی زوال نہیں
عدو کے ظلم و ستم پر دعائیں فرمائیں
مرے حضور کے اخلاق کی مثال نہیں
وہ دوجہاں میں ہیں محروم کامرانی سے
دلوں میں جن کے مکیں آمنہ کا لال نہیں
سوائے بارگہِ رحمتِ حبیبِ خدا
زمانے بھر میں کسی سے مرا سوال نہیں
وہ سجدہ ریزیاں بیکار ہیں خدا کی قسم
کہ جن میں سرورِ کونین کا خیال نہیں
وہ عرش و فرش ہوں یا مہر و ماہ یا ہوں نجوم
کہاں کہاں مرے سرکار کا جمال نہیں

Scanned with CamScanner

خدا نے ایسا بنایا حبیب کو اپنے
کہ دوجہان میں ان کی کوئی مثال نہیں
غلامِ بارگہِ مصطفےٰ کے ایماء پر
چلیں نہ شمس و قمر ان کی یہ مجال نہیں
یہ انتخابِ قدیری مرا عقیدہ ہے
کوئی حضور سا عالم میں باکمال نہیں

۳۰۶ بانسواڑہ

خدا نے سارے حسینوں میں لاجواب کیا
مرے حضور کو محبوب انتخاب کیا
خدا نے حضرت موسیٰ سے تو حجاب کیا
اور اُدْنُ مِنِّیْ سے محبوب کو خطاب کیا
کلیم کے لئے فرمانِ لَنْ تَرَانِیْ تھا
حبیب کیلئے جلوؤں کو بے نقاب کیا
حسیں ہیں اور بھی لیکن حضور کو رب نے
جہانِ حسن کا سلطان انتخاب کیا
خدا ہی جانے وہ کتنا حسین رو ہوگا
کہ مہر و ماہ نے خود جس سے اکتساب کیا
یہ سب کرم ہے حبیبِ خدا کی نسبت کا
خدا نے میری دعاؤں کو مستجاب کیا
میں ناز کرتا ہوں قسمت پہ اپنی ہر لمحہ
ہر ایک سانس کا آقا سے انتساب کیا

شہ مدینہ کی بعثت نے اے جہاں والو!
خزاں رسیدہ گلستاں کو پُرشباب کیا
تمہاری سیرتِ اقدس نے اے حبیبِ خدا
ہر ایک شعبۂ ہستی کو فیضیاب کیا
قدومِ سرورِ عالم کی رفعتوں کے نثار
زمیں کے ذروں کو رشکِ صد آفتاب کیا
مرے حضور میں قربان اس نوازش کے
کرم کی بات جو آئی تو بے حساب کیا
یہ انتخابِ قدیری بھی ہے انہیں کا غلام
خدا نے جن کا دوعالم میں انتخاب کیا

۳۰۷

کشتواڑ

غمزدہ دل لبھانے میں کیا دیر ہے
یانبی مسکرانے میں کیا دیر ہے
العطش العطش ساقیٔ دوجہاں
جامِ کوثر پلانے میں کیا دیر ہے
میں بھی ہوں نام لیوا حضور آپ کا
میری بگڑی بنانے میں کیا دیر ہے
منتظر ہے نظر آپ کے دید کی
رخ سے پردہ ہٹانے میں کیا دیر ہے
دامنِ مصطفےٰ مل گیا ہے جسے
اس کے جنت کو جانے میں کیا دیر ہے

Scanned with CamScanner

میں تمنائے دیدار پوری کروں
اے اجل تیرے آنے میں کیا دیر ہے
مجھ گنہ گار کو مجھ سیہ کار کو
یانبی بخشوانے میں کیا دیر ہے
یانبی از طفیل عتیق و عمر
مجھ کو طیبہ بلانے میں کیا دیر ہے
انتخاب آگیا وہ درِ مصطفٰے
اب جبیں کو جھکانے میں کیا دیر ہے

۳۰۸

مظہرِ قدرتِ رحمٰن مدینے والے
دونو عالم کے ہیں سلطان مدینے والے
تیرے قدموں پہ ہیں قربان مدینے والے
میرا جسم اور مری جان مدینے والے
تیری وہ ہستی ہے ذیشان مدینے والے
رب کی ہستی پہ ہے بُرہان مدینے والے
کوئی تجھ سا نہ ہوا ہے نہ ابد تک ہوگا
بس یہی ہے تری پہچان مدینے والے
فضل خلاقِ دوعالم ہے کہ تم جانتے ہو
مایکون ہوکہ وہ ماکان مدینے والے
اصل میں کیا ہیں اسے تو وہ خدا ہی جانے
شکل وصورت میں ہیں انسان مدینے والے

رحم فرمایئے آجایئے بہر امداد
آج امت ہے پریشان مدینے والے
اُس عبادت کو حقیقت میں جلا ملتی ہے
جس میں آتا ہے ترا دھیان مدینے والے
عظمتِ سرورِ کونین ہے جانِ ایماں
اور ہیں جان کی بھی جان مدینے والے
نزع میں، قبر میں، محشر میں، ہر اک مشکل میں
اپنی امت کے نگہبان مدینے والے
تیرے روضے کی زیارت ہے شفاعت کا سبب
کتنا پیارا ترا فرمان مدینے والے
قلبِ مضطر میں مرے حاضریٔ طیبہ کا
کروٹیں لیتا ہے ارمان مدینے والے
کیوں نہ ہو مرکزِ کونین مدینہ جب کہ
سارے عالم کے ہیں سلطان مدینے والے
انتخابؔ آپ کا کہتا ہے بچشمِ گریاں
میری مشکل بھی ہو آسان مدینے والے

۳۰۹ کوٹہ

وہ دلکشی نہ چمن میں نہ لالہ زار میں ہے
جو اے حبیبِ خدا آپ کے دیار میں ہے
نہ کہکشاں میں نہ وہ جگمگاتے تاروں میں
جو حسن کوچۂ محبوبِ کردگار میں ہے

ضیاء عرشِ بریں ہو کہ جلوۂ فردوس
تمہارے نور کا پرتو ہر اک بہار میں ہے
نہ وہ چمن میں نہ فردوس کی بہاروں میں
جو لطفِ زندگی سرکار کے دیار میں ہے
عطا ہو بھیک اسے تاجدارِ کون و مکاں
لگائے آس گدا کب سے انتظار میں ہے
ترے کرم کے سہارے شفیعِ روزِ جزا
گناہگار بھی جنت کے انتظار میں ہے
جہان بھر کے گلوں میں نہ مل سکی دل کو
وہ دلکشی جو مدینے کے ایک خار میں ہے
تو اہلِ خلد میں ہوگا شمار روزِ جزا
کہ عاشقانِ محمد کی تو قطار میں ہے
وہ بخشوائیں گے محشر میں انتخابِ قدیر
بھلا یہ فردِ گنہ بھی کسی شمار میں ہے

بھدوہی

۳۱۰

مہ و خور ان کے ایما پر چلے ہیں — جو آغوشِ حلیمہ میں پلے ہیں
اسے کہتے ہیں فیضانِ محبت — حبیبِ حق جو سوئے حق چلے ہیں
یہ ہے سرکار کی اعلیٰ مقامی — کہ مہر و ماہ بھی قدموں تلے ہیں
شہ کونین پہونچے ہیں وہاں پر — جہاں جبریل کے بھی پَر جلے ہیں
اغثنی یا رسول اللہ کہا جب — اسی دم میرے سارے غم ٹلے ہیں

جنہیں کہتے ہیں سب محبوبِ داور دوعالم ان کے ہی در سے پلے ہیں
شہ کونین کے اعلیٰ مراتب منافق کو نہ جانے کیوں کھلے ہیں
حقیقت میں یہ سب ان کا کرم ہے کہ ان کے راستے پر ہم چلے ہیں
خدا نے انتخاب ان کا کیا ہے
وہ سانچے میں مشیت کے ڈھلے ہیں بریلی

۳۱۱

مشکل میں جو گھبرا کے ترا نام لیا ہے
واللہ مرا بگڑا ہراک کام بنا ہے
اللہ کے بے مثل وہ بندے ہیں عزیزو!
سرکار خدا ہیں یہ بھلا کس نے کہا ہے
مالک ہی کہوں گا تمہیں سرکارِ دوعالم
جس کو جو ملا دستِ محمد سے ملا ہے
محبوبِ خدا آپ کے کردار کی رفعت
اپنائے اسے جو وہی محبوبِ خدا ہے
اللہ کا محبوب بھلا ہم سا بشر ہو؟
دیوانہ ہوا ہے ارے دیوانہ ہوا ہے
وہ نورِ خدا ہیں وہی محبوبِ خدا ہیں
ان کا جو ہوا بس وہی مولا کا ہوا ہے
یہ میرا عقیدہ ہے یہ ایماء قدیری
"خاکِ درِ سرکار ہراک دل کی دوا ہے" امروہہ

۳۱۲

پیارے محبوب کے آل و اصحاب پر گر ستم کوئی ڈھائے تو میں کیا کروں
اپنے ہاتھوں سے کر اپنا انجام بد کوئی ظالم بنائے تو میں کیا کروں
دیکھ کر خلد اور ان کے دربار کو میں نے دربار آقا پسند کرلیا
اپنا ذوق نظر اپنا حسن نظر شیخ کو خلد بھائے تو میں کیا کروں
اپنا جیسا بشر ان کو جس نے کہا علم کو ان کے شیطان سے کم لکھا
کرکے توہین سرکار کونین کی وہ جہنم میں جائے تو میں کیا کروں
جس کو چسکا پڑا ان کی توہین کا اس نے نار جہنم میں گھر لے لیا
انتخابِ قدیری کوئی بوجھ کر نارِ دوزخ میں جائے تو میں کیا کروں

بھدرک

۳۱۳

جب ان کی ولادت کے آثار نظر آئے
چھائے ہوئے عالم پہ انوار نظر آئے
دربار رسالت کے انوار تھے نظروں میں
"صحرا بھی مدینے کے گلزار نظر آئے"
حق ماہ کو فرمایا اور مہر کو لوٹایا
ہم کو تو حبیب حق مختار نظر آئے
جس راہ گزرے ہیں مختار دوعالم کے
جھکتے ہوئے قدموں میں اشجار نظر آئے
بخشائے رحمت سے اک بوند ملی جس کو
ایماں کی دولت سے سرشار نظر آئے

کونین پہ چھاؤ گے پر شرط یہی ہوگی
اخلاق کی ہاتھوں میں تلوار نظر آئے
سرکارِ دوعالم سے پیمانِ وفا کرلے
یہ قصرِ معاصی پھر مسمار نظر آئے
یہ حکمِ قدیری ہے محبوب بنالوں گا
محبوب کا جس میں بھی کردار نظر آئے

۳۱۴ مدھوبنی

یٰسین و طٰہٰ ان کو کہا ہے کتاب میں
انداز کیسے پیارے ہیں ان کو خطاب میں
جو ہو خدا کا نورِ حبیبِ خدا بھی ہو
لاؤ کوئی بشر تو نبی کے جواب میں
نامِ نبی پہ چومے انگوٹھے اسی لئے
دیکھی ہے یہ حدیث نبی کی کتاب میں
یوسف ہیں ان کے حسنِ مکمل کی اک جھلک
ان سا نہیں ہے کوئی بھی حسن و شباب میں
بڑھ کر نبی کے لطف نے اس کو بچا لیا
جس نے دہائی دی ہے نبی کی جناب میں
مقصود ہے اطاعتِ محبوبِ کبریا
الجھایئے نہ مجھ کو عذاب و ثواب میں
عرشِ خدا کہوں کہ مدینہ کہوں اسے
ہیں جلوہ گر حضور دلِ انتخاب میں ماٹھ

۳۱۵

ہمیں تو آسرا ہے بس تمہارا یارسول اللہ
تمہیں کو ہر مصیبت میں پکارا یارسول اللہ
اسی بندے پہ اپنے مہرباں ہے حق تعالیٰ بھی
ہے جسکے ہاتھ میں دامن تمہارا یارسول اللہ
خدائے پاک شاہد روزِ محشر کس مپرسی میں
گناہگاروں کا بس تم ہو سہارا یارسول اللہ
غریقِ بحرِ عصیاں ہیں حضورِ داورِ محشر
ہماری لاج رکھ لینا خدارا یارسول اللہ
اغثنا یارسول اللہ اغثنا یارسول اللہ
بہت ہی دور ہے ہم سے کنارا یارسول اللہ
ہوا شق چاند اور ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا
تمہارا پالیا جس دم اشارا یارسول اللہ
تمہارے دستِ اقدس میں ہے قسمت دونو عالم کی
تمہیں سے ہے دو عالم کا گزارا یارسول اللہ
وہی محبوبِ یزداں ہے وہی حقدارِ جنت ہے
جسے کہدو ہمارا ہے ہمارا یارسول اللہ
عقیدہ اس کو کہتے ہیں حضورِ داورِ محشر
مدد کے واسطے تم کو پکارا یارسول اللہ
یہی ہے انتخابِ قادری کی آخری خواہش
دمِ آخر بھی ہو جائے نظارا یارسول اللہ

ہادیؔ

۳۱۶

نہ ہوتا زم زم نہ ہوتا کوثر اگر حبیبِ خدا نہ ہوتے
نہ مہر تاباں نہ ماہِ انور اگر حبیبِ خدا نہ ہوتے
قسم خدا کی نہ ہوتے آدم، نہ ہوتے پیدا وہ ابنِ مریم
نہ آتا کوئی یہاں پیمبر اگر حبیبِ خدا نہ ہوتے
نہ ہوتے عالم میں جن وانساں، نہ ہوتے قدسی نہ حور وغلماں
نہ ہوتا ظاہر خدائے برتر اگر حبیبِ خدا نہ ہوتے
نہ ہوتے بوبکر جیسے کامل، نہ ہوتے فاروق جیسے عادل
نہ ہوتے عثماں سخا کے پیکر اگر حبیبِ خدا نہ ہوتے
نہ ہوتے مولا علیؓ حیدر، نہ فاطمہ ہوتیں بنتِ سرور
نہ ہوتے شبیر اور شبر اگر حبیبِ خدا نہ ہوتے
بلال ہوتے نہ بوہریرہ، اویس ہوتے نہ ہوتے حمزہ
نہ ہوتے سلماں نہ ہوتے بوذر اگر حبیبِ خدا نہ ہوتے
نہ غوث ہوتے نہ ہوتے خواجہ، مدار ہوتے نہ شاہ جی بابا
نہ شاہِ دہلی نہ شاہِ کلیر، اگر حبیبِ خدا نہ ہوتے
نہ ہوتا کعبہ نہ سنگِ اسود، سنہری جالی نہ سبز گنبد
نظر نہ آتے حسین منظر اگر حبیبِ خدا نہ ہوتے
نہ ہوتی دنیا نہ ہوتا برزخ، نہ ہوتی جنت نہ ہوتا دوزخ
نہ ہوتا ہرگز قیام محشر اگر حبیبِ خدا نہ ہوتے
نہ ہوتی رافت نہ ہوتی رحمت، خلوص ہوتا نہ ہوتی الفت
نہ دل رُبا ہوتا اور نہ دلبر اگر حبیبِ خدا نہ ہوتے

خدا ہی جانے کہ روزِ محشر، گناہگاروں پہ کیا گزرتی
بروزِ محشر شفیعِ محشر اگر حبیبِ خدا نہ ہوتے
جبال ہوتے نہ ہوتے دریا، نہ بستیاں ہوتیں اور نہ صحرا
رواں نہ ہوتا کوئی سمندر اگر حبیبِ خدا نہ ہوتے
نہ اہلِ فضل و کمال ہوتے، نہ اہلِ حسن و جمال ہوتے
نہ حسن ہوتا نہ حسن پرور اگر حبیبِ خدا نہ ہوتے
نہ لفظِ کُـــن اور نہ دہر ہوتا، نہ ملک و قریہ نہ شہر ہوتا
سنا دو پیغام میرا گھر گھر اگر حبیبِ خدا نہ ہوتے
نہ تیری رنگینیٔ خطابت، نہ نعت گوئی کی ملتی دولت
نہ ہوتا تو، انتخابؔ خوش تر اگر حبیبِ خدا نہ ہوتے

۳۱۷

حقدار ہی کیا خلد کا مختار ہوا ہے
جو دل سے غلامِ شہ ابرار ہوا ہے
قسام ازل نے انہیں نعمت نے نوازا
محبوبِ خدا جن کا طرف دار ہوا ہے
طوفاں میں جو گھبرا کے لیا نامِ محمد
واللہ مرا بیڑا وہیں پار ہوا ہے
واللہ وہ محبوب ہے قسام ازل کا
عشقِ شہ بطحا سے جو سرشار ہوا ہے
سرکار مدینے میں بلا لیجئے مجھ کو
اب ہند میں جینا مرا دشوار ہوا ہے

اللہ کے محبوب کے محبوب قدم سے
ویران جہاں یہ گل و گلزار ہوا ہے
اس شان سے آئے شہ کونین جہاں میں
یہ سارا جہاں مرکز انوار ہوا ہے
ہر سمت قدیری ہی قدیری کی ہوا ہے
جس دن سے کرم آپ کا سرکار ہوا ہے

۳۱۸ پورنیہ

یہ ازل کا طے شدہ ہے نیا مسئلہ نہیں ہے
مرے مصطفٰے کے جیسا کوئی دوسرا نہیں ہے
درِ مصطفٰے سے ہٹ کر کوئی ارتقا نہیں ہے
بنا عشقِ مصطفٰے کے کوئی اتقا نہیں ہے
ترا قبر کیا کرے گی ترا حشر کیسا ہوگا
تو غلامِ مصطفٰے ہے اسے سوچنا نہیں ہے
ہے خدا بھی مصطفٰے کا ہے خدائی بھی انہیں کی
میں غلامِ مصطفٰے ہوں مرے پاس کیا نہیں ہے
درِ مصطفٰے پہ ناداں نہ جھکا اگر ترا دل
درِ حق پہ سر جھکانے سے بھی فائدہ نہیں ہے
جو انہیں خدا نہ دے گا تو پھر اور کس کو دے گا
وہ ہے کیا جہاں میں حق نے جو انہیں دیا نہیں ہے
سبھی انبیاء خدا کے بخدا ہوئے ہیں پیارے
مگر ان کے جیسا پیارا بخدا ہوا نہیں ہے

Scanned with CamScanner

میں حضور رب کھڑا ہوں تری سمت تک رہا ہوں
بجز ایک تیرے آقا مرا آسرا نہیں ہے
تری بخششوں کے صدقے اور عنایتوں کے قرباں
میں قدیری ہوگیا ہوں مجھے غم ذرا نہیں ہے

۳۱۹ وش نگر

وہ نبی سے وابستہ وہ خدا سے وابستہ
قلب جس کا ہوتا ہے اولیاء سے وابستہ
نام مصطفےٰ پر ہم جان اپنی دے دیں گے
کیونکہ اپنا رشتہ ہے کربلا سے وابستہ
بن وسیلۂ سرور مستجاب کیا ہوگی
گرچہ لاکھ آنسو بھی ہوں دعاء سے وابستہ
ڈر نہیں ہے مرقد کا خوف کیا ہو محشر کا
مصطفےٰ کی امت ہے مصطفےٰ سے وابستہ
دشمنوں سے کہدینا ہم سے دور ہی رہنا
اللہ ہو میاں والے ہیں خدا سے وابستہ
وہ نماز چہرے پہ نور کا سبب ہوگی
جو نماز آقا کی ہو ادا سے وابستہ
غوث کا دولارا ہے خواجہ کا وہ پیارا ہے
دل سے ہوگیا ہے جو مرتضیٰ سے وابستہ
انتخاب نازاں ہوں رفعتِ مقدر پر
میرا سر ہے آقا کے نقشِ پا سے وابستہ کلکتہ

۳۲۰

شب و روز مصروفِ ذکرِ نبی ہوں یہ میری عبادت نہیں ہے تو کیا ہے
فناہوں میں نعتِ حبیبِ خدا میں یہ عشق و محبت نہیں ہے تو کیا ہے
ہے دل کی تمنا وصالِ محمد نظر کی ہے خواہش جمالِ محمد
مجھے ہر گھڑی ہے خیالِ محمد یہ اندازِ الفت نہیں ہے تو کیا ہے
کیا میں نے ہر وقت ذکرِ محمد لیا میں نے ہر وقت نامِ محمد
یہی مشغلہ ہے زباں اور دل کا یہ میری عقیدت نہیں ہے تو کیا ہے
کبھی ماہِ تاباں کو ٹکڑے کیا ہے کبھی مہرِ رخشاں کو واپس کیا ہے
کبھی سنگ ریزوں کو کلمہ پڑھایا یہ آقا کی طاقت نہیں ہے تو کیا ہے
سلاطین ہیں ان کے در کے بھکاری سبھی انبیاء و رُسُل ان پہ واری
فدا ہے نبی پہ یہ مخلوق ساری نبی کی یہ عظمت نہیں ہے تو کیا ہے
مجھے مل گئی بھیک ان کے کرم کی ہوا کیوں لگے مجھ کو رنج و الم کی
نہیں ہے مجھے فکر اب پیچ و خم کی یہ ان کی عنایت نہیں ہے تو کیا ہے
ہے ایمان وابستہ سب انبیاء سے ہمیں ہے عقیدت سبھی اولیاء سے
شرف ہے غلامی کا غوث الوریٰ سے بلند اپنی نسبت نہیں ہے تو کیا ہے
چلو سر کے بل انتخابِ قدیری یہ ہے رہ گزر سرورِ دو جہاں کی
یہاں چشم و دل کو جھکا کر کے چلنا یہ آئین الفت نہیں ہے تو کیا ہے
مرے نام سے انتخابِ قدیری لرزتے ہیں جتنے بھی ہیں بد عقیدہ
تمہیں اب بتاؤ کہ تمام اہلسنت یہ باطل پہ ہیبت نہیں ہے تو کیا ہے

غازی آباد

۳۲۱

ہر سمت دو جہاں میں رسالت کی دھوم ہے
اللہ کے رسول کی رحمت کی دھوم ہے

سب انبیاء امام ہیں بیشک امام ہیں
ان میں مگر نبی کی امامت کی دھوم ہے

آدم سے تا بہ عیسیٰ سبھی جلوہ گر ہوئے
محشر میں مصطفےٰ کی شفاعت کی دھوم ہے

صدیق ہو تو ایسا ابوبکر جیسے ہیں
از فرش تا بہ عرش صداقت کی دھوم ہے

کفار و مشرکین و منافق ہیں دم بخود
حضرت عمر تمہاری عدالت کی دھوم ہے

قربان سارا مال ہے نامِ رسول پر
عثماں غنی تمہاری سخاوت کی دھوم ہے

خیبر ہو ، بستر نبوی ہو کہ معرکے
مولا علی تمہاری شجاعت کی دھوم ہے

جاں دیدی اپنی دیں کے تحفظ کے واسطے
کونین میں حسینی شہادت کی دھوم ہے

یہ قادری وہ قادری ہم تم بھی قادری
سرکارِ غوث پاک کی نسبت کی دھوم ہے

مخدوم اور محدث اعظم اور اشرفی
مختار کی ولایت و عظمت کی دھوم ہے

Scanned with CamScanner

دیتے ہیں بھیک سبکو بصیرت کی روز و شب
عبد البصیر تیری بصیرت کی دھوم ہے
میں قادر الکلام ہوں اور قادر القلم
عبد القدیر تیری عنایت کی دھوم ہے
میں ہوں قدیری شیر بفیضان شاہ جی
اب نجدی بھیڑیوں میں خجالت کی دھوم ہے

۳۲۲

شمس مانگو نہ قمر مانگو نہ تارا مانگو
رب سے مانگو تو فقط رب کا پیارا مانگو
رب سے بوبکر و عمر اور غنی و حیدر
چار یارانِ محمد کا اُتارا مانگو
حشر کی دھوپ نہ جھلسا دے کہیں اے لوگو!
دامنِ سرورِ عالم کا سہارا مانگو
دل کے بہلانے کو دل والو خدا سے اپنے
نزع میں قبر میں آقا کا نظارا مانگو
جس سے کونین میں طوفانِ محبت اُمڈا
قلزم نورِ محبت کا وہ دھارا مانگو
جس سے کہ کام چلے، نام چلے، بات چلے
آمنہ بی بی وہ راج دلارا مانگو
ان کا تو کام ہے بس جھولیاں بھرنا دن رات
مومنو! مدعا جو بھی ہو تمہارا مانگو

اے فرشتو! سنو آقا نے دلادی جنت
اب نہ تم نامۂ اعمال ہمارا مانگو
انتخاب ایک محمد میں ملے گا سب کچھ
رات دن پیارے محمد کا اُتارا مانگو

۳۲۳

شانِ خالق دیکھ لی آقا کی صورت دیکھ کر
قدرتِ قادر کو سمجھے ان کی قوت دیکھ کر
جان دینا شمع پر ہوتا ہے پروانے کا کام
جان دیدوں سرورِ عالم کی صورت دیکھ کر
مصطفےٰ کے پیچھے پیچھے جب چلوں گا خلد کو
رشک فرمائینگے قدسی میری قسمت دیکھ کر
جب چلے گی روزِ محشر مصطفےٰ پیارے کی بات
ہوگی حسرت تجھ کو نجدی ان کی عزت دیکھ کر
شہپر جبریل بھی قاصر رہے معراج میں
ہر بشر ہے محوِ حیرت ان کی رفعت دیکھ کر
انبیاء کے بعد رتبہ ہے شہ صدیق کا
قربت صدیق سمجھو ان کی تربت دیکھ کر
میں سگ غوث الوریٰ ہوں اور ہوں شاہ جی کا شیر
بھاگتے ہیں آج نجدی میری صورت دیکھ کر
کچھ نہ تھا میں تو قدیری انکا لطفِ خاص ہے
ہوتے ہیں مسرور، مجھ کو اہلسنت دیکھ کر

دربھنگہ

۳۲۴

خدائے پاک رب العالمیں ہے — محمد رحمۃ للعالمیں ہے
تصرف میں اگر فرشِ زمیں ہے — تو خلد و عرش بھی زیرِ نگیں ہے
مدینے کی زمیں کیسی زمیں ہے — لئے آغوش میں خلدِ بریں ہے
عجب انداز کا یہ مہ جبیں ہے — دوعالم میں کوئی ثانی نہیں ہے
حریم عرش کا مسند نشیں ہے — پئے امت مگر زیبِ زمیں ہے
یہی تحقیق جبریل امیں ہے — کہیں سرکار کے جیسا نہیں ہے
نہ ترساں ہے نہ اس کا دل حزیں ہے — کہ جس کو ان کی رحمت پہ یقیں ہے
نبی اب کوئی آسکتا نہیں ہے — مرا محبوب ختم المرسلیں ہے
یہی ہے ہاں یہی دین متیں ہے — نبی کا جو نہیں رب کا نہیں ہے
فدا ہے جس پہ یہ ساری خدائی — خدا ہی جانے وہ کتنا حسیں ہے
امانت کا زمانہ معترف ہے — مرا محبوب صادق ہے امیں ہے
نرالی شان کا داتا ملا ہے — 'نہیں' لب پر کبھی جس کے نہیں ہے
مرنے ہاتھ آگیا دامن نبی کا — مجھے بخشش کا اپنی اب یقیں ہے
بہ فیض عشقِ سرکارِ دوعالم — خدا کا فضل بھی اپنے تئیں ہے
جسے بھائی نہیں عظمت نبی کی — وہی بوجہل و شیطانِ لعیں ہے
بقیہ سب ہی فرسودہ دھرم ہیں — کہ عند اللہ تو اسلام دیں ہے
نہیں چھپ سکتی عظمت مصطفےٰ کی — نقیب اس کا تو قرآنِ مبیں ہے
ہے کوثر خلد میں بیشک یہ مانا — مگر کوثر کا ساقی تو یہیں ہے

قدیری قادری و اشرفی ہوں
مری قسمت ثریا کے قریں ہے

۳۲۵

مخزن علم و عرفان اور آگہی — یانبی یانبی یانبی یانبی
یانبی نذر ہے آپ کو یانبی — یانبی یانبی یانبی یانبی
نذر مقبول ہو از طفیل علی — یانبی یانبی یانبی یانبی
زندگی بھر کی ہے یہ کمائی مری — یانبی یانبی یانبی یانبی
یہ وظیفہ نہ چھوڑوں گا ہرگز کبھی — یانبی یانبی یانبی یانبی
مغفرت کے لئے ہے ضمانت یہی — یانبی یانبی یانبی یانبی
دل میں ہو یانبی ساتھ میں یانبی — لب پہ ہو یانبی ہاتھ میں یانبی
سرخرو جاؤں گا پیشِ رب اور نبی — ساتھ ہوگا مرے تحفۂ یانبی

انتخابِ قدیری تو ہے جنتی
ہے وظیفہ ترا یانبی یانبی

۳۲۶

ملتفت مجھ پہ شاہِ امم ہوگئے — دور سارے مرے رنج و غم ہوگئے
جب نبی نے بلایا مدینے مجھے — فاصلے جتنے تھے کم سے کم ہوگئے
آج کعبے میں کس کا گزر ہوگیا — سرنگوں سبکے سب کیوں صنم ہوگئے
مصطفےٰ کی محبت میں جو مٹ گئے — حق یہ ہے مستحق ارم ہوگئے
چھوڑ کر عظمتِ سرورِ دوجہاں — کیا تھے اور آج کیا ہائے ہم ہوگئے
ساری دنیا ہمارے تھی زیرِ قدم — آج دنیا کے زیرِ قدم ہوگئے
یہ سزا کم نہیں ہے اگر سوچئے — اب عرب زیرِ حکمِ عجم ہوگئے
تم حکم تھے مگر آج محکوم ہو — جو تھے محکوم اب وہ حکم ہوگئے
جو قدیری شہ دیں کے وصاف تھے — فیضِ توصیف سے محترم ہوگئے

۳۲۷

دل مرا مسکنِ محبوب ہوا خوب ہوا — انکے جلوؤں سے جو منسوب ہوا خوب ہوا
خالق و خلق کا مطلوب ہوا خوب ہوا — یا نبی خوب ہوا خوب ہوا خوب ہوا
جن کا دل جلوہ گہ نورِ خدا ہے ان کو — ذکر سرکار کا مرغوب ہوا خوب ہوا
نورِ محبوب کی تعظیم نہ کر کے شیطاں — رب کے دربار میں مغضوب ہوا خوب ہوا

انتخاب ان کی اطاعت کا ثمر ہے دیکھو
میں بھی اللہ کا محبوب ہوا خوب ہوا — انچولی

۳۲۸

ہم کو کیا کیا نہ خیر الوریٰ سے ملا — خود خدا بھی درِ مصطفےٰ سے ملا
ثمرہ اعمال کا کب ریا سے ملا — ثمرہ اخلاص کا کبریا سے ملا
رب کی ہر ایک نعمت کے قاسم ہیں یہ — جس کو جو کچھ ملا مصطفےٰ سے ملا
حکمِ قرآں بھی ہے میرا ایمان بھی — جو نبی سے ملا وہ خدا سے ملا
اے بشر تو ہے کیا بوالبشر کو بھی جب — مدعا نامِ خیر الوریٰ سے ملا
دل کی دنیا اُجالوں سے رچ بس گئی — رشتۂ دل جو نور الہدیٰ سے ملا
کیا نہ پاؤ گے اب ان کے دربار سے — جب خدا بھی درِ مصطفےٰ سے ملا
آپ کے اک وسیلے سے یا شاہ جی — سلسلہ میرا شیرِ خدا سے ملا
ہو زباں پر وہی جو کہ ہو قلب میں — درس یہ مومنو! کربلا سے ملا
مصطفےٰ کی محبت ہی ایمان ہے — یہ سبق ہم کو سب اولیاء سے ملا
پیلی بھیت اور کچھوچھے سے نسبت ملی — یہ بھی انعام غوث الوریٰ سے ملا

مژدۂ مغفرت از طفیلِ نبی
انتخابِ قدیری خدا سے ملا — منجا کوٹ راجوری

۳۲۹

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

خلق میں خُلق میں اصل میں نسل میں
علم میں حلم میں جاہ میں فضل میں

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

روحِ قرآن ہیں جانِ ایمان ہیں
جانِ ایمان کیا جان کی جان ہیں

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

کون ہے ختم جس پر رسالت ہوئی
کون ہے جس کی ہراک پہ رحمت ہوئی

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

کس کے کہنے سے ہم شرک سے رک گئے
ایک اللہ کے سامنے جھک گئے

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

جبرئیل امیں نے یہ آکر کہا
ہے یہ حکمِ خدا چلئے سوئے خدا

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

وقتِ مشکل ہے امداد فرمایئے
میرے بارے میں ارشاد فرمایئے

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

Scanned with CamScanner

یاشہ محترم تاجدار حرم
ہو نگاہ کرم ہو نگاہ کرم

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

آخری سانس ہو جب کہ میرا جدا
ہو لبوں پہ مرے بس یہی اک صدا

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

بے کسوں کا فقیروں کا بیواؤں کا
آپ ہیں آپ ہیں آپ ہیں آسرا

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

انتخابِ قدیری کی ہے التجا
اک نظر اک نظر اک نظر مصطفیٰ

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

۳۳۰

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر ، نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

رخ کی وہ تفسیر اللہ اکبر ، زلف گرہ گیر اللہ اکبر ، پیکر تنویر اللہ اکبر
نور کی تصویر اللہ اکبر ، نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

آپکی توقیر اللہ اکبر ، خلد ہے جاگیر اللہ اکبر ، خلق کی شمشیر اللہ اکبر
حق کی ہو تنویر اللہ اکبر ، نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

نام ہے اکسیر اللہ اکبر ، بات میں تاثیر اللہ اکبر ، نظروں میں تسخیر اللہ اکبر
گھر گھر ہے تشہیر اللہ اکبر ، نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

آدم کی تقصیر اللہ اکبر، نام کی تدبیر اللہ اکبر، اس کی یہ تاثیر اللہ اکبر
پا گئے تطہیر اللہ اکبر، نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

نعرے کی عظمت اللہ اکبر، نعرے کی ہیبت اللہ اکبر، نعرے کی قوت اللہ اکبر
مومن کی طاقت اللہ اکبر، نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

نعرہ ہمارا اللہ اکبر، سب کو ہے پیارا اللہ اکبر، سب کا سہارا اللہ اکبر
سب نے پکارا اللہ اکبر، نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

کعبہ و اسود اللہ اکبر، سبزہ و گنبد اللہ اکبر، رتبۂ احمد اللہ اکبر
نورِ محمد اللہ اکبر، نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

۳۳۱

ایڈر

میرے آقا کا مجھ پہ کرم دیکھئے — بڑھتے میداں میں میرے قدم دیکھئے
میری جانب شہ محترم دیکھئے — کھل نہ جائے کہیں اب بھرم دیکھئے
ہند میں سانس لینا بھی دشوار ہے — حال امت کا شاہ امم دیکھئے
سر ہے جبریل کا مصطفےٰ کے قدم — دیکھئے ان کا اوجِ قدم دیکھئے
کر نہ پایا ادا کوئی حق بیاں — کتنے بے بس ہیں اہلِ قلم دیکھئے
لُٹ نہ جائے کہیں میرے دل کا حرم — اک نظر تاجدارِ حرم دیکھئے
اے فرشتو! دکھادو مدینہ مجھے — بعد میں کہنا چلئے! اِرم دیکھئے
دیکھنی ہے اگر تم کو جنت یہیں — چلئے طیبہ، خدا کی قسم دیکھئے

ہے قدیرؔی مقدر کا اپنے دھنی
مل گیا ان کا نقشِ قدم دیکھئے

ڈوڈہ

۳۳۲

عظمت نہ ملے گی اسے عزت نہ ملے گی
سرکار جسے آپ کی الفت نہ ملے گی
سرکار کی رحمت پہ یقیں جس کو نہیں ہے
اس کو کبھی اللہ کی رحمت نہ ملے گی
میرے لئے سب کچھ ہے محمد کی محبت
کونین میں ایسی کوئی نعمت نہ ملے گی
دربارِ محمد کے سوا دونوں جہاں میں
مجھ کو مرے افکار کی قیمت نہ ملے گی
جو گر گیا سرکارِ دوعالم کی نظر سے
اس کو کبھی ایمان کی دولت نہ ملے گی
عرفاں نہ ملے گا اسے ایماں نہ ملے گا
جس دل کو محمد کی محبت نہ ملے گی
یہ عقل کے اندھوں کو بتا دیجے قدیریؔ
بن حبِّ ابوبکر صداقت نہ ملے گی
ٹھکرا دیا جس کو مرے آقا نے قدیریؔ
اس کو کہیں دارین میں عزت نہ ملے گی

۳۳۳

زباں پہ جس کی محمد کا پیارا نام آیا
تو اس کو خالقِ کونین کا سلام آیا
نہ صرف میرا عقیدہ ہے مانتے ہیں سبھی
جو ان کے در پہ گیا ہو کے شاد کام آیا

۳۳۴

ابو البشر کے لئے بھی سبب ضروری ہے
سبب کے ساتھ بشر کو طلب ضروری ہے
تری نظر میں اگر قربِ رب ضروری ہے
تو پہلے قربِ رسولِ عرب ضروری ہے
حصولِ کیف تقرب کے واسطے ہمدم
نوازشاتِ رسولِ عرب ضروری ہے
بنا وسیلۂ سرکار کچھ نہ پاؤ گے
طلب کے ساتھ ہی حسنِ طلب ضروری ہے
بغیر ا سکے تو مومن بھی بن نہیں سکتا
رسولِ پاک کا دل میں ادب ضروری ہے
نہ مانا جائے گا محشر کا تیرا دعویٰ عشق
نبی سے عشق و محبت یہ اب ضروری ہے
خدا، رسولِ خدا اور اولیاءِ خدا
ادب ہر ایک کا او بے ادب! ضروری ہے
منافقوں سے کہو چھوڑ دو روِش اپنی
وگرنہ قبر کہے گی کہ،، دب،، ضروری ہے
غلامِ شافعِ محشر جو انتخاب ہوا
تو اس کی خلد میں 'جا' منتخب ضروری ہے

۳۳۵

درِ خدا سے تری ہر طلب ادھوری ہے
درِ نبی سے اگر تجھ کو کوئی دوری ہے
نبی ہیں نور مگر یہ بھی خوب یاد رہے
نبی کے گھر کا ہراک فرد بھی تو نوری ہے
مرادیں مانگ لے آخر درِ حبیب تو ہے
یہ در وہ در ہے جہاں ہر مُراد پوری ہے
نہیں ہے بُعدِ مسافت کا عاشقوں کو خیال
بفیضِ عشق یہ دوری نہیں حضوری ہے
ہے میرے دل میں حبیبِ خدا کی جلوہ گری
یہ میرا دل ہے کہ آماجگاہِ نوری ہے
نبی کے چاہنے والوں کو بدعتی کہنا
کوئی شعور نہیں ہے یہ بے شعوری ہے
انہیں کو بارہویں اور گیارہویں نہیں جچتی
خدا گواہ ہے جن کا دھرم کپوری ہے
وہ نجدیوں کا دھرم ہوگا مرگھٹی شاید
مجھے ہے فخر شریعت مری قبوری ہے
حضور حاضر و ناظر ہیں انتخابؔ قدیر
نبی کو دور وہ کہتے ہیں جن کو دوری ہے

Scanned with CamScanner

گلہائے عقیدت

Scanned with CamScanner

۳۳۶

مناقب مبارکہ

در شان سیدنا امیر المومنین حضور تاجدار صداقت افضل البشر بعد الانبیاء حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ

انبیاء کے بعد ہر انسان سے افضل ہیں آپ
یہ عقیدہ ہے غلامان شہ ابرار کا
یار کے پہلو میں جلوہ گر رہیں گے حشر تک
مرتبہ یہ ہے شہ صدیق یارِ غار کا

۳۳۷

حلیم و صاحبِ صدق و صفا صدیق اکبر ہیں
امین و رازدارِ مصطفےٰ صدیق اکبر ہیں
کرامت میں، ولایت میں، امامت میں، خلافت میں
خدا شاہد کہ بعد انبیاء صدیق اکبر ہیں
عمر، عثماں، علی نے دست صدیقی پہ بیعت کی
یہ تینوں مقتدی ہیں مقتدیٰ صدیق اکبر ہیں
کلام پاک ان کی عظمت و رفعت کا شاہد ہے
کہ لاتحزن کا مژدہ یافتہ صدیق اکبر ہیں
رفیقِ ہجرت آقا ، ہے یار غار کا تمغہ
امیر کشور عشق و وفا صدیق اکبر ہیں

مشاغل میں فضائل میں شمائل میں خصائل میں
حبیب حق کے نائب آپ یا صدیق اکبر ہیں
مجھے ہے ناز کہ عشاق صدیقی میں داخل ہوں
مرے محبوب اکرم مرحبا صدیق اکبر ہیں

جمشید پور

۳۳۸

مناقب مبارکہ

درشان سیدنا امیر المومنین حضور شہنشاہ عدالت حضرت عمر فاروق اعظم خلیفہ دوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ

عدل و انصاف عمر کا آج بھی سکہ رواں
خوف ہے اغیار پر فاروق کی تلوار کا
حضرت فاروق اعظم خلق کہتی ہے جنہیں
ہیں وہ آئینہ محمد کے حسیں کردار کا

۳۳۹ مرادآباد شریف

بعد صدیق اشرف ہیں اشراف سے
آپ فاروق اعظم ہیں اخلاف سے
اہل ایماں ہوں کفار ہوں سب کے ساتھ
آپ پیش آئے ہیں عدل و انصاف سے
بدعقیدہ لرزتے تھے فاروق سے
ہے یہ منقول سارے ہی اسلاف سے

Scanned with CamScanner

مظہرِ قہرِ حق ابن خطاب ہیں
صاف ظاہر ہے یہ ان کے اوصاف سے
پیکر عدل تھے مجمع فضل تھے
مجھ سے کیا! پوچھئے سارے احناف سے
بعد میرے اگر ہوتا کوئی نبی
بس عمر ہوتے اخلاف و اسلاف سے
یوں منافق لرزتے تھے فاروق سے
جس طرح کھوٹ والا ہو صرّاف سے
حکم حق بھی ہے اور قول فاروق بھی
باز آئیں مسلمان اِسراف سے
وہ سزاوارِ لطفِ خدا و نبی
جو ہے محظوظ فاروقی الطاف سے
حشر میں منقبت جب میں اِن کی پڑھوں
مرحبا کی صدائیں ہوں اطراف سے
جنتی ہے غلامِ عمر انتخابؔ
کیا غرض اس کو دوزخ سے اعراف سے

بلرام پور

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی

۳۴۰

مناقب مبارکہ

درشان سیدنا امیر المومنین حضور پیکر جود وسخا حضرت عثمان غنی اعظم خلیفہ سوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مدینہ منورہ

ہیں سخاوت کے وہ پیکر اور ذوالنورین بھی
ہے بڑا رتبہ عزیزو! اس غنی سرکار کا
پیکر شرم و حیا ہیں جامع قرآن ہیں
طنز کرنا آپ پر شیوہ ہے یہ اغیار کا

۳۴۱ مرادآباد شریف

صاحبِ جود و سخاوت حضرتِ عثمان ہیں
حاملِ عشق و شہادت حضرتِ عثمان ہیں
ظالموں کا خنجر خونخوار ہے حلقوم پر
اور مصروفِ تلاوت حضرتِ عثمان ہیں
کردیا قربان سب نامِ رسولِ پاک پر
عاشقِ شمعِ رسالت حضرتِ عثمان ہیں
جانشینِ سرورِ کونین ذوالنورین بھی
واقفِ رازِ خلافت حضرتِ عثمان ہیں
کاملِ ایمان ہیں اور اکمل شرم و حیا
رات دن محو عبادت حضرتِ عثمان ہیں

Scanned with CamScanner

دولتِ عثمان نے اسلام کی ترویج کی
کفر کی وجہِ خجالت حضرتِ عثمان ہیں
صابر و شاکر ہیں عثماں ذاکر و شاغل غنی
انتخابِ ذی وجاہت حضرتِ عثمان ہیں مرادآباد شریف

۳۴۲

مناقب مبارکہ

درشان سیدنا امیر المومنین حضور شہسوارِ میدانِ شجاعت حضرت مولا علی مرتضیٰ خلیفہ چہارم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نجف اشرف

قیصر و کسریٰ کے فاتح اور ہیں شیر خدا
دبدبہ اب بھی ہے حیدر آپ کی تلوار کا
مشکلیں سب ٹل گئیں ہیں آن واحد میں مری
نام جس دم لے لیا ہے حیدرِ کرار کا

۳۴۳ مرادآباد شریف

مرکزِ نورِ ولایت حضرتِ مولیٰ علی
چشمۂ علم و ہدایت حضرتِ مولیٰ علی
مخزنِ اسرار و حکمت حضرتِ مولیٰ علی
معدنِ لطف و عنایت حضرتِ مولیٰ علی
آپ کعبے میں ہوئے پیدا تو مسجد میں شہید
آپ کی یہ ہے فضیلت حضرتِ مولیٰ علی

Scanned with CamScanner

سیدہ ہیں عقد میں اولاد سردارِ جناں
آپ کی یہ شان و عظمت حضرتِ مولیٰ علی
بسترِ محبوب پر جلوہ گری کا ہے شرف
آپ کی ہے اونچی قسمت حضرتِ مولیٰ علی
راحتِ محبوب پر قربان کردی ہے نماز
واقف رازِ عبادت حضرتِ مولیٰ علی
انتخابِ قادری کو بھیک دو دیدار کی
رہ نہ جائے دل میں حسرت حضرتِ مولیٰ علی

۳۴۴ مرادآباد شریف

حضرت صدیق اور فاروق و عثمان وعلی
ڈنکا بجتا ہی رہے گا حشر تک ان چار کا

۳۴۵ مرادآباد شریف

ذکر کرتا ہوں میں ستاروں کا
سرورِ انبیاء کے یاروں کا
اہلسنت ہوئے ہیں مست و مگن
ذکر جب بھی ہوا ہے چاروں کا

مرادآباد شریف

۳۴۶

مناقب مبارکہ

درشان سیدنا حضور شہید اعظم امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کربلا شریف

Scanned with CamScanner

کتنا دلدوز ہے ذکر سبط نبی بزم میں جس کو دیکھو وہ غمگین ہے
لٹ گیا لہلہاتا چمن فاطمی کربلا میں قیامت نما سین ہے
خون اپنا ہو یا اپنی اولاد کا دین پر وقت آئے تو کردو فدا
یہ سبق دے گئے ہیں شہ کربلا خون سے قیمتی عظمت دین ہے
پھول جیسا تھا جسم شہ کربلا سونگھتے تھے اسے سرور انبیاء
ایسی خوشبو مہکتی ہے اس جسم سے ہیچ جس سے گلاب اور نسرین ہے
جس کے گھر سے ملا ہے قیام وقعود اور نمازوں میں پڑھتے ہیں جن پر درود
خنجر ظلم سے قتل ان کو کیا ہر یزیدی حقیقت میں بے دین ہے
خواب ہی میں کسی روز یا مصطفےٰ دیکھ لوں میں جمالِ شہ کربلا
خواب ہی میں اگر ان کا دیدار ہو اہل دل کیلئے وجہ تسکین ہے
ہر یزیدی کا واللہ ہے انجام بد سب نے مل کر کیا کتنا یہ کام بد
ہے رضا جس کی شاہِ عرب کی رضا ان پہ ظلم وستم خوئے فتین ہے
تونے سوچا کبھی اپنا انجام بھی کتنا گندہ کیا تونے یہ کام بھی
اہل ایماں کی ہر سمت سے آج تک تجھ پہ لعنت ملامت ہے نفرین ہے
ہے لبوں پہ مرے نعرۂ یا حسین اس سے ملتا ہے واللہ مرے دل کو چین
انتخاب قدیری حسینی ہوں میں عشق آل محمد مرا دین ہے

۳۴۷

نازنیں ، دلربا ہیں شہ کربلا مہ جبیں مہ لقا ہیں شہ کربلا
سبط نور خدا ہیں شہ کربلا ابن مشکل کشا ہیں شہ کربلا
کیا بتاؤں کہ کیا ہیں شہ کربلا راکب مصطفےٰ ہیں شہ کربلا

۳۴۸

آل خیر الوریٰ ہیں شہ کربلا وارث مرتضیٰ ہیں شہ کربلا
خون سے جس نے خطرے کا سگنل دیا وہ حسیں رہنما ہیں شہ کربلا
ذرہ ذرہ ترا کربلا ہے گواہ فاتح کربلا ہیں شہ کربلا
سر تھا سجدے میں گو سر پہ تلوار تھی عابد بے ریا ہیں شہ کربلا
مصطفےٰ کے چمن کی کلی فاطمہ اور گلِ خوش ادا ہیں شہ کربلا
ہیں قرار دلِ شاہِ خیبر شکن راحت فاطمہ ہیں شہ کربلا

انتخاب اپنا دل سن کے ہے مُرتعش
کوہِ صبر و رضا ہیں شہ کربلا

بھاگلپور

۳۴۹

حامیٔ دین خیر الوریٰ آگئے کربلا میں شہ کربلا آگئے
آگئے ابن شیر خدا آگئے نورِ چشم و دلِ فاطمہ آگئے
کربلا میں یزیدی پریشان ہیں آج شہزادۂ مصطفےٰ آگئے
حوریں کہتی ہیں جنت میں صد مرحبا جیت کر امتحان وفا آگئے
سرخرو ہو کے محشر کے میدان میں کر کے نانا کا وعدہ وفا آگئے
کربلا تیرا ہر ذرہ ہے محترم تجھ پہ شبیر کے نقش پا آگئے
کشتیٔ دیں کنارے پہ لگ جائیگی کشتیٔ دیں کے اب ناخدا آگئے
پیش باطل نہ جھک جائے مومن کا سر لے کے پیغام عشق و فا آگئے
بھوک میں پیاس میں کلمۂ حق رہے دینے پیغامِ صبر و رضا آگئے
دیکھ کو جن کو یاد آئیں محبوبِ رب دیکھو تصویرِ خیر الوریٰ آگئے

دیکھ کر ان کو محشر میں یہ غُل ہوا آگئے فاتح کربلا آگئے
کھلبلی مچ گئی ہوش اُڑنے لگے فوج باطل نے جب سن لیا' آگئے
سبط ساقیٔ کوثر ہیں اور پیاس ہے کیسے لمحات میرے خدا آگئے

کربلا میں قدیریؔ امام حسین
دینے پیغام صبر و رضا آگئے بہیڑی

۳۵۰

اک طرف ظالم یزیدی فوجی لشکر دیکھئے
اک طرف آل محمد کے بہتر دیکھئے
آپ کے در کا گدا ہے حاضرِ در دیکھئے
دیکھئے میری طرف اے ابن حیدر دیکھئے
دین میں ایمان میں شکر و حیا میں صبر میں
دخترں میں مصطفٰے پیارے کی دختر دیکھئے
بچہ بچہ ان کے گھر کا نور کی تصویر ہے
سرورِ کونین کا نورانی گھر بھر دیکھئے
کردیا موقوف خطبہ ان کی خاطر آپ نے
یہ انوکھی عظمتِ شبیر و شبر دیکھئے
حشر تک پہلوئے سرور میں رہیں گے جلوہ گر
عظمتِ صدیق اور فاروقِ اطہر دیکھئے
انبیاء کے بعد کل مخلوق میں افضل ہیں آپ
مرحبا یہ عظمت صدیق اکبر دیکھئے

انتخابِ قادری بھی آپ کی اولاد ہے
صدقہ زین العابدیں کا اک نظر بھر دیکھئے

راج نندگاؤں

۳۵۱

ہراک خواہش دانہ پانی لٹادی — رہِ دین میں زندگانی لٹادی
جو اصغر نے قربان بچپن کیا ہے — تو اکبر نے اپنی جوانی لٹادی
ارے شمر دنیا کی دولت تو لوٹی — مگر دولتِ جاودانی لٹادی
یزید آلِ احمد پہ ظلم وستم نے — تری عظمت خاندانی لٹادی
نبی کے نواسوں کو مہماں بناکر — ارے کوفیو! میزبانی لٹادی
نبی کے نواسوں سے تونے الجھ کر — یزید اپنی سب حکمرانی لٹادی
ترے نام پر یاحسین ابن حیدر — جوانوں نے اپنی جوانی لٹادی
وہب ابن عبد اللہ کلبی نے تم پر — جوانی کی ہر شادمانی لٹادی

رہِ حق میں اے انتخابؔ قدیری
بڑی بات ہے زندگانی لٹادی

دُرگ

۳۵۲

شہید اعظم قسم خدا کی چمک رہے تھے چمک رہے ہیں
یزیدی گرگے قسم خدا کی بھٹک رہے تھے بھٹک رہے ہیں
جنہیں محبت ہے مصطفےٰ سے انہیں محبت حسین سے ہے
غمِ حسینی میں ان کے آنسوں ٹپک رہے تھے ٹپک رہے ہیں
قیامت آئی تھی کربلا میں نبی کا گلشن اجڑ گیا تھا
نبی کے گلشن کے غم میں مومن سسک رہے تھے سسک رہے ہیں

Scanned with CamScanner

نبی کے لالوں پہ ظلم ڈھاکر یزیدیو! خود ہوئے ہو رسوا
قسم خدا کی گل شہادت مہک رہے تھے مہک رہے ہیں
شہید اکبر کی وہ جوانی شہید اصغر کا ہائے بچپن
یہ جتنے غنچے تھے مصطفےٰ کے لہک رہے تھے لہک رہے ہیں
ہزاروں فوجی اُدھر مسلح اِدھر نہتے تھے اور بہتر
بہادری کے حسینی جوہر جھلک رہے تھے جھلک رہے ہیں
یہ انتخابؔ قدیر ہے کیا تمام امت کا ہے یہ عالم
ملے جو جذبات کربلا سے بھڑک رہے تھے بھڑک رہے ہیں

۳۵۳

اُدے پور

جنت کا تاجدار حسین شہید ہے — ان کا عدو یقینی جہنم رسید ہے
اس وقت لب پہ ذکرِ حسینِ شہید ہے — یہ وقت میرے واسطے وقت سعید ہے
واللہ یہ مقامِ حسینِ شہید ہے — وجہِ سرورِ قلب ونظر ان کی دید ہے
کچھ بھی نہیں خیال محمد کی آل کا — کیسا ستم شِعار گروہِ یزید ہے
جو دشمنِ حسین وہی دشمنِ نبی — سرکار کی حدیث میں یہ بھی وعید ہے
ماہِ محرم آیا حسینی ہیں غمزدہ — ہر گھر میں ذکرِ پاکِ حسینِ شہید ہے
آل رسول کیوں نہ مطہر ہو پھر بھلا — تطہیر کا گواہ کلامِ مجید ہے
ہر گھر میں کربلا کا سا نقشہ گزر گیا — دیکھو مرادآباد میں یہ کیسی عید ہے

کہدیجے انتخابؔ قدیری کو یاحسین
یا مصطفےٰ ہمارا یہ ادنیٰ عبید ہے

نمبر: ۱ ۱۹۸۰ء کا فساد

۳۵۴

نماز حسین اور اذانِ بلالی — یہ واللہ دونوں ہی ہیں بے مثالی
یہ مانا کے سجدے میں گردن کٹالی — یہ سچ ہے کہ نانا کی امت بچالی
جب آیا محرم غلاموں نے گھر گھر — نبی کے نواسوں کی محفل سجالی
چمن دین کا خون سے اپنے سینچا — حسین آپ ہیں اسکے بے مثل مالی
حسینی کرم کی عجب شان دیکھی — نہ لوٹا کوئی آپ کے در سے خالی
نہیں ڈوب سکتی ہے شامِ ابد تک — حسین آپ ہیں کشتیٔ دیں کے مالی
وہ شکل حسن ہو کہ شکلِ حسینی — یہ ہے نور والی وہ ہے نور والی
حسینی غلاموں میں ہے نام میرا — یہ جنت میں جانے کی صورت بنالی
نہ جائیں گے خونِ حسینی کے دھبے — سرِ حشر یہ رنگ لائے گی لالی

وہ منھ مانگی پائے گا واللہ قدیریؔ
در ابنِ حیدر کا جو ہے سوالی

راج ناندگاؤں

۳۵۵

نور نظر علی کے ہو زہرا کے لال ہو — شبیر تم خدا کی قسم بے مثال ہو
دین نبی کے واسطے اپنا جو حال ہو — پر یہ نہ ہوگا عظمت دیں پامال ہو
کیسے بیاں ہو آپکی عظمت حسینِ پاک — اللہ کے حبیب کی محبوب آل ہو
عشقِ حسین میں ہو مری زندگی بسر — عشق حسین ہی میں مرا انتقال ہو
یارب ہو میرے ہاتھ میں دامن حسین کا — جب حشر میں حضور سے میرا وصال ہو
اولاد و خاندان کا وہ کیا کرے خیال — امت کا نانا جان کی جس کو خیال ہو
وہ دین حق کیواسطے میداں میں آئے تھے — پھر کیوں حسین پاک کو فکرِ مآل ہو

Scanned with CamScanner

پانی کے بند کرنے میں یہ مکر تھا نہاں — یہ شیر ہاشمی کسی صورت نڈھال ہو
تھیں کوفیوں کا عرضیاں وجہ سفر مگر — ہرگز نہ تھا یہ عزم کہ جدل و قتال ہو

جب انتخاب آئے مرا وقتِ آخری
پیشِ نظر حسین کا حسن و جمال ہو

چودہ

۳۵۶

اسلام پر حسین نے احسان کردیا — گھر بھر خدا کے نام پہ قربان کردیا
شاہِ نجف کے لال نے فوجِ یزید کا — میدان میں جو آئے تو میدان کردیا
اپنے لہو سے سینچ کے پیارے حسین نے — اے خاکِ کربلا تجھے ذیشان کردیا
جاں جائے، جائے، بیعت فاسق نہ ہو کبھی — یہ کربلا میں آپ نے اعلان کردیا
بھوک و پیاس میں بہتر کی تھی وہ شان — بائیس ہزار فوج کا میدان کردیا
نیزے پہ سر چڑھا تو چڑھا واہ رے حسین — تم نے بلند پرچم قرآن کردیا

باطل کے سامنے نہ جھکے انتخاب سر
ہر قطرۂ لہو نے یہ اعلان کردیا

ڈھکیا

۳۵۷

کتنی فزوں ہے دوستو عظمت حسین کی — ہر دل میں جلوہ گر ہے محبت حسین کی
یہ دبدبہ یہ شان یہ شوکت حسین کی — تسلیم ہے سبھی کو امامت حسین کی
تھے تین دن کے بھوکے پیاسے مگر لڑے — اللہ رے یہ صبر یہ ہمت حسین کی
مقتل میں جلوہ گر ہیں شہنشاہِ دو جہاں — کتنی بلند پایہ ہے قسمت حسین کی
حبِ حسین اصل میں حبِ حبیبِ حق — حبِ حبیبِ حق ہے محبت حسین کی
تھا برچھیوں کے سائے میں سجدے میں انکا سر — اللہ رے یہ شان عبادت حسین کی

Scanned with CamScanner

ہر شئی لٹادو نامِ شہِ دوجہان پر یہ درس دے گئی ہے شہادت حسین کی
حامی نہیں ہے کوئی یزید پلید کا ہر دل میں آج بھی ہے حمایت حسین کی
نسل یزید و ابن زیاد اب نہیں کہیں چاروں طرف ہے نسلِ سیادت حسین کی

یہ انتخاب عظمت سلطانِ کربلا
وردِ زباں ہر اک کے ہے مدحت حسین کی

ہاوڑہ

۳۵۸

نور چشم علی ابن زہرا اور حبیب خدا کے نواسے
کربلا کی زمیں تیرے اوپر تین دن تک رہے بھوکے پیاسے
کربلا میں شہ کربلا کو کوفیوں نے بلایا دغا سے
انکو مہماں بناکر بلایا اور پیش آئے جوروجفا سے
ان کو کاندھے پہ آقا بٹھائیں اور جبریل جھولا جھلائیں
سیدہ فاطمہ اور علی نے ان کو پالا تھا ناز و ادا سے
اک طرف جسم زخموں سے چھلنی دوسری سمت اولاد کا غم
بھوکے پیاسے غریب الوطن کو سابقہ پڑگیا ہر بلا سے
واہ رے ابن خاتونِ جنت جان دی اور نہ کی تونے بیعت
ایک فاسق کی بیعت نہ ہوگی، جان جاتی ہے جائے بلا سے
دیکھ لو ظالموں حالِ اصغر پیاس سے ہے زباں انکی باہر
ننھے اصغر کو پانی پلادو آپ نے یہ کہا اشقیاء سے

ظالموں نے نہ پانی پلایا بلکہ اک تیر ایسا چلایا
ننھا معصوم پیاسا بلکتا خلد کو چل دیا کربلا سے
غم نہیں جان جائے تو جائے دین پر آنچ آنے نہ پائے
انتخابِ قدیری یہ ہم کو مل گیا ہے سبق کربلا سے

۳۵۹ شاہجہاں پور

نور چشم نبی ابن مولا علی اور سکون دل فاطمہ آپ ہیں
ہر بلا میں بھی جو مسکراتا رہا وہ بہادر شہ کربلا آپ ہیں
دین ہیں آپ اور دیں پناہ آپ ہیں بادشاہ یا شہِ کربلا آپ ہیں
سر دیا اور فاسق کی بیعت نہ کی ناشرِ کلمۂ طیبہ آپ ہیں
اپنی اولاد دی اپنا سر دے دیا راہِ اسلام میں گھر کا گھر دیدیا
آپنے دین پر آنچ آنے نہ دی ایسے اسلام کے رہنما آپ ہیں
تاجدارِ جوانانِ خلدِ بریں آپ جیسی شہادت کسی کی نہیں
ہاتھ میں لاشۂ اصغرِ تشنہ لب اور مصروفِ شکرِ خدا آپ ہیں
جب ہلال محرم نظر آگیا ہر مسلمان پر رنج و غم چھا گیا
شرق سے غرب تک ذہن کونین کا مدعا یا شہِ کربلا آپ ہیں
آئے میداں میں جب ابن شیرِ خدا فوجِ اعداء میں اک زلزلہ آگیا
تھرتھرانے لگے صاحبانِ جفا صاحبِ شوکت و دبدبہ آپ ہیں
انتخاب آپ کے خون کا فیض ہے، ہے ہرا گلستاں دین اسلام کا
ساری امت ہے احسان مند آپ کی محسنِ امت مصطفےٰ آپ ہیں

مرادآباد شریف

۳۶۰

فوجِ فساق کو خاطر میں نہ لاتے ہیں حسین
شمع ایماں کو بہر حال جلاتے ہیں حسین
اپنی ہستی کو رہِ حق میں لٹاتے ہیں حسین
عظمتِ دیں کیلئے سر کو کٹاتے ہیں حسین
گھر لٹے، سر بھی کٹے دین کی عظمت نہ مٹے
کربلا میں یہ سبق سب کو پڑھاتے ہیں حسین
خون سے اپنے جلاکر رہِ مولیٰ میں چراغ
راستہ امت نانا کو دکھاتے ہیں حسین
بھوکے پیاسے بھی ہیں اور زخم بھی ان کے تن پر
سر کو سجدے میں مگر پھر بھی جھکاتے ہیں حسین
کوئی خندق میں گرا کوئی زمیں پر گھسٹا
کربلا میں یہ کرامات دکھاتے ہیں حسین
تھر تھرانے لگے خونخوار یزیدی گُرگے
کربلا میں عجب انداز سے آتے ہیں حسین
نہ ہیں آلاتِ جہاد اور نہ ہے عزمِ جہاد
پھر بھی میداں میں عجب شان دکھاتے ہیں حسین
پیکرِ صبر و رضا کانِ عمل شانِ وفا
کتنے اوصاف کے جامع نظر آتے ہیں حسین

Scanned with CamScanner

آج ہر ایک یزیدی سے ہے نفرت سب کو
اور، جا، دل میں مسلمان کے پاتے ہیں حسین
اپنے کردار سے ، ایثار سے ، قربانی سے
انتخاب امت نانا کو بچاتے ہیں حسین

مرادآباد شریف

۳۶۱

مصطفےٰ جان راحت پہ لاکھوں سلام — ان کے اصحابِ رافت پہ لاکھوں سلام
تاجدارِ شہادت پہ لاکھوں سلام — خاندانِ رسالت پہ لاکھوں سلام
بوسہ گاہِ رسالت پہ لاکھوں سلام — جلوہ گاہِ ولایت پہ لاکھوں سلام
سر تہہ تیغ بھی محوِ سجدہ رہا — ان کے ذوقِ عبادت پہ لاکھوں سلام
جان دیکر بچایا ہے اسلام کو — ان کی انمٹ قیادت پہ لاکھوں سلام
جن کے سر نے ہدایت کی اغیار کو — اس سراپا ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس سے اعداء کا لشکر لرزنے لگا — اس حسینی شجاعت پہ لاکھوں سلام
تین دن بھوکے پیاسے بھی رہکر لڑے — ان کے صبر و قناعت پہ لاکھوں سلام

تا قیامت انہیں سب کہیں گے امام
انتخاب اس امامت پہ لاکھوں سلام

چھترپور

۳۶۲

شافع روز محشر پہ لاکھوں سلام — ساقیٔ حوضِ کوثر پہ لاکھوں سلام
شاہ بوبکر فاروق و عثماں علی — اور شبیر و شبر پہ لاکھوں سلام
سارے اصحاب پر سارے احباب پر — اور آل پیمبر پہ لاکھوں سلام
ابنِ خاتونِ جنت پہ بیحد درود — راحتِ جانِ حیدر پہ لاکھوں سلام

کربلا میں ہزاروں سے جو لڑ گئے ان نفوس بہتر پہ لاکھوں سلام
خون سے اپنے سینچا ہے دیں کا چمن تا ابد ایسے رہبر پہ لاکھوں سلام
بھوکے پیاسے جو سہ روز رہ کر لڑے صبر و ہمت کے پیکر پہ لاکھوں سلام
جن کے مقتل میں آئے حبیب خدا ان کے اعلیٰ مقدر پہ لاکھوں سلام
کام آئی پئے امت مصطفےٰ اس جوانیٔ اکبر پہ لاکھوں سلام
جن کو جامِ شہادت ملا پیاس میں ننھے معصوم اصغر پہ لاکھوں سلام

جو تہہ تیغ بھی محوِ سجدہ رہا
انتخاب ان کے اس سر پہ لاکھوں سلام حیدرگڑھ

۳۶۳

عبادت یاد آئے گی ریاضت یاد آئے گی
گلِ گلزارِ حیدر کی شجاعت یاد آئے گی
زمین کربلا کا ذرہ ذرہ اس کا شاہد ہے
کچھ ایسے پھول بھی ہیں جن کی نکہت یاد آئے گی
قیامت خیز ہے وہ داستان کربلا ہمدم
قیامت کربلا کی تا قیامت یاد آئے گی
زمانہ خون کے آنسو بہائے گا اسی لمحہ
شہید کربلا کی جب شہادت یاد آئے گی
شہید کربلا کا ذکر جب بھی ہوگا دنیا میں
یزیدی فوج کی سب کو شقاوت یاد آئے گی

Scanned with CamScanner

زمانے میں کسی کردار پر جب تبصرہ ہوگا
نبی زادوں کی دنیا کو فراست یاد آئے گی
کٹایا سر، لٹایا گھر مگر ثابت رہے حق پر
نہ فرمایا تقیہ، یہ حقیقت یاد آئے گی
دیا ہے انتخاب ایسا سبق صبر و قناعت کا
قیامت تک حسینی شان و شوکت یاد آئے گی

مرادآباد شریف

۳۶۴

ہے رسوائے زمانہ وہ یزید نابکار ابتک
مکینِ قلبِ مومن ہیں حسین باوقار ابتک
شہید کربلا کا نام آتا ہے سرِ فہرست
جہاں میں معرکے یوں تو ہوئے ہیں بے شمار ابتک
اُسی دسویں محرم ساٹھ ہجری یوم جمعہ سے
تمہارے غم میں ہر پیر و جواں ہے سوگوار ابتک
قیامت تک یہی عالم رہے گا چشم مسلم کا
تمہاری یاد میں آقا ہیں جیسے اشکبار ابتک
بفرمان خداوندِ دوعالم میرا ایماں ہے
کہ زندہ ہے جوانانِ جناں کا تاجدار ابتک
علی اصغر، علی اکبر، حسین پاک کے غم میں
کلیجہ منھ کو آتا ہے ہمارا بار بار ابتک
ہے یہ بھی انتخاب ان کی دلیل کامیابی ہی
جہاں میں ذکر ان کا ہو رہا ہے بار بار ابتک

سنبھل

۳۶۵

مناقبِ مبارکہ

درشان سیدنا حضور غوث اعظم پیر پیراں میر میراں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بغداد شریف

بد یقیں ہرگز سمجھ سکتا نہیں اسرارِ غوث
چار سو پھیلے ہوئے ہیں دیکھئے انوارِ غوث
نعمتِ غفار کا انکار ہے انکارِ غوث
عظمتِ سرکار کا اقرار ہے اقرارِ غوث
یا خدا ہم سب دعاء کرتے ہیں تو کرنا قبول
دیکھ لیں بغداد جاکر ہم سبھی دربارِ غوث
ہر ادا میں آپ کی اسلام آتا ہے نظر
آئینہ کردارِ احمد کا بنا کردارِ غوث
اک مریدہ کو بچایا ، بد نظر گھائل ہوا
یہ کھڑاؤں غوث کی ہیں یا کہ ہے تلوارِ غوث
تیرے ہو ہر سانس میں یادِ خدا ذکرِ نبی
ہے یہی فرمانِ ان کا اور یہی کردارِ غوث
حضرت عبد البصیر عبد القدیر عبد الرشید
انتخابِ قادری دیکھو ذرا گلزارِ غوث

بمبئی

Scanned with CamScanner

۳۶۶

کہہ رہے ہیں اہلِ ایماں غوث اعظم دستگیر
مشکلیں ہوں سب کی آساں غوث اعظم دستگیر
عشق کی شمع فروزاں غوث اعظم دستگیر
گوہرِ دریائے عرفاں غوث اعظم دستگیر
درد بے درماں کا درماں غوث اعظم دستگیر
بے سرو ساماں کا ساماں غوث اعظم دستگیر
اولیاء کی گردنوں پر آپ کا پیارا قدم
آپ ہیں ولیوں کے سلطاں غوث اعظم دستگیر
قادری ہوں قادریوں میں اُٹھانا یاخدا
از طفیلِ شاہِ جیلاں غوث اعظم دستگیر
لاج رکھنا عاصیوں کی حشر کے میدان میں
آپ ہیں محبوبِ یزداں غوث اعظم دستگیر
زندگی میں انقلابِ دین ہو جلوہ نما
زندگی ہے نظر عصیاں غوث اعظم دستگیر
کشتیٔ مومن لگا دو ساحلِ ایمان پر
ہے اُٹھا ظلمت کا طوفاں غوث اعظم دستگیر
مخزنِ لطف و عنایت منبع جود و کرم
رحمتوں کے ماہِ تاباں غوث اعظم دستگیر
انتخابؔ قادری نسبت پہ اپنی ناز ہے
دوجہاں میں ہیں نگہباں غوث اعظم دستگیر

بمبئی

۳۶۷

قادریوں کو ہے محشر میں سہارا غوث کا
کر ہی دے گا پار بیڑا اک اشارا غوث کا
اس کی قسمت کا ستارا تابناک ہوجائے گا
خواب میں ہوجائے گا جس کو نظارا غوث کا
فکر تو کافور تھی اور دل بہت مسرور تھا
جب لگایا دل سے میں اک نعرہ غوث کا
وہ پیارا بن گیا ہے سرورِ کونین کا
بن گیا ہے دوستو! جو بھی پیارا غوث کا
کاش یہ منزل بھی آجائے میسر اے خدا
جب جھکاؤں سر تو ہوجائے نظارا غوث کا
ظلمتیں کترا کے گزریں مشکلیں بھی ٹل گئیں
صدق دل سے نام جب میں نے پکارا غوث کا
بحرِ غم میں، بحرِ عصیاں، بحرِ ظلمت میں کبھی
ڈوب سکتا ہی نہیں جو ہے اُبھارا غوث کا
آپ محبوبِ خدا ہیں مالکِ کونین ہیں
دیجئے ہم قادریوں کو اُتارا غوث کا
انتخابِ قادری قصرِ جناں مل جائے گا
ہے قصورِ خلد پر بیشک اِجارا غوث کا

بہیڑی

Scanned with CamScanner

۳۶۸

ہو اتنا کرم کم سے کم غوث اعظم — کہ نکلے ترے در پہ دم غوث اعظم
جو فرمائیں چشمِ کرم غوث اعظم — نہ باقی رہے کوئی غم غوث اعظم
وہ ابدال و اقطاب یا اولیاء ہوں — ہیں سب کیلئے محترم غوث اعظم
لیا گردنوں پر تمام اولیاء نے — خوشی سے تمہارا قدم غوث اعظم
خدارا نگاہِ کرم کیجئے اب — بہت ہیں پریشان ہم غوث اعظم
پلادیجئے جام عرفاں کا ہم کو — نہ ہو خواہشِ جامِ جم غوث اعظم
مسلماں ہیں محتاجِ چشمِ عنایت — کہ گھیرے ہیں رنج والم غوث اعظم
وہی ہے وہی راہِ خلد بریں ہے — ترا ہے جو نقشِ قدم غوث اعظم

مجھے انتخابؔ قدیری ہو کیا غم
کہ جب آپ کا ہے کرم غوث اعظم — بنالی گاؤں

۳۶۹

ولیوں کے تاجدار ہیں سرکارِ غوث پاک
محبوبِ کردگار ہیں سرکارِ غوث پاک
ایسے کرم شعار ہیں ہیں سرکارِ غوث پاک
ہر قلب کا قرار ہیں سرکارِ غوث پاک
حسنین و فاطمہ ، علی ، محبوبِ پاک کی
اولادِ باوقار ہیں سرکارِ غوث پاک
قسمت پہ اپنی ناز ہے ہم سب ہیں قادری
ہم سب کے غمگسار ہیں سرکارِ غوث پاک

Scanned with CamScanner

ہر لمحہ جن کو اپنے مریدوں کی ہے خبر
وہ صاحبِ مزار ہیں سرکارِ غوث پاک
سب کو بقدرِ ظرف دیا میرے غوث نے
رحمت کا آبشار ہیں سرکارِ غوث پاک
جن کے قریب سے بھی خزاں کا گزر نہیں
وہ غوث پُر بہار ہیں سرکارِ غوث پاک
واللہ تاجدار ہیں وہ باوقار ہیں
جو تیرے خاکسار ہیں سرکارِ غوث پاک
ہے ناز انتخاب کو نسبت پہ آپ کی
عصیاں تو بیشمار ہیں سرکارِ غوث پاک

جھانسی

۳۷۰

مذہب اہلسنت ہی ہے دینِ حق اس کی حد سے جو باہر نکل جائے گا
کل بروز قیامت خدا کی قسم دیکھنا وہ جہنم میں جل جائے گا
وارث مصطفےٰ نائب مصطفےٰ عاشقِ مصطفےٰ میرے غوث الوریٰ
وقتِ مشکل پکارو مرے غوث کو وقتِ مشکل اُسی وقت ٹل جائے گا
ہے یہ پیغامِ سرکارِ غوث الوریٰ بارگاہ نبی کے رہو باوفا
ان کے پیغام سے منحرف جو ہوا دین حق سے یقیناً پھسل جائے گا
جن کو کہتے ہیں سب شاہِ غوث الوریٰ اہلسنت کے روحانی ہیں پیشوا
مان لے گا اِنہیں مومنِ باوفا اور منافق کا دل ان سے جل جائے گا

مخزن علم و حکمت ہیں غوث الوریٰ معدنِ خیر و برکت ہیں غوث الوریٰ
حامیٔ اہلسنت ہیں غوث الوریٰ ان کے در پہ جو آئے سنبھل جائے گا
انتخابِ قدیری بروزِ جزا تھام کر دامنِ شاہِ غوث الوریٰ
جائے گا جب حضورِ حبیبِ خدا ان کا دامن پکڑ کر مچل جائے گا

۳۷۱ بریلی

سرکارِ غوث پاک بہت ہی حسین ہیں
حق کے امانتوں کے یقیناً امین ہیں
بغداد میں بھی جلوہ فگن آسماں میں بھی
عشاق کے دلوں میں بھی آقا مکین ہیں ٹیال

۳۷۲

مناقب مبارکہ

درشان سیدنا حضور سلطان الہند غریب نواز معین الملت والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اجمیر شریف

انوارِ مدینہ سے قدرت نے سنوارا ہے
خواجہ ترے روضے کا منظر بڑا پیارا ہے
گھر میں مرے آجاؤ دل میں مرے آجاؤ
یہ گھر بھی تمہارا ہے یہ دل بھی تمہارا ہے
فریاد مری سن لو امداد کو آجاؤ
مجبور نے یا خواجہ اب تم کو پکارا ہے

سلطانِ دوعالم کے نائب ہیں مرے خواجہ
ہر شئی پہ دوعالم کی خواجہ کا اِجارا ہے
دربارِ الٰہی میں خواجہ کا یہ منصب ہے
اللہ کو پیارا ہے خواجہ کا جو پیارا ہے
غرقاب نہیں ہوتی کشتی کسی چشتی کی
ہر کشتیٔ چشتی کو خواجہ کا سہارا ہے
اسرارِ حقیقت کا انوارِ طریقت کا
طیبہ میں سمندر ہے اجمیر میں دھارا ہے
امداد کو آئے ہیں وہ اپنے غلاموں کی
جس دم بھی غلاموں نے خواجہ پکارا ہے
دیکھا ہے قدیری نے جس دن سے ترا روضہ
چھایا ہوا نظروں پر روضے کا نظارا ہے

اجمیر شریف

۳۷۳

نہ کیوں ہو اوج پر مشکل کشائی میرے خواجہ کی
خدا ہے میرے خواجہ کا خدائی میرے خواجہ کی
خدا کی بارگاہ تک ہے رسائی میرے خواجہ کی
خدا ہے میرے خواجہ کا خدائی میرے خواجہ کی
خدا نے بات بھی ہر اک بنائی میرے خواجہ کی
خدا ہے میرے خواجہ کا خدائی میرے خواجہ کی
مصیبت کو لبادہ مل گیا ہے امن و راحت کا
مصیبت میں اگر دی ہے دہائی میرے خواجہ کی

Scanned with CamScanner

مرے خواجہ حضوری کی نرالی شان رکھتے ہیں
جدھر دیکھو اُدھر جلوہ نمائی میرے خواجہ کی
نثار اس پر کریں گے اہلِ دل، دل انتخابؔ اپنا
کہ جسکے دل میں ہو صورت سمائی میرے خواجہ کی

۳۷۴ چتوڑگڑھ

تمہارا ذکر ہوا ہے جہاں غریب نواز
خدا کی رحمتیں برسیں وہاں غریب نواز
ہرایک لب پہ ہے آہ و فغاں غریب نواز
سنو یہ درد بھری داستاں غریب نواز
تمہارا چھوڑ کے اب آستاں غریب نواز
بتایئے مجھے جاؤں کہاں غریب نواز
تمہاری عظمت و رفعت اِسی سے ظاہر ہے
کہ تم ہو خواجۂ ہندوستاں غریب نواز
خدا نے بخشی ہے تم کو وہ طاقت و قوت
ہرایک دل میں ہو جلوہ کناں غریب نواز
ترے وطن میں نہیں ہے ترے غلاموں کو
سکون و راحت و امن و اماں غریب نواز
اس انتخابؔ قدیری کو شاہ جی کے طفیل
ملے عروج یہ جائے جہاں غریب نواز

اُدے پور

۳۷۵

ہے آستانہ ترا فیض بار یاخواجہ — کہ تو ہے رحمت پروردگار یاخواجہ
کرم سے دیکھ لو بس ایک بار یاخواجہ — مرے چمن میں بھی آئے بہار یاخواجہ
وہ اپنے چاہنے والوں کی بات سنتے ہیں — خلوصِ دل سے ذرا تو پکار یاخواجہ
کیا ہے تو نے ہی ساگر کو بند کوزے میں — دیا ہے حق نے تجھے اختیار یاخواجہ
یہ فیض عشق ہے کہ بیخودی کے عالم میں — زباں پہ آتا رہا بار بار یاخواجہ
نہ چھین پایا کوئی تجھ سے سلطنت تیری — کہ تو ہے ہند کا وہ تاجدار یاخواجہ
شرف ملا ہے جنہیں دم قدم سے تیرے کبھی — چمک رہے ہیں وہ لیل ونہار یاخواجہ
سجی ہے بزم دکھادے جھلک پئے عثماں — ہے اہلِ دل کو ترا انتظار یاخواجہ

یہ انتخابِ قدیری ہے ایک مدت سے
کرم کا آپ کے امیدوار یاخواجہ

۳۷۶

ہزاروں فخر غلامی پہ اور لاکھوں ناز — کہ میں غریب ہوں خواجہ مرے غریب نواز
زباں کا ساز نہیں ہے یہ دل کی ہے آواز — ہر ایک سانس سے نکلے ہے یا غریب نواز
ہر اک فقیر وغنی تم پہ کر رہا ہے ناز — تمہاری شان بھی کیا شان ہے غریب نواز
وہ ٹھوکروں سے اُڑائیگا کتنے تیر انداز — ہوں جس غریب کے حامی مرے غریب نواز
اُسے غریب نہ سمجھو وہ جسکے ہوں دمساز — مدد کو آئینگے گر کہدیا غریب نواز
یہ چھور جب ہے مرے گھر میں ہو رہی ہے نیاز — ضرور آئینگے گھر میں مرے غریب نواز

یہ انتخابِ قدیری بھی ہے انہیں کا ایاز
جنہیں پکارے ہے "محمود" یا غریب نواز

پیلی بھیت شریف

Scanned with CamScanner

۳۷۷

شاہِ کونین کی ہیں آنکھ کے تارے خواجہ
اور ہیں حیدرِ کرّار کے پیارے خواجہ
ہر بلا میں وہیں بن جائیں سہارے خواجہ
صدق دل سے جو مسلمان پکارے خواجہ
آپ کو رب نے عطا کی ہے وہ غیبی طاقت
ہم نہیں غیر بھی کہتے ہیں ہمارے خواجہ
اب تصور میں بسے رہتے ہیں ہر دم میرے
آپ کے روضۂ اقدس کے نظارے خواجہ
کفر کی کالی گھٹائیں ہیں بھیانک سر پر
اب تو فرمایئے رحمت کے اشارے خواجہ
آپ فرمادیں اگر ایک نگاہِ رحمت
موجِ طوفاں میں بھی پیدا ہوں کنارے خواجہ
صدقہ حسنین کا بھر دیجئے خالی دامن
انتخاب آگیا دامن کو پسارے خواجہ

۳۷۸ ڈونگر پور

کتنی اونچی شانِ خواجہ میری جاں ہے جانِ خواجہ
ساری دنیا ان کی مہماں پھیلا ہر سو خوانِ خواجہ

ڈاک پتھر

۳۷۹

بڑے یقین سے آئے ہیں ہم غریب نواز
ہمارے حال پہ چشمِ کرم غریب نواز
جدھر کو اُٹھیں ہمارے قدم غریب نواز
غلام آپ کے کہلائیں ہم غریب نواز
سبھی کی جھولیاں بھر دیجئے پئے عثماں
غریب آئے ہیں باچشمِ نم غریب نواز
تمہارے روضۂ اقدس پہ نور کی بارش
ہمیشہ دیکھی خدا کی قسم غریب نواز
مرا عقیدہ ہے مل جائے گی حیاتِ ابد
جو تیرے در پہ نکل جائے دم غریب نواز
طفیلِ خواجۂ عثمان دونوں عالم میں
اس انتخابؔ کا رکھئے بھرم غریب نواز

مرادآباد شریف

۳۸۰

منقبت مبارکہ

درشان سیدنا حضور مخدوم الاولیاء حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کلیر شریف

آفتابِ چشتیاں ہیں حضرت مخدومِ پاک
ماہتابِ عاشقاں ہیں حضرت مخدومِ پاک

Scanned with CamScanner

رہنمائے کاملاں ہیں حضرت مخدومِ پاک
ہم زمیں ہیں، آسماں ہیں حضرت مخدومِ پاک
چارۂ بے چارگاں ہیں حضرت مخدومِ پاک
اور انیسِ بیکساں ہیں حضرت مخدومِ پاک
افتخارِ خواجگاں ہیں حضرت مخدومِ پاک
والیٔ ہندوستاں ہیں حضرت مخدومِ پاک
دل کی آنکھوں سے ذرا دیکھو تو بزمِ پاک میں
چارسو جلوہ کناں ہیں ہیں حضرت مخدومِ پاک
سایہ گستر سبکے سر پر ہیں فرید الدیں کے لال
سبکے مونس بے گماں ہیں حضرت مخدومِ پاک
بحرِ الطاف وکرم ہیں حضرت عثماں کے لال
موجِ بحرِ بیکراں ہیں حضرت مخدومِ پاک
ساقیٔ میخانۂ گنج شکر خواجہ نظام
شمعِ بزمِ چشتیاں ہیں حضرت مخدومِ پاک
انتخاب اشرف کا صدقہ، صدقۂ اشرف ملے
ہم گدائے آستاں ہیں حضرت مخدومِ پاک

کلیر شریف۔

۳۸۱

مناقب مبارکہ

درشان سیدنا حضور تاک السلطنت حضرت علامہ سید مخدوم اشرف
جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کچھوچہ شریف

Scanned with CamScanner

آفتابِ شریعت کچھوچھہ میں ہے ماہتابِ طریقت کچھوچھہ میں ہے
جس سے ایوانِ باطل لرزنے لگا اشرفی اعلیٰ حضرت کچھوچھہ میں ہے
معدنِ خیر و برکت کچھوچھہ میں ہے مخزنِ علم و حکمت کچھوچھہ میں ہے
قاطعِ کفر و بدعت کچھوچھہ میں ہے حامیٔ اہلسنت کچھوچھہ میں ہے
آؤ چل کر کریں اکتسابِ ضیاء نور کی بھیک دیتے ہیں اشرف پیا
عاشقِ مصطفےٰ نائبِ مصطفےٰ ان کی پُرنور تربت کچھوچھہ میں ہے
صوفیاء نے انہیں اپنا آقا کہا اولیاء نے انہیں اپنا داتا کہا
پوری دنیا میں شہرہ ہے سرکار کا یہ نہیں صرف شہرت کچھوچھہ میں ہے
پُر بہار ان سے ہے محفلِ عالماں پُرضیاء ان سے مجلسِ مفتیاں
اشرفِ مفتیاں اعلمِ عالماں شمعِ رشد و ہدایت کچھوچھہ میں ہے
جس کو صدر الافاضل نے آقا کہا جس کو مختار اشرف نے داتا کہا
شاہ جی نے جسے حامیٔ دیں کہا وہ شہ دین و ملت کچھوچھہ میں ہے
ہیں مجدد صدی آٹھ کے بے گماں شانِ تجدید تھی ہر ادا سے عیاں
انتخابِ قدیری اُسی ذات کی قبرِ بافیض و برکت کچھوچھہ میں ہے

۳۸۲

مرادآباد شریف

بارشِ فیضِ اشرف ہے ہر روز و شب روز و شب ہی نہاتے ہیں ہم سبکے سب
نام اشرف ہے اور ان کا اشرف نسب ذات ان کی عنایات رب کا سبب
ان کی تعظیم ، تعظیم محبوبِ رب ان کی رگ رگ میں خونِ رسولِ عرب
غوث عالم ترے در پہ حاضر ہیں سب غوث اعظم کے صدقے میں سن لیجے اب
تیرے در سے نہ خالی گیا کوئی جب در ترا چھوڑ کر میں بھی جاؤں گا کب

یہ ہے میخانۂ معرفت دوستو! اشرفی مئے پیو یہ ہے وجہ طرب
میں ہوں قربان اشرف ترے نام پر تونے سب کچھ دیا ہے مجھے بے طلب
دیکھو مختار اشرف کی روحانیت اس کو وہ دیدیا جس نے جو مانگا جب

انتخابِ قدیری بڑی بات ہے
تجھ کو اشرف نے بھی کرلیا منتخب

مرادآباد شریف

۳۸۳

منقبت مبارکہ

درشان سیدنا حضور نائبِ غوث حضرت سید شاہ بلاقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مرادآباد شریف

اے آل نبی اولاد علی یا شاہ بلاقی بندہ نواز
گلزار ارم ہے تیری گلی یا شاہ بلاقی بندہ نواز
محبوبِ نبی محبوبِ علی یا شاہ بلاقی بندہ نواز
اللہ کے ہو محبوب ولی یا شاہ بلاقی بندہ نواز
مشہور تمہارا ہوں میں گدا حسنین کا صدقہ اے آقا
مرجھائے نہ میرے دل کی کلی یا شاہ بلاقی بندہ نواز
یا شاہ بلاقی در پہ ترے حسنین کا صدقہ بٹتا ہے
مخلوق یہ ہر سو کہتی چلی یا شاہ بلاقی بندہ نواز
انوار کا مسکن در ہے ترا ، دربار ترا رحمت کا نگر
ہے رشک ارم یہ تیری گلی یا شاہ بلاقی بندہ نواز

Scanned with CamScanner

کیا تمکو بتاؤں اے آقا معلوم ہیں تمکو اے داتا
اسرار خفی احوال جلی یا شاہ بلاقی بندہ نواز
یہ شان یہ عظمت کیا کہنا یہ لطف و عنایت کیا کہنا
مشکل مری ، در پہ تیرے ٹلی یا شاہ بلاقی بندہ نواز
جو دل سے تمہارا عاشق ہے وہ دونوں جہاں میں فائق ہے
ہے اس کے لئے جنت کی گلی یا شاہ بلاقی بندہ نواز
منھ اسکا مثال شمس و قمر پھر کیوں نہ قدیری روشن ہو
جس نے ترے در کی خاک مَلی یا شاہ بلاقی بندہ نواز

۳۸۴ مرادآباد شریف

منقبت مبارکہ

درشان سیدنا حضور فیض بخش شاہ درگاہی محبوبِ الٰہی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رامپور شریف

نظر کے سامنے ہے تیرا در یا شاہ درگاہی
بھلا اب دیکھ سکتا ہوں کدھر یا شاہ درگاہی
تمہارے فیض کا دریا ہے جاری اہل ایماں میں
ہماری سمت بھی ہو اک نظر یا شاہ درگاہی
تمہارے روضۂ اقدس کے منگتا ہم بھی ہیں آقا
عطا ہوں لطف و رحمت کے گہر یا شاہ درگاہی
گلستانِ بصیری ہو کہ گلزارِ قدیری ہو
ہیں تیرے فیض سے شاداب وتر، یا شاہ درگاہی

Scanned with CamScanner

اک عرصے سے ترستے ہیں تمہاری دید کو آقا
دکھادو اپنے جلوؤں کی سحر یا شاہ درگاہی
عطا ہو بھیک من مانی طفیل شاہ جمال اللہ
کھڑا ہے انتخابِ بے ہنر یا شاہ درگاہی

۳۸۵ مرادآباد شریف

مناقب مبارکہ

درشان سیدنا حضور تاج الفقراء غوث الاغواث حاجی شاہ جی محمد شیر میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطبِ پیلی بھیت شریف

مصطفےٰ کا دیکھئے احسان پیلی بھیت میں
غوث کا جاری ہوا فیضان پیلی بھیت میں
یہ فضیلت کم نہیں حاصل ہے پیلی بھیت کو
شاہجی بابا کا ہے ایوان پیلی بھیت میں
روضۂ شیری بصیری اور قدیری آستاں
روح کی تسکیں کا ہے سامان پیلی بھیت میں
جو بھکاری آگیا ہے اس کو سلطاں کردیا
ہم نے شاہجی کی یہ دیکھی شان پیلی بھیت میں
شاہ جی کی بارگہ میں جب کہا یا شاہ جی
ہوگئی مشکل ہراک آسان پیلی بھیت میں
طالبان حق ، قدیری میکدے میں صبح و شام
پی رہے ہیں بادۂ عرفان پیلی بھیت میں

Scanned with CamScanner

شہ محمد شیر کے دربار کی یہ شان ہے
با ادب آتے ہیں انس و جان پیلی بھیت میں
میں قدیری قبلۂ عالم کا ہوں ادنیٰ غلام
جسم میرا ہو کہیں، ہے جان پیلی بھیت میں

فرید پور

۳۸۶

شاہ جی کے مقدس روضے کی اب ہاتھ میں میرے جالی ہے
یہ مجھ کو یقیں ہے اب میری تقدیر سنورنے والی ہے
یا شاہ جی محمد شیر میاں کیا کیا میں کروں اوصاف بیاں
باطن تو ہے مثل آئینہ پوشاک اگرچہ کالی ہے
ہیں آپ ہمارے اے آقا اور ہم ہیں تمہارے اے داتا
جز آپ کے شاہ جی شیر میاں اب کون ہمارا والی ہے
ہیں شیرِ خدا سرکارِ علی اور شاہ جی میاں ہیں شیرِ نبی
یہ غور سے سوچے ہر شیری یہ آپ کی شانِ عالی ہے
یہ مجھ پہ کرم شاہ جی کا یہ مجھ پہ عنایت شاہ جی کی
جب میں نے پکارا یا شاہ جی، شاہ جی نے مصیبت ٹالی ہے
اب نار کا مجھ کو خوف نہیں ہے خلدِ بریں کا مجھ کو یقیں
قسمت سے قدیری صدقے میں جب نسبتِ شیری پالی ہے

بہیڑی شریف

۳۸۷

یوں ولی تو آج بھی ہیں بہت مجھے شاہ جی سے پیار ہے
تری یاد سے مرے شاہ جی مری زندگی میں بہار ہے

مرے شاہ جی کا یہ عرس ہے یہاں رحمتوں کی پھوار ہے
چلو لے لیں دولتِ دوجہاں یہی شاہ جی کا مزار ہے
ترے آستاں پہ جو آگیا وہ دلی مراد کو پاگیا
ترے لطف کا ترے فضل کا نہ حساب ہے نہ شمار ہے
میں غریب و مفلس و ناتواں ترے پاس دولتِ بیکراں
جسے چاہے بخش دے دولتیں نہ کرم کے تیرے شمار ہے
میں غلامِ شاہ جی شیر ہوں بخدا بہت ہی دلیر ہوں
مجھے انتخابؔ یہ فخر ہے کہ خود ان کو مجھ سے پیار ہے

پیلی بھیت شریف

۳۸۸

مجھ کو دولت نہ جاہ و حشم چاہیئے — شاہ جی کی نگاہِ کرم چاہیئے
یہ صلہ عشق کا کم سے کم چاہیئے — آپ کا سامنا مرتے دم چاہیئے
اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ مرتے دم چاہیئے
نزع میں قبر میں پل پہ میزان پر — شاہ جی کا ہراک جا کرم چاہیئے
جو گدائے درِ شاہ جی ہے اُسے — فکرِ دنیا نہ عقبیٰ کا غم چاہیئے
دامنِ شاہ جی آگیا ہاتھ میں — اب نہ اور کچھ خدا کی قسم چاہیئے
راہِ عرفاں کے راہی کو رب کی قسم — شیخِ کامل کا نقشِ قدم چاہیئے

انتخابؔ قدیری جبیں کو مری
شاہ جی کا درِ محترم چاہیئے

پیلی بھیت شریف

Scanned with CamScanner

۳۸۹

خدا کا فضل ہے ہم پر محمد کی عنایت ہے
ہمارے ہاتھ میں دامانِ شاہ جی شیر ملت ہے
یہ احسانِ محمد شیر شاہ ہے پوری دنیا پر
کہ ہم مومن ہیں اور مذہب ہمارا اہلسنت ہے
بصارت کیلئے خاکِ درِ عبد البصیر آقا
بصیرت کیلئے خاکِ مزارِ شیر ملت ہے
محدث[۱] آپ کا حامی مفسر[۲] آپ کا مداح
مرے شاہجی تمہاری شان بھی شانِ ولایت ہے
فنا فی اللہ فنا فی المصطفٰے ہے آپ کی منزل
اسی عنوان سے واللہ زمانے بھر میں شہرت ہے
دیا ہے نام لیواؤں کو اتنا علمی سرمایہ
نظر ان سے ملائے اب یہ کس باطل میں ہمت ہے
دیا ہے انتخاب ایسا سبق حبِ محمد کا
جسے دیکھو وہ قربانِ شہنشاہِ رسالت ہے

[۱] سیدنا محدث اعظم ہند کچھوچھوی
[۲] سیدنا صدر الافاضل مراد آبادی

۳۹۰ بریلی

منقبت مبارکہ

در شان سیدنا حضور فخر الاولیاء حضرت الحاج حافظ سید وارث علی شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دیوہ شریف

Scanned with CamScanner

عجب شانِ سرکار وارث علی ہے — نوازیں جسے وہ خدا کا ولی ہے
یہ دربارِ سرکارِ وارث علی ہے — یہ جنت کی گلیوں میں سے اک گلی ہے
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ — اطاعت جو ان کی کرے وہ ولی ہے
دُہائی جو دی میں نے وارث پیا کی — اُسی وقت میری مصیبت ٹلی ہے
اُسے کیا سنائیں ہم اپنی کہانی — جو دانائے رازِ خفی و جلی ہے
نہیں چاہیئے مجھ کو دنیا کی شاہی — مجھے تیرے در کی غلامی بھلی ہے

نہیں انتخابؔ قدیری کو کچھ غم
غلامِ غلامانِ آلِ علی ہے

دیوہ شریف

۳۹۱

مناقب مبارکہ

در شان سیدنا حضور تاج العرفاء غوث زماں حضرت علامہ شاہ سید محمد عبدالبصیر میاں عرف سرکار اللہ ہو میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پیلی بھیت شریف

برستی ہے جہاں رحمت شبانہ — ہے اللہ ہو میاں کا آستانہ
تمہارے گیت گائیں گے ہمیشہ — مخالف گرچہ ہو سارا زمانہ
مجھے سب کچھ ملا در سے تمہارے — حقیقت ہے ! نہ قولِ شاعرانہ
حضور آجایئے محفل میں اب تو — سہانا وقت ہے موسم سہانہ
نہیں خورشید محشر کا کوئی غم — ہے جب سر پر بصیری شامیانہ
ہیں بحرِ شیر کے تابندہ گوہر — انہوں نے قادری پایا گھرانہ
یہی غواص بحرِ معرفت ہیں — ہے ان کی بات ہر اک عارفانہ

Scanned with CamScanner

یہی ہیں مرکزِ فیضانِ شیری یہاں لٹتا ہے شاہ جی کا خزانہ

مجھے ہے انتخاب اس بات پر ناز
قدیری مجھ کو کہتا ہے زمانہ پیلی بھیت شریف

۳۹۲

تمہارا اس پہ ہر انعام اللہ ہو میاں ہوگا
وظیفہ جس کا صبح و شام اللہ ہو میاں ہوگا
کرم کردو ہمارا کام اللہ ہو میاں ہوگا
زمانے میں تمہارا نام اللہ ہو میاں ہوگا
نہ اُتریگا لحد میں حشر میں اور باغِ جنت میں
وہ کیف آور تمہارا جام اللہ ہو میاں ہوگا
اب اللہ ہو میاں کا فیض ہوگا اس طرح ظاہر
لقب سارے جہاں میں عام اللہ ہو میاں ہوگا
تمہارا نام لیوا ہوں کوئی معمولی ہستی ہوں
زمانے میں مرا اکرام اللہ ہو میاں ہوگا
جو پستی سے خلوصِ دل سے لے گا نام تو اسکے
مقدر میں فرازِ بام اللہ ہو میاں ہوگا
مجھے ہر دم نوازا ہے قدیری میرے مرشد نے
زباں پہ میرے صبح و شام اللہ ہو میاں ہوگا

پیلی بھیت شریف

Scanned with CamScanner

۳۹۳

تری فکر ہے ترا ذکر ہے نہ الم نہ کوئی ملال ہے
مرے پاؤں چھوتی ہیں منزلیں تری جستجو کا مآل ہے
یہ کشاکشیں ، یہ مصیبتیں ، یہ اذیتیں ، یہ صعوبتیں
میرے آقا لطف کی ان نظر کہ یہاں تو جینا محال ہے
ترا آستاں ہے وہ آستاں کہ مُراد پاتے ہیں سب یہاں
ہے اسیر آقا ترا جہاں ترا ایسا جود و نوال ہے
یہاں سب کو غم کی دوا ملی جو مریض آیا شفا ملی
یہ کرامتیں ہیں شہا تری ترے سنگِ در کا کمال ہے
مرے آقا عبدِ بصیر ہیں جو ولی ربّ قدیر ہیں
وہ ہمارے پیروں کے پیر ہیں انہیں بیکسوں کا خیال ہے
ترا انتخاب بھی آگیا ترے در پہ مرجع اولیاء
ملے اس کو جامِ مئے بقا کہ حیات رو بزوال ہے

پیلی بھیت شریف

۳۹۴

مناقب مبارکہ

درشان سیدنا حضور صدر الافاضل فخر الاماثل حضرت علامہ الحاج حافظ قاری مفتی حکیم شاہ سید محمد نعیم الدین اشرفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مرادآباد شریف

نعیمی ہونے کا اس کو پیام آجائے
ترے غلاموں میں جس کا بھی نام آجائے

اسے نعیمی کہو وہ ہے مستحق نعیم
ترے غلاموں میں جس کا بھی نام آجائے
ہے صبحِ زیست نعیمی گلی میں اے ہمدم
دیار نور میں جاؤں تو شام آجائے
کبھی نہ لاؤں گا خاطر میں ہوں غلامِ نعیم
منافقوں کا اگر اژدہام آجائے
یہ در وہ ہے جہاں سب نوازے جاتے ہیں
حصولِ فیض کو ہر خاص و عام آجائے
یہی تمنا یہی آرزو یہی حسرت
ترے غلاموں میں میرا بھی نام آجائے
یہ انتخابِ قدیری کی آرزو ہے دلی
ترے غلاموں میں اس کا بھی نام آجائے

۳۹۵ مرادآباد شریف

نرالی شان کے صدر الافاضل اک مقرر تھے
مقرر ہی نہیں بلکہ وہ اک اعلیٰ مناظر تھے
نعیم الدیں کی حکمت کی زمانہ داد دیتا ہے
نعیم الدین اپنے دور کے عمدہ مدبر تھے
ادیب و حافظ و قاری طبیب و عالم و مفتی
مصنف تھے مدرس تھے عظیم الشان شاعر تھے
'بنارس کانفرنس' اس بات کی شاہد ہے اے لوگو!
جہانِ سنیت کے بس یہی واحد مفکر تھے

سوانحِ کربلا پڑھنے سے ہوتا ہے عیاں اب بھی
غم و اندوہ کی تصویر کے اچھے مصور تھے
سبھی کو ناز ہے واللہ نعیمی اپنے ہونے پر
کہ ہم ہیں جس سے وابستہ وہ قرآں کے مفسر تھے
وہ تھا زورِ بیاں، علمی جلال و رعبِ حقانی
منافق مولوی بھی سامنے آنے سے قاصر تھے
یہ اوصافِ حمیدہ ذکر جن کا ہوچکا اُوپر
وہ ان اوصاف کے حامل نہیں تھے بلکہ ماہر تھے
کمالاتِ نعیمی کو خدا جانے نبی جانیں
کمال انکے بیاں میں نے کئے جتنے کہ ظاہر تھے
مرادآباد میں آکر مُرادیں مل گئیں دل کو
درِ صدر الافاضل کے بصدقِ دل جو زائر تھے
نعیمی عرس میں ہر اہلِ دل کو کہتے دیکھا ہے
یہاں انوارِ خواجہ تھے یہاں انوارِ صابر تھے
تمہارا نام لیکر انتخاب آیا جو میداں میں
منافق سامنے آنے سے واللہ سارے قاصر تھے

مرادآباد شریف

۳۹۶

کانِ جود و سخا نعیم الدیں　　شانِ لطف و عطا نعیم الدیں
میرے مشکل کشا نعیم الدیں　　میرے حاجت روا نعیم الدیں
وارث انبیاء نعیم الدیں　　نائب مصطفٰے نعیم الدیں

حق نوا حق رسا نعیم الدیں حق نگر حق نما نعیم الدیں
مشکلیں ساری ہوگئیں آساں نام جب لے لیا نعیم الدیں
ہوش آئے نہ تا دخولِ جناں جام ایسا پِلا نعیم الدیں
نازشِ بزمِ اشرفیت بھی فخرِ نزہت پیا نعیم الدیں
مہرِ سرکارِ شاہ معین الدیں ماہِ غوث الوریٰ نعیم الدیں
وہ کبھی غرق ہو نہیں سکتا کہدیا جس نے یا نعیم الدیں
ہند میں یہ "خزائن العرفاں" ہے تمہاری عطا نعیم الدیں

مجھ کو کیا غم ہو انتخابِ قدیر
ہیں میرے آسرا نعیم الدیں

مرادآباد شریف

۳۹۷

تمہارا نام لیا ہے جہاں نعیم الدیں
مصیبتوں میں ملی ہے اماں نعیم الدیں
تمہاری شان ظفر ہے تمہارے رب کی قسم
ہے اختصاص تمہارا نشاں نعیم الدیں

۳۹۸

مرادآباد شریف

ہمارے مقتدا و پیشوا صدر الافاضل ہیں
جہانِ سنیت کے رہنما صدر الافاضل ہیں
محقق بھی مدقق بھی مفسر بھی مقرر بھی
محدث اور ولیٔ باصفا صدر الافاضل ہیں

مفکر بھی مدبر بھی مجاہد بھی مناظر بھی
طبیب و شاعر و بحرِ عطا صدر الافاضل ہیں
مصنف بھی ہیں مفتی اور حافظ حاجی و قاری
امینِ کشورِ عشق و وفا صدر الافاضل ہیں
مخالف ہوں موافق ہوں ہراک کو کہنا پڑتا ہے
امامِ علم و حکمت آپ یا صدر الافاضل ہیں
مجھے اے انتخابِ قادری کیوں خوفِ اعداء ہو
ہراک میدان میں جب آسرا صدرالافاضل ہیں

۳۹۹ مرادآباد شریف

السلام اے حضرت صدر الافاضل السلام
السلام اے حضرت فخر الاماثل السلام
السلام اے صاحبِ تفسیر قرآں السلام
السلام اے حاملِ انوارِ عرفاں السلام
السلام اے ہادیٔ راہِ شریعت السلام
السلام اے نازشِ بزمِ طریقت السلام
السلام اے مخزنِ علم و ہدایت السلام
السلام اے آبروئے اہلسنت السلام
السلام اے آفتابِ علم و حکمت السلام
السلام اے ماہتابِ عشق و الفت السلام
السلام اے قائد اہلِ سیاست السلام
السلام اے تاجدارِ اہلسنت السلام

Scanned with CamScanner

السلام اے نائبِ شاہِ رسالت السلام
السلام اے وارثِ شاہِ ولایت السلام
السلام اے نازشِ کل اشرفیت السلام
السلام اے رازدارِ قادریت السلام
السلام اے مہرِ عرفانِ سیادت السلام
السلام اے ماہِ چرخِ عزم و ہمت السلام
السلام اے مظہرِ انوارِ صابر السلام
السلام اے اہلسنت کے مناظر السلام
السلام اے حضرت شاہِ معین الدیں کے لال
السلام اے حضرت صدر الافاضل باکمال
السلام اے انتخابِ قادری کے غمگسار
السلام اے حضرت صدر الافاضل ذی وَقار

مرادآباد شریف

۴۰۰

مناقب مبارکہ

درشان سیدنا حضور تاج الاولیاء قطبِ زماں حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبدالقدیر میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پیلی بھیت شریف

بلند اپنا مقدر دکھائی دیتا ہے
قدیری روضۂ انور دکھائی دیتا ہے
حضور سیدِ عبد القدیر اپنا پیر
ہر ایک پیر سے بہتر دکھائی دیتا ہے

Scanned with CamScanner

جو تیرے قدموں تلے آ گیا ہے ذرۂ خاک
وہ ہم کو ماہِ منور دکھائی دیتا ہے
مہک رہا ہے گلستانِ شاہ گل بابا
دل و دماغ معطر دکھائی دیتا ہے
قدیری در پہ ہے جلوؤں کی یوں فراوانی
یہاں پہ ذرہ بھی اختر دکھائی دیتا ہے
کرم کا خلق کا عرفاں کا علم وحکمت کا
قدیری در تو سمندر دکھائی دیتا ہے
قدیریؔ فیض کا مرکز ہیں قبلۂ عالم
گدا یہاں کا تونگر دکھائی دیتا ہے

۴۰۱ پورنپور

اہلِ دل ہی جانتے ہیں عظمتِ عبد القدیر
قدرتِ قادر کا مظہر حضرت عبد القدیر
لیا یہ سمجھیں دل کے اندھے عظمتِ عبد القدیر
غوث وخواجہ کے ہیں پیارے حضرت عبد القدیر
دیکھ کر صورت تمہاری حضرت عبد الرشید
یاد آجاتی ہے ہم کو صورتِ عبد القدیر
ان کی صورت دیکھنے سے یاد آتا ہے خدا
ہے عبادت دیکھنا بھی صورتِ عبد القدیر

کتنے راہِ حق سے بہکے ہوگئے ہیں راہ یاب
مشعلِ راہِ ہدایت حضرتِ عبد القدیر
دو خلیفہ شاہ جی کے شاہ جی کے شہر میں
حضرت عبد البصیر و حضرت عبد القدیر
غوث وخواجہ حشر میں دیکھیں گے مجھ کو پیار سے
رنگ لائے گی قدیریؔ نسبتِ عبد القدیر

۴۰۲ پیلی بھیت شریف

قدیری میکشو آؤ یہ میخانہ قدیری ہے
یہاں پی کر سنبھل جاؤ یہ پیمانہ قدیری ہے
لگایا اس کو سینے سے بٹھایا سر اور آنکھوں پر
جہاں بھی اور جسکو بھی جو یہ جانا قدیری ہے
ہمارے دل میں جب ہے جلوۂ عبدالقدیر آقا
ہمارا دل نہیں ہے دل یہ کاشانہ قدیری ہے
مریضِ لادوا کو بھی دوا ملتی ہے اس در سے
چلے آؤ مریضو! یہ شفا خانہ قدیری ہے
نہ جانے کیا سے کیا کردے نہ جانے کیا سے کیا ہوجا
نہ چھیڑو اس کو فرزانو! یہ دیوانہ قدیری ہے
قدیریؔ اسطرح مشہور ہے سارے زمانے میں
ہراک کہتا ہے اپنا ہو کہ بیگانہ قدیری ہے

پیلی بھیت شریف

Scanned with CamScanner

۴۰۳

قدیری ہوں بلندی پر مری واللہ قسمت ہے
اسی نسبت سے اب میری زمانے بھر میں شہرت ہے
یہ دنیا ہے یہ برزخ ہے یہ میدانِ قیامت ہے
بہر موقع سروں پر سایہ افگن ان کی رحمت ہے
مرے مرشد ترے صدقے عطاؤں کی یہ حالت ہے
نہ دل میں کوئی خواہش ہے نہ دل میں کوئی حسرت ہے
مرے مرشد ولی ہیں ان میں ہر ممکن فضیلت ہے
شریعت ہے طریقت ہے سیادت ہے کرامت ہے
مرے مرشد ہیں اولادِ مکینِ گنبدِ خضریٰ
قدیری آستاں کو گنبدِ خضریٰ سے نسبت ہے
مقدر والا ہوتا ہے قدیری سب نہیں ہوتے
قدیری مجھ کو کہتے ہیں یہ کیا کم میری عزت ہے
لعابِ پاکِ مرشد کو شفا ہر مرض میں پایا
لعابِ پاکِ مرشد کی زمانے بھر میں شہرت ہے
بڑا ہی سخت قطرے کا مرض تھا میرے مرشد کو
مگر پھر باوضو رہنا یہ اک شانِ طہارت ہے
یہ فیضانِ قدیری ہے یہ فیضان رشیدی ہے
تجھے اے انتخابؔ قادری حاصل جو شہرت ہے

بریلی

۴۰۴

بلندی پر مقدر ہیں تمامی اہلسنت کے
بفیضِ شاہ جی ہیں مستحق انوار و رحمت کے
جو پیلی بھیت میں جلوہ وہی تو رڈھیر میں جلوہ
کہ ہم نے دونوں' جا' انوار دیکھے قادریت کے
بفیضِ عند ذکر الصالحین تنزل الرحمه
قدیری عرس آیا پھول مہکے باغِ رحمت کے
مرے مرشد شہ عبد القدیر آقا کا کیا کہنا
خدا شاہد یہ سنگم ہیں شریعت اور طریقت کے
وہ دربارِ بصیری ہو کہ دربارِ قدیری ہو
کہیں نورِ بصارت ہے کہیں آثار قدرت کے
شہ عبد البصیر، عبد القدیر، عبد الرشید آقا
جنابِ شاہ جی قائل ہیں ان سبکی ولایت کے
بفیضِ حضرت عبد القدیر آقا زمانے میں
کہ جھنڈے گڑ گئے ہیں انتخاب اپنی خطابت کے

۴۰۵ پیلی بھیت شریف

یارب رہے آباد گلستانِ قدیری
ہم روز ہی پاتے رہیں فیضانِ قدیری
جب پہونچیں سرِ حشر غلامانِ قدیری
سائے کے لئے سر پہ ہو دامانِ قدیری

قسمت پہ مجھے ناز ہے مولا کے کرم سے
حاصل ہے مجھے نسبتِ ذیشانِ قدیری
یارب شہ جیلاں شہ اجمیر کے صدقے
ہوتی ہر روز فزوں شانِ قدیری
شعلوں سے جہنم کے وہ ہوجائے گا محفوظ
جس ہاتھ میں آجائے گا دامانِ قدیری
وہ نور و تجلی کا سماں ہوگا کہ بیشک
ہوجائے گی محشر میں بھی پہچانِ قدیری
یہ حمد، یہ نعتیں، یہ مناقب، یہ دعائیں
محشر کیلئے ہے یہی سامانِ قدیری

۴۰۶ پیلی بھیت شریف

ہراک ہے معترف تیری عبادت کا ریاضت کا
امانت کا دیانت کا کرامت کا ولایت کا
حضور اب ڈوبا جاتا ہے ستارا میری قسمت کا
کہ میں بھی منتظر ہوں آپ کی چشمِ عنایت کا
جناب شیر ملت شاہ محمد شیر صاحب سے
سبق حاصل کیا تم نے شریعت کا طریقت کا
رہے گی تیری تربت نور سے معمور اے مرشد
رہے گا حشر تک تربت پہ تیری سایہ رحمت کا
ہجومِ زندگی میں ہر جگہ فتح و ظفر پائی
یہ ہے فیضان بیشک میرے مرشد تیری نسبت کا

تجھے جس نے بھی دیکھا ہے وہ تیرا ہوگیا شیدا
مرے مرشد یہ عالم تھا تری صورت کا سیرت کا
مجھے یہ فخر ہے کہ ہوں غلامِ قبلۂ عالم
کوئی کیا کر سکے اندازہ میرے اوجِ قسمت کا
نوازا ہے قدیری اس قدر شہرت ہے اب گھر گھر
حضورِ قبلۂ عالم سبب ہیں میری شہرت کا

۴۰۷ پیلی بھیت شریف

جس جگہ ہر وقت و ہر سو بارش انوار ہے
حضرت عبد القدیر آقا کا وہ دربار ہے
صدق دل سے مانگئے تو دیکھئے ملتا ہے کیا
شاہ محمد شیر کے یہ شیر کا دربار ہے
از طفیل غوث اعظم کیجئے نظر کرم
دشمنِ اسلام ہم سے برسرِ پیکار ہے
زد میں طوفاں کی کہا جب یا بصیر یا قدیر
فضلِ قادر سے اسی دم اپنا بیڑا پار ہے
جس نے جو مانگا قدیری آستاں سے مل گیا
فیض کے چشمے اُبلتے ہیں یہ وہ دربار ہے
عرس کی محفل سجی ہے خادموں کی بھیڑ ہے
اور عقیدت کے گلوں کی ہر طرف بوچھار ہے
سر میں ہے سودائے شیری دل میں ہے عشقِ قدیر
انتخابِ قادری کا اب تو بیڑا پار ہے

پیلی بھیت شریف

۴۰۸

آستانِ قدیری ہے پیشِ نظر آج میرا دلی مدعا مل گیا
آستانِ قدیری سے اے دوستو! میں نے جو مانگا اس سے سوا مل گیا
آستانِ قدیری سے اے ہمنوا کیا بتاؤں تجھے مجھ کو کیا مل گیا
غوث اعظم ملے مصطفےٰ مل گئے مصطفےٰ جب ملے تو خدا مل گیا
ان سے جو مل گیا وہ نبی سے ملا جو نبی سے ملا وہ خدا سے ملا
آستانِ قدیری جسے مل گیا اس کو خلدِ بریں کا پتہ مل گیا
انتخابؔ قدیری گنہگار ہوں بے عمل ہوں سراپا خطا کار ہوں
نشۂ خلد سے پھر بھی سرشار ہوں جب قدیری مجھے سلسلہ مل گیا

پیلی بھیت شریف

۴۰۹

جو دل سے عاشق عبد القدیر ہوجائے
وہ ہر ادا میں نہ کیوں بے نظیر ہوجائے
اگر غریب پہ فرمادیں اک نگاہِ کرم
وہ لمحہ بھر میں یقیناً امیر ہوجائے
جسے سہارا ہو رحمت کا آپ کی آقا
وہ بے نیاز غمِ دارو گیر ہوجائے
جو چاہتا ہے کہ مل جائے اس کو خلدِ بریں
غلامِ حضرتِ عبد القدیر ہوجائے
خدا ہے ان کا، نبی ان کے، کُل جہاں ان کا
جو چاہیں حضرتِ عبد القدیرؒ ہوجائے

Scanned with CamScanner

خلوصِ دل سے پکارے جو میرے مرشد کو
مصیبتوں میں وہیں دستگیر ہوجائے
چمک ہی جائے گا ان کا نصیب کہ جن پر
نگاہِ حضرتِ عبد القدیر ہوجائے
وہ دل ہے لائقِ صد احترام جس میں مکیں
خیالِ حضرت عبد القدیر ہوجائے
مجھ انتخابِ قدیری پہ شاہ جی کے طفیل
کرم کی ایک نظر میرے پیر ہوجائے

پیلی بھیت شریف

۴۱۰

شاد و آباد ہر دم رہے یا خدا یہ بصیری قدیری حسیں انجمن
خوب پھولے پھلے روز افزوں رہے مسکراتا رہے شاہ جی کا چمن
یہ قدیری بصیری درِ پاک ہے ابرِ رحمت یہاں پر ہے سایہ فگن
آپ آقا بھی ہیں آپ داتا بھی ہیں قابلِ دید ہے آپ کی انجمن
آپ کی خدمتِ پاک میں مرشدی کتنے بیمار آتے ہیں بہرِ شفا
فضلِ رب سے ملی ان سبھی کو شفا آپ نے جن پہ ڈالا لعابِ دہن
آپ کے روئے انور کی تابانیاں بدرِ کامل کی جیسے ضیاباریاں
رُخ میں ہیں نور کی جلوہ فرمائیاں نور ہی سے ہے معمور سارا بدن
اپنے دیدار سے بہرہ ور کیجئے اپنا جلوہ سبھی کو دکھادیجئے
سب غلاموں کی فریاد سن لیجئے دور کردیجئے سب کے رنج و محن
آپ کے در پہ اے مرشد باصفا فیض پانے کو آتے ہیں شاہ و گدا
انتخاب قدیری کو ہو کچھ عطا تا کہ محشر میں ہوجائے یہ بھی مگن

۴۱۱

پیشوائے دین وملت حضرت عبد القدیر
تاجدارِ اہلسنت حضرت عبد القدیر
عاملِ حکمِ شریعت حضرت عبد القدیر
واقفِ رازِ طریقت حضرت عبد القدیر
ہر ادا میں تھی شریعت اور طریقت جلوہ گر
صاحبِ رشد و ہدایت حضرت عبد القدیر
اصل میں ہیں جانشینِ حضرت عبد البصیر
شیریوں کے دل کی راحت حضرت عبد القدیر
آپکے بحرِ کرم سے ہوتے ہیں سیراب سب
پیکرِ جود و سخاوت حضرت عبد القدیر
آہ! اب جاکر کہاں دیکھیں گے اپنی آنکھ سے
آپ کی نورانی صورت حضرت عبد القدیر
آج ہراک غم کے مارے کی زباں پر ہے یہی
ہوگئے ہیں ہم سے رخصت حضرت عبد القدیر
آپ کی قبرِ منور پر سدا ہوتی رہے
بارشِ انوار و رحمت حضرت عبد القدیر
انتخابؔ قادری ہے آپ کے در کا غلام
اس پہ ہو چشمِ عنایت حضرت عبد القدیر

مرادآباد شریف

الصلوٰۃ والسلام علیک یانبی

۴۱۲

سنا ہے ہم نے یہ کہتے ہوئے زمانے کو
کہ ہے مدینے سے نسبت اس آستانے کو
یہ آستانِ قدیری ہے مرکز رحمت
ہزاروں آتے ہیں احوال دل سنانے کو
اُٹھا بھی دیجئے چلمن کو اپنے چہرے سے
تجلیات میں آئے ہیں ہم نہانے کو
کوئی تو بات ہے کچھ تو ضرور ملتا ہے
ہزاروں آگئے پھر مدعا سنانے کو
حضور ! آپ نے ٹھکرادیا اگر ہم کو
کہاں پہ جائیں گے تقدیر آزمانے کو
مقامِ ذائقۃ الموت ہوگیا ہے طے
حضور ! آیئے جلوہ ہمیں دکھانے کو
حضور! ایک نگاہِ کرم ہی کافی ہے
اس انتخاب کی تقدیر کے بنانے کو

مراد آباد شریف

۴۱۳

آپ کے آستاں پہ شہِ اولیاء جب کوئی تشنہ لب تشنہ کام آگیا
آپ کی اک نگاہِ کرم ہوگئی اس کو ساقی سے روحانی جام آگیا
نسبتِ خاص ہے شاہ جی سے شہا آپ سنتے ہیں سبکے دلوں کی صدا
آپ کا نام اقدس شہِ اولیاء ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آگیا

Scanned with CamScanner

میں یہ سمجھوں گا مجھ کو خدا کی قسم دولتِ دین و دنیا ہر اک مل گئی
اہلِ محشر مجھے گر کہیں حشر میں دیکھو دیکھو قدیری غلام آ گیا
میرے آقا مری جھولی بھر دیجئے مجھ پہ لطف و کرم کی نظر کیجئے
خالی دامن لئے انتخاب آپ کا بھیک لینے بصد احترام آ گیا

پیلی بھیت شریف

۴۱۴

تو شمع ولایت ہے ہر دل ترا پروانہ
تو ماہِ کرامت ہے اے جلوۂ جانانہ
گر مرشدِ اعظم کے چہرے سے نقاب اُٹھے
ہر دل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ
سنگِ درِ مرشد کا گر بوسہ لیا ہم نے
سجدہ نہ سمجھ ناداں ہے عشق کا نذرانہ
لیتے ہیں ترے گھر سے دیتے ہیں ترے گھر کا
تقویٰ ہے ترا تقویٰ فرمانا ہے فرمانا
تو مرشد کامل ہے تو ہادیٔ برحق ہے
انداز فقیرانہ الفاظ فقیہانہ
سرشار ہمیں کردے اک جامِ ولایت سے
تا حشر رہے تیرا آباد یہ میخانہ
یہ شاہِ ولایت ہیں یہ شانِ کرامت ہے
اک روز نہیں بلکہ ہوتی ہیں یہ روزانہ
پُرنور بنا مرشد دنیائے قدیری کو
جلوے ترے بس جائیں نوری ہو دروں خانہ

مغربی دیناجپور

۴۱۵

عزیزو! حامیٔ سنت کا عرس پاک ہے آج
حضور شاہِ ولایت کا عرس پاک ہے آج
ہر اک ادا میں شریعت تھی جس کی جلوہ گر
اس آفتابِ شریعت کا عرس پاک ہے آج
قدم قدم پہ دیا شانِ مصطفےٰ کا سبق
فدائے شانِ رسالت کا عرس پاک ہے آج
ہزاروں آندھیاں مل کر جسے بجھا نہ سکیں
اسی چراغِ ہدایت کا عرس پاک ہے آج
سیاسیات مذاہب کا جس کو کہیئے امام
اسی امامِ سیاست کا عرس پاک ہے آج
نفس نفس نے دیا جس کی درسِ امن وسکوں
اک ایسے رہبر ملت کا عرس پاک ہے آج
ادائیں جس کی ولایت میں انتخاب رہیں
اس انتخابِ ولایت کا عرس پاک ہے آج

۴۱۶ مرادآباد شریف

نورِ نگاہِ شاہ جی عبد القدیر ہیں
جلوہ گہ بصیر بھی عبد القدیر ہیں
مانگو! خلوصِ دل سے ملے گی ہر اک مراد
اولادِ غوث پاک بھی عبد القدیر ہیں

بھٹاولی

۴۱۷

الطاف عرس پاک مین خواجہ پیا کے دیکھ
انوار آ کے حضرت غوث الوریٰ کے دیکھ
جوہر وفا کے جرأت و ہمت، رضا کے دیکھ
میدانِ کربلا میں شہِ کربلا کے دیکھ
دامن قدیری ہاتھ سے مضبوط تھام لے
دھارے میں بہہ نہ جائے تو موجِ بلا کے دیکھ
عبد القدیر نے مجھے سب کچھ عطا کیا
سب کچھ تجھے ملے گا ذرا تو بھی آ کے دیکھ
ایسا لگے ہے شیرِ قدیری اب آ گیا
وہ بھاگے سارے نجدی سگاں دم دبا کے دیکھ
فیضانِ شاہ جی نے کیا مجھ کو انتخاب
چل تو بھی پیلی بھیت کو قسمت جگا کے دیکھ

۴۱۸

گھر گھر شہرہ تیرا آقا
نوری مکھڑا تیرا آقا
کھاتے پیتے ہیں ہر دم ہی
صدقہ ، ٹکڑا تیرا آقا

الصلوٰۃ والسلام علیک یانبی

۴۱۹

مناقب مبارکہ

در شان سیدنا حضور تاج الشرفاء قبلۂ عالم شیخ العرب والعجم شبیہ سیدنا حضور غوث اعظم حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبد الرشید میاں مدظلہ النورانی سجادہ نشیں دربار حضور اللہ ہو میاں پیلی بھیت شریف

عبد الرشید جلوہ ہیں عبد القدیر کا
عبد القدیر نور ہیں عبد البصیر کا
اللہ رے یہ مرتبہ عبد الرشید کا
ان کی رگوں میں خون ہے پیرانِ پیر کا
جو ان کا ہوگیا وہی مولا کا ہوگیا
ان پر ہے لطفِ خاص شہِ بے نظیر کا
فیضانِ شاہ جی کا ہے مرکز تمہاری ذات
دامن نہ ہوگا خالی تمہارے فقیر کا
اللہ رے یہ شانِ مساوات آپ کی
کچھ بھی نہیں ہے فرق غریب و امیر کا
قسمت ہماری جاگ اٹھی آگئے حضور
نعرہ یہ ہے ہر ایک صغیر و کبیر کا
پھر کیوں نہ انتخاب ہوں سارے جہان میں
یہ انتخاب ہیں شہ عبد القدیر کا

Scanned with CamScanner

۴۲۰

پیکر صبر و رضا ہیں حضرت عبد الرشید
معدنِ جود و سخا ہیں حضرت عبد الرشید
شمعِ عرفانِ وفا ہیں حضرت عبد الرشید
اور ولی باصفا ہیں حضرت عبد الرشید
انکی ہر ہر بات میں پنہاں ہیں اسرار و رموز
نائب خیر الوریٰ ہیں حضرت عبد الرشید
ہیں شریعت اور طریقت کے وہ اک ماہ منیر
عاشقِ شاہ ہدیٰ ہیں حضرت عبد الرشید
آسمانِ عزم و استقلال کے مہرِ حسیں
با مروت بے ریا ہیں حضرت عبد الرشید
غیر بھی جنکی ولایت کے رہے ہیں معترف
پاک طینت پارسا ہیں حضرت عبد الرشید
پیر و مرشد حضرت عبد الاحد کے ہیں پدر
اور ہمارے پیشوا ہیں حضرت عبد الرشید
نائب اللہ ہومیاں کے سیرت وصورت میں ہیں
مظہرِ غوث الوریٰ ہیں حضرت عبد الرشید
انتخابِ غوث و خواجہ شاہ جی کہئے انہیں
آئینہ در آئینہ ہیں حضرت عبد الرشید

Scanned with CamScanner

۴۲۱

اہلِ نظر کے واسطے یہ یومِ عید ہے
پیشِ نظر جو جلوۂ عبد الرشید ہے
اس وقت سامنے رخِ عبد الرشید ہے
میری نظر میں وقت یہ وقتِ سعید ہے
جو ان کا ہے عدو وہی ابنِ یزید ہے
ان کی رگوں میں خونِ حسینِ شہید ہے
بن دیکھے میرے دل کو کہاں تھا سکوں نصیب
وجہ سکونِ دل بخدا ان کی دید ہے
اللہ رے یہ صورت و سیرت کی دلکشی
ہر بار کیفِ نو ہے نشاطِ جدید ہے
منھ مانگی ہر مراد ملے گی تو مانگ دیکھ
لوٹائیں نامراد یہ ان سے بعید ہے
اولادِ غوث پاک ہیں آلِ رسول ہیں
ہر فردِ خاندانِ قدیری مجید ہے
مجھ پر نگاہِ مہر ہو یا شیخ محترم
یہ انتخاب آپ کا ادنیٰ مرید ہے

۴۲۲ نواب گنج

کیف و سرور چھائے ہیں انوار چھائے ہیں
عبد الرشید آج سرِ بزم آئے ہیں

بگڑا مرا نصیب بنا دیجئے حضور
کتنے نصیب آپ نے بگڑے بنائے ہیں
ہونے کو ہیں حسین بہت رہنما بہت
ہم کو زمانے بھر میں مگر آپ بھائے ہیں
یہ دلبر قدیر ہیں نورِ بصیر ہیں
شاہ جی میاں کا فیض یہ بھرپور پائے ہیں
دل آپ کا مکان ہے اور آنکھ جلوہ گاہ
مجھ کو ہر ایک شئی میں نظر آپ آئے ہیں
اولادِ مرتضیٰ ہیں یہ اور آل مصطفےٰ
عبد الرشید فاطمہ زہرا کے جائے ہیں
میری بساطِ زیست پر ہر لمحہ انتخابؔ
عبد الرشید آپ کے پُر نور سائے ہیں
کتنا مگن ہے انتخابؔ اپنے نصیب پر
عبد الرشید آج مرے گھر میں آئے ہیں

مرادآباد شریف

۴۲۳

منقبت مبارکہ

درشان مخزن انوار بصیری حضرت الحاج صوفی پیارے میاں قدیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رامپور شریف خلیفہ حضور تاج الاولیاء

ہم سے رخصت آج یہ حضرت ہمارے ہوگئے
ہم کو جو پیارے تھے وہ رب کو پیارے ہوگئے

Scanned with CamScanner

عالمِ ظاہر سے جانا اس میں بھی اک راز ہے
بھیک دینے کیلئے عمدہ اشارے ہوگئے
حاملِ شانِ جلالی مائلِ شانِ جمال
ایک ہی طوفاں میں پیدا دو کنارے ہوگئے
صدقۂ عبد البصیر اور صدقۂ عبد القدیر
مشکلیں حل ہوں اگر ادنیٰ اشارے ہوگئے
انتخابؔ قادری بھی حاضرِ دربار ہے
فیضِ روحانی کے اس کو بھی سہارے ہوگئے

رامپور شریف

۴۲۴

منقبت مبارکہ

درشان سیدنا مخزن انوار نقشبندی حضرت پیر سید اسرار شاہ ولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کشتواڑ شریف

آگئے جو بھی دربارِ اسرار میں
وہ نہا کے گئے لطف و انوار میں
صدقۂ غوث اعظم عطا کیجئے
اہلِ ایمان حاضر ہیں دربار میں
غوث اعظم نے دی یہ بشارت ہمیں
قادری جا نہیں سکتا ہے نار میں
اک برہمن کو دی زندگی آپ نے
زندگی پاؤگے بزمِ اسرار میں
چشمۂ فیضِ غوث الوریٰ دیکھئے
دل نے پایا سکوں ان کے دربار میں
شاہِ بوبکر و فاروق و عثماں علی
رنگ خیر الوریٰ دیکھ ان چار میں

کشتواڑ آگئے انتخابؔ قدیر
ایک ہلچل مچی دیکھی اغیار میں

ڈوڈہ

۴۲۵

برکتوں کی ہے بہتات رمضان میں — رحمتوں کی ہے برسات رمضان میں
اجر نفلوں کا فرضوں کی مانند ہے — نیکیوں کی ہے کیا بات رمضان میں
ماہِ رمضان غریبوں کا مشکل کشا — بٹتی ہے خوب خیرات رمضان میں
دن میں صائم رہے شب میں قائم رہے — یوں گزرتے ہیں دن رات رمضان میں
ختم قراں ہوا ہے تراویح میں — بڑھ گئی میری اوقات رمضان میں
موت آئے مجھے ماہِ رمضان میں — ہو نبی سے ملاقات رمضان میں
اہلِ ایماں کو غلبہ عطا کر خدا — یہ ہے میری مناجات رمضان میں
اچھا کھاتے پہنتے ہیں سب مومنیں — دیکھی شانِ مساوات رمضان میں
جلوۂ طاعتِ رب ہے ہر سو عیاں — سرکشی ہوگئی مات رمضان میں
ختمِ قرآں میں مسجد سجائی گئی — کیسے نوری ہیں لمحات رمضان میں
ان کو حاصل ہوئی مرضیٔ کبریا — جو ہیں محوِ عبادات رمضان میں
بڑھ گیا اس طرح نیکیوں کا چلن — ختم ہیں سب خرافات رمضان میں

انتخابِ قدیری زباں پہ مری
آئے رمضانی نغمات رمضان میں

مرادآباد شریف

۴۲۶

مبارک ہو مسلمانوں مہ رمضان آیا ہے
خدا کا اور رسول پاک کا مہمان آیا ہے
شیاطیں قید ہوتے ہیں جہنم بند ہوتا ہے
حدیث پاک میں سرکار کا فرمان آیا ہے

کھلے رہتے ہیں ابواب جناں اس ماہ اقدس میں
خدا کا شکر ہے ماہ عظیم الشان آیا ہے
شیاطیں قید، دوزخ بند، جنت ہے کھلی اس میں
لئے بخشش کا دامن میں بڑا سامان آیا ہے
تری آمد کی برکت سے ہمارا رزق بڑھتا ہے
تری آمد سے ہم کو مژدۂ غفران آیا ہے
جزا روزے کی دیگا حق تعالیٰ دست قدرت سے
لئے دیدار حق پر اک بڑی برہان آیا ہے
خدا نے مرتبہ کتنا دیا اس ماہ اقدس کو
ہدایت کے لئے اس ماہ میں قرآن آیا ہے
خدا کی یاد سے آباد ہے سینہ بھی مسجد بھی
خدا والا بنانے کے لئے قرآن آیا ہے
مدینہ بن گیا سینہ نبی کے عشق سے جن کا
انہیں رب کی طرف سے بادۂ عرفان آیا ہے
بفیض عشق سرکار دوعالم ماہ رمضاں میں
کرم آیا، نوازش رحمت و فیضان آیا ہے
جنہوں نے انتخابؔ اس ماہ کی تعظیم کرلی ہے
تو باب خلد ان کے واسطے ریاّن آیا ہے

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی ہمت نگر

Scanned with CamScanner

۴۲۷

بھول کر بھی تو نہ دل آزاریٔ ماں باپ کر
یہ بڑا ہے پاپ ہرگز تو نہ ایسا پاپ کر
یہ اگر راضی، تو راضی ہیں خدا و مصطفٰے
ساری دنیا کو مرا پیغام دیدو چھاپ کر
تُرش روئی سخت گوئی سے تو کرلے اجتناب
خندہ پیشانی سے پیش آ اور جناب و آپ کر
ایک قطرہ دودھ کا بھی ہو نہیں سکتا جواب
اپنی خدماتِ عظیمہ دیکھ لینا ناپ کر
تجھ کو غصے میں اگر وہ سخت باتیں بھی کہیں
پھر بھی رات و دن مسلماں خدمتِ ماں باپ کر
تجھ کو سوکھے میں سُلایا سوگئی گیلے میں کود
ٹھنڈ جب جاتی نہیں تھی آگ میں بھی تاپ کر
یہ خدا کی نعمتِ عظمٰی ہیں ان کی قدر کر
اپنی بیوی اور بچوں سے کرا خود آپ کر
انتخابؔ اللہ کا فرمان ہے قرآن میں
اُف نہ کہنا اور ہمیشہ خدمت ماں باپ کر

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی

۴۲۸

نجدیو! لاؤ ایمان سرکار پر دشمنیٔ حبیبِ خدا چھوڑ دو
نورِ ایماں سے دل کو منور کرو نارِ دوزخ کا تم راستہ چھوڑ دو
کافروں کیلئے تم تلاوت کرو اہلِ ایماں کی تم فاتحہ چھوڑ دو
گر دلوں میں تمہارے ہو خوفِ خدا نجدیو! مذہبِ ڈالڈا چھوڑ دو
ہیں کمالاتِ یزداں کے مظہر نبی بعدِ حق ساری خلقت میں افضل نبی
ان کی تعریف وتوصیف کرتے رہو اور توہینِ خیر الوریٰ چھوڑ دو
کام آئینگے ہراک کے پیارے نبی دو جہاں میں ہیں سبکے سہارے نبی
چاہتے ہو اگر دو جہاں کا بھلا شیخ نجدی سے تم رابطہ چھوڑ دو
شاہِ دیں سے محبت کیا کیجئے ہر ولی سے عقیدت رکھا کیجئے
ہیں ولیٔ خدا میرے غوث الوریٰ نفرتِ اولیاءِ خدا چھوڑ دو
عظمتِ مصطفےٰ اصل ایمان ہے منکرِ اولیں اس کا شیطان ہے
ہو اگر طالبِ فضل حق نجدیو! بغضِ سرکارِ ہر دوسرا چھوڑ دو
بغض ہے تمکو جب میرے سرکار سے رب کے محبوب سے شاہِ ابرار سے
کیوں یہ لیتے ہو ظاہر میں نامِ نبی، نام لینا بھی سرکار کا چھوڑ دو
دشمنیٔ نبی کا یہ ہوگا صلہ، نزع میں قبر ومحشر میں پچھتاؤ گے
آج بھی وقت ہے آؤ توبہ کرو ہر بُرائی کو اور ہر بُرا چھوڑ دو
نجدیو تم کو شیطان نے کیا دیا کھوکھلا شرک و بدعت کا نعرہ دیا
اہلِ سنت بنو اور توبہ کرو پیرویٔ ہوس اور ہَوا چھوڑ دو
شیخِ نجدی نے کیا کیا بجھایا تمہیں کذبِ باری کا قائل بنایا تمہیں
ساحلِ کفر پر جا لگایا تمہیں یہ عقیدہ ہے بیشک بُرا چھوڑ دو

Scanned with CamScanner

قادری نقشبندی مداری بنو چشتی و صابری و نظامی بنو
اشرفی و رشیدی قدیری بنو اہلِ باطل کا تم سلسلہ چھوڑ دو
تھانوی اور گنگوہی نانوتوی ٹانڈوی دہلوی اور انبیٹھوی
انتخاب ان سے ہوجاؤ بالکل الگ ان سے باضابطہ رابطہ چھوڑ دو

کچنار

۴۲۹

ہوتا نہیں سرکار سے مانوس منافق — ہے خلد سے اس واسطے مایوس منافق
کہتا ہے کہ شیطاں سے ہے کم علمِ محمد — گستاخ بہت ہوتا ہے منحوس منافق
کہتا ہے کہ جائز نہیں یہ فاتحہ میلاد — حالانکہ یہ خود ہوتا ہے کنجوس منافق
انگریز کے خدام کی صورت پہ ہے پھٹکار — ہونے لگے اب دور سے محسوس منافق
ہشیار خبردار ذرا قومِ مسلمان — انگریز و یہودی کا ہے جاسوس منافق
دھوکے میں نہ آجائے کہیں قومِ مسلماں — ہے جبہ و دستار میں ملبوس منافق
ہے علمِ نبی جانوروں پاگلوں جیسا — لکھ سکتا ہے اس کو تو وہ منحوس منافق
ظاہر میں ہے صدیق تو باطن میں ابوجہل — ہے قصرِ شریعت کے لئے گھوس منافق

مشہور قدیری کا مقالہ ہے جہاں میں
کھوئیں گے ہر گام پہ ناموس منافق

لنڈھورہ

۴۳۰

جہاں جہاں مرا محبوب ناپسند ہوا — کہیں پہ نجد کہیں پہ وہ دیو بند ہوا
جہاں جو بند کروگے وہی تو نکلے گا — وہاں سے دیو ہی نکلا جو دیو بند ہوا

Scanned with CamScanner

۴۳۱

ماؤ! بہنو! خدا کو یاد کرو — سرورِ انبیاء کو یاد کرو
تیرے میرے عیوب مت دیکھو — آنے والی قضا کو یاد کرو
علمِ دیں سے کرو منور دل — درسِ شرم و حیا کو یاد کرو
پردہ لازم ہے غیر محرم سے — خشیت کبریا کو یاد کرو
چھوڑو بے پردگی خدا کیلئے — اپنی شرم و حیا کو یاد کرو
مارکیٹوں میں چھوڑ دو جانا — لو مصلیٰ خدا کو یاد کرو
تم پڑھو دم بدم درود و سلام — اور کلامِ خدا کو یاد کرو
اپنے شوہر کی کیجئے طاعت — مصطفےٰ و خدا کو یاد کرو
زندگی کا حساب دینا ہے — بہنو! روزِ جزا کو یاد کرو
نہ قضا ہوں نمازِ پنجوقتہ — بہنو! حکمِ خدا کو یاد کرو
چغلیاں چھوڑ دو مری بہنو! — خیر سے مومنہ کو یاد کرو
ایک دن موت بھی تو آنا ہے — یہ نہ بھولو ، فنا کو یاد کرو
نور ہو جس سے قبر میں پیدا — نور والے پیا کو یاد کرو
شاہِ بوبکر اور عمر عثماں — اپنے مشکل کشا کو یاد کرو
پاک دامن رہو خدا کیلئے — عصمتِ عائشہ کو یاد کرو
ایک سجدے میں رات گزری ہے — سیرتِ فاطمہ کو یاد کرو
ساری فلمیں ہیں من گھڑت قصے — قصۂ کربلا کو یاد کرو
صبر و برداشت میں مری بہنو! — زینبِ پارسا کو یاد کرو
خود چلا آیا کعبۂ اقدس — حضرت رابعہ کو یاد کرو
گیارہویں کی نیاز کرنی ہے — پیارے غوث الوریٰ کو یاد کرو

Scanned with CamScanner

چھ رجب کو نیازِ خواجہ ہے ہند کے بادشاہ کو یاد کرو
حورِ عرفاں کی ہے تلاش اگر شاہ جی پارسا کو یاد کرو
ہوں گی حاصل بصیرت عرفاں شرحِ قولِ خدا کو یاد کرو
اہلسنت ہی مذہب حق ہے اس پہ چل کر خدا کو یاد کرو
تم دعاؤں میں اپنی اے بہنو! ہوسکے مجھ گدا کو یاد کرو

انتخابِ قدیر کہتا ہے
زندگی بھر خدا کو یاد کرو

مالیگاؤں

۴۳۲

ماؤ! بہنو! تمہیں کافی ہے یہ عبرت کیلئے
رب نے تخلیق کیا تم کو عبادت کیلئے
تم نے پیدا کئے پروان چڑھائے ہیں سپوت
ان کو قربان کیا دین کی عظمت کیلئے
ماں کی آغوش ہے اولاد کا پہلا مکتب
درس وہ دیجے جو کافی برأت کیلئے
اپنے کردار کو تم فاطمی کردار کرو
لیکے جاؤ یہی نذرانہ قیامت کیلئے
یوں نہ نکلا کرو بے پردہ سرِ راہ کبھی
کچھ تو سرمایہ رکھو عفت و عصمت کیلئے
میری ماں بہنو! ہے حق مذہب اہلِ سنت
اس ہی مذہب پہ چلو اپنی برأت کیلئے

Scanned with CamScanner

پنجگانہ نہ کبھی چھوٹیں نمازیں تم سے
وقف ہوجاؤ مری بہنو! عبادت کیلئے
انتخاب آپ سے کہتا ہے کہ اب عہد کرو
زندگی موت یہ سب ہوگی شریعت کیلئے

مالیگاؤں

۴۳۳

اللہ کی ملے گی عنایت نماز میں ہوگی رسول پاک کی رحمت نماز میں
ہوتی ہے کبریا کی عبادت نماز میں سرکارِ دوجہاں کی اطاعت نماز میں
ٹھنڈک نبی کی آنکھ کو ملتی ہے مومنو! مل جائیگی رضائے رسالت نماز میں
ہوگا نصیب قربِ خدا اس سے بالیقیں ایمان کی ملیگی حلاوت نماز میں
یہ معصیت سے تم کو بچائے گی دوستو! ہے جلوۂ خدا کی زیارت نماز میں
ظاہر بھی پاک رکھتی ہے باطن کو بھی یہ پاک پاؤگے تم حقیقی طہارت نماز میں
دیگر عبادتوں کو نہیں ہوسکی نصیب اللہ نے رکھی وہ فضیلت نماز میں
جسکے نہیں ہے قلب میں عظمت حضور کی جائز نہیں ہے اس کی امامت نماز میں

پڑھتا ہے انتخاب شب و روز جو نماز
پائے گا دوجہان کی برکت نماز میں

راجوری

۴۳۴

خدا کو یاد کرو مومنو نماز پڑھو پڑھو نماز پڑھو مومنو نماز پڑھو
خدا کا حکم سنو مومنو نماز پڑھو رہِ نبی پہ چلو مومنو نماز پڑھو
نہ ہونے پائے قضا اب نمازِ پنجوقتہ خدا کا خوف کرو مومنو نماز پڑھو
گرفت اسکی بہت سخت ہے وہ مالک ہے غضب سے اسکے ڈرو مومنو نماز پڑھو

بنے گی ڈھال قیامت میں مومنوں کیلئے — خیالِ حشر کرو مومنو نماز پڑھو
لحد میں نور اگر چاہتے ہو اے لوگو! — خدا کا نام جپو مومنو نماز پڑھو
خدا بھی راضی حبیبِ خدا بھی راضی ہوں — نمازی بندے بنو مومنو نماز پڑھو
نہ جانے کس گھڑی آجائیگا پیامِ اجل — قضا کو یاد کرو مومنو نماز پڑھو
سحر کا وقت ہے وہ فجر کی اذان ہوئی — بھلا جو چاہو اُٹھو مومنو نماز پڑھو
جو چاہتے ہو کہ ٹھنڈی رہے رسول کی آنکھ — تو پنجوقتہ چلو مومنو نماز پڑھو
نبی کی آنکھ کی ٹھنڈک کا ہے خیال اگر — مقدم اس کو رکھو مومنو نماز پڑھو
اگر ہے مومنو! قربِ خدا کی تمکو تلاش — خدا کے در پہ جھکو مومنو نماز پڑھو
خدا نے پیدا کیا تم کو بندگی کیلئے — خدا کے بندے بنو مومنو نماز پڑھو
نماز قبر میں بن جائے گی منارۂ نور — لحد میں نور بھرو مومنو نماز پڑھو
رکوع، قعود، قیام و سجود قومے میں — حضورِ قلب کرو مومنو نماز پڑھو
بغیر عشقِ نبی کچھ نہیں قیام و قعود — ادا یہ ان کی مرو مومنو نماز پڑھو
نمازیوں سے خدا راضی مصطفےٰ راضی — سنبھلنا چاہتے ہو مومنو نماز پڑھو
نہ پنجگانہ نماز اپنی چھوٹنے پائے — بس اس طرح سے جیو مومنو نماز پڑھو
ادائے سرورِ کونین کا ہے نام نماز — علی کی راہ چلو مومنو نماز پڑھو
جو زندگی میں رہے بندگی کی جلوہ گری — خدا کا شکر کرو مومنو نماز پڑھو
نماز چھوڑنا قہرِ خدا کو دعوت ہے — تو قہرِ حق سے بچو مومنو نماز پڑھو
عذاب سخت بہت ہوگا بے نمازی کو — عذابِ رب سے بچو مومنو نماز پڑھو
خدا کے سامنے کس منہ سے جاؤ گے سوچو — خدا سے ڈرتے رہو مومنو نماز پڑھو

یہ انتخابِ قدیری پیام دیتا ہے
بگوشِ قلب سنو مومنو نماز پڑھو — جھریا

۴۳۵

یا شہ بحر و بر ہو کرم کی نظر در پہ حاضر ہوا ہے غلام
ہے لبوں پر درود و سلام

یا نبی میری فریاد سن لیجئے یا نبی اک نگاہِ کرم کیجئے
بحرِ غم میں پھنسا ہوں بچا لیجئے آیئے میری مشکل میں کام
ہے لبوں پر درود و سلام

جسم اطہر نے پائی ہے ایسی مہک چہرۂ پاک نے ایسی پائی چمک
جس نے دیکھی خدا کی قسم اک جھلک بن گیا وہ تمہارا غلام
ہے لبوں پر درود و سلام

یا نبی آپ ہیں آبروئے چمن یا نبی آپ سے خلد کا بانکپن
یا نبی آپ شاہِ زمین و زمن آپ کا دو جہاں میں نظام
ہے لبوں پر درود و سلام

آپ کا فیض ہے ہر نبی و ولی اور صدیق و فاروق و عثماں علی
آپ کے نام سے ہر مصیبت ٹلی آپ کا یہ ہے اونچا مقام
ہے لبوں پر درود و سلام

یا نبی آپ کا کیا ہی اعزاز ہے ہر ادا سے عیاں شانِ اعجاز ہے
آپ پر منکشف رب کا ہر راز ہے آپ کی بات رب کا کلام
ہے لبوں پر درود و سلام

جبرئیل امیں نے نبی سے کہا یا نبی سدرۃ المنتہیٰ آ گیا
میری پرواز کی ہے یہی انتہا آگے جانا نہیں میرا کام
ہے لبوں پر درود و سلام

Scanned with CamScanner

جبکہ اقصیٰ میں داخل ہوئے مصطفےٰ ہر نبی نے ادب سے یہ ملکر کہا
آیئے آیئے یا شہ انبیاء آپ ہیں انبیاء کے امام
ہے لبوں پر درود و سلام

آگے رفرف ملا وہ بھی کچھ دور تک پھر تھے تنہا وہ نور علیٰ نور تک
کوئی غلماں نہیں اور کوئی حور تک لامکاں میں ہوئے شاد کام
ہے لبوں پر درود و سلام

کیا بتاؤں خدا نے انہیں کیا دیا اپنی امت کی بخشش کا وعدہ لیا
اپنی امت نہ بھولے وہاں مصطفےٰ یاد آئے وہاں بھی غلام
ہے لبوں پر درود و سلام

مجھ کو صدیق اکبر کا صدقہ ملے مجھ کو فاروقِ اطہر کا صدقہ ملے
مجھ کو عثمان و حیدر کا صدقہ ملے بھر دو جھولی کو خیر الانام
ہے لبوں پر درود و سلام

انتخابِ قدیری کی صبح و مسا التجا آپ سے ہے حبیب خدا
قبر میں آپ جب آئیں یا مصطفےٰ دست بستہ کروں میں سلام
ہو لبوں پر درود و سلام

یا شہ بحر و بر ہو کرم کی نظر در پہ حاضر ہوا ہے غلام
ہے لبوں پر درود و سلام

الصلوۃ والسلام علیک یا نبی

۴۳۶

پیارے نبی پر ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پڑھتے ہیں ملکر سارے غلام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پر ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

میرے نبی ہیں عالی مقام سارے ملائک در کے غلام
جاری نبی کا جگ میں نظام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پر ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

کل انبیاء کے تم ہو امام ممنوں تمہارا ہر خاص وعام
خیر الرسل ہیں خیر الانام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پر ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

کتنے فرشتے بہر سلام آتے ہیں در پر ہر صبح وشام
یہ ہے نبی کا اونچا مقام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پر ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

تیرا محمد احمد ہے نام بھیجا ہے تجھ پہ سب نے سلام
بھیجیں گے ہم بھی تجھ پہ مدام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پر ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

محشر کا دن ہے مشکل میں جان سوکھا گلا ہے سوکھی زبان
ہمکو عطا ہو کوثر کا جام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پر ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

Scanned with CamScanner

کچے سلامی آقا قبول رحمت کا کچے سب پر نزول
کہتے ہیں ملکر سب خاص وعام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پر ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
کتنے قدیری تجھ سے غلام پوری لگن سے با احترام
پڑھتے ہیں دل سے کرکے قیام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پر ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

۴۳۷

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

آپ سرکار دوعالم، آپ سردار دوعالم
آپ مختار دوعالم ، آپ پر بار دوعالم

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

آپ کی سرکار عالی، ہر ادا ہے بے مثالی
آئے ہیں در پر سوالی، بھیک دو جھولی ہے خالی

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

آئے جب حج کا مہینہ، اور چلے میرا سفینہ
پہونچوں جب شہر مدینہ، یہ کہوں میں با قرینہ

Scanned with CamScanner

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

گلشن عالم کے۔ مالی آپ کی شانِ کمالی

دونوں عالم سے نرالی کیجئے جود و نوالی

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

اے حبیبِ رب اکبر اے شفیع روز محشر

قاسم تسنیم و کوثر لو خبر محبوب داور

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

ہر مصیبت سے چھڑانا غمزدوں کے کام آنا

قبر میں جلوہ دکھانا حشر میں تم بخشوانا

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

اک نظر مجھ پر خدارا بے سہاروں کے سہارا

کیجئے للہ اشارا کہہ رہا ہے غم کا مارا

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

واسطہ شیر خدا کا، اور شہید کربلا کا

واسطہ غوث الوریٰ کا، غم نہ ہو روز جزا کا

Scanned with CamScanner

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

آپ ہیں شاہِ حجازی صدقے ہے ہر ایک غازی

اور قرباں ہیں نمازی کیجئے بندہ نوازی

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

یہ قیام عاشقانہ، یہ سلام والہانہ

یہ درودوں کا ترانہ، پڑھتے ہیں روز و شبانہ

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

صدقۂ حسنِ بصیری صدقۂ قدرِ قدیری

ہو عطا ایسی فقیری ہم کو مل جائے امیری

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

انتخاب آقا کی مدحت، اصل میں رب کی ہے طاعت

کرتے ہیں تعظیم حضرت، آپ سے جنکو ہے الفت

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

۴۳۸

اعلیٰ سے اعلیٰ بہتر سے بہتر **صلی اللہ علیہ وسلم**
بعد خدا ہیں سب ہی برتر **صلی اللہ علیہ وسلم**
خَلق میں افضل خُلق میں سرور **صلی اللہ علیہ وسلم**
کوئی نہیں سرکار کا ہمسر **صلی اللہ علیہ وسلم**
افضل و اعلیٰ برتر و بالا نور سے جن کے جگ میں اُجالا
ان سا نہیں ہے کوئی بھی رہبر **صلی اللہ علیہ وسلم**
رخ کا ہے صدقہ صبحِ منور زلف کا پرتو شام کا منظر
سر سے ہیں پا تک نور کا پیکر **صلی اللہ علیہ وسلم**
انکی حکومت عرش بریں پر انکی ہے سطوت روئے زمیں پر
سبکی خبر ہے ہوں وہ کہیں پر **صلی اللہ علیہ وسلم**
میرے نبی ہیں شافعِ محشر میرے نبی ہیں ساقیٔ کوثر
تاجِ شفاعت انکے ہے سر پر **صلی اللہ علیہ وسلم**
جلوہ فگن ہیں شاہ جہاں پر اس کی فضیلت **اللہ اکبر**
کعبے سے بہتر عرش سے برتر **صلی اللہ علیہ وسلم**
بوبکر و فاروق عثمان و حیدر عائشہ زہرا شبیر وشبر
نورِ نبی سے سب ہیں منور **صلی اللہ علیہ وسلم**
مجھ کو نہیں غم روز جزا کا دل میں قدیریؔ عشق ہے ان کا
سرورِ عالم میرے ہیں یاور **صلی اللہ علیہ وسلم**

کرشیان

Scanned with CamScanner

۴۳۹

صل علیٰ محمد سلم علیٰ محمد صل علیٰ نبینا سلم علیٰ محمد
صل علیٰ حبیبنا سلم علیٰ محمد صل علیٰ شفیعنا سلم علیٰ محمد

نورِ خدائے پاک ہے سرورِ دو جہاں کی ذات
وحیٔ خدائے پاک ہے سرورِ دو جہاں کی بات
رب نے انہیں بنادیا ہے بادشاہِ کائنات
کاش مری زبان پہ نغمہ رہے یہ تا حیات

صل علیٰ محمد سلم علیٰ محمد صل علیٰ نبینا سلم علیٰ محمد
صل علیٰ حبیبنا سلم علیٰ محمد صل علیٰ شفیعنا سلم علیٰ محمد

رب نے انہیں عطا کیا دونوں جہاں کا اختیار
قبضے میں ان کے دیدیا یہ سب نظامِ روزگار
جن کے طفیل میں خدا بخشے گا سب گناہگار
ان کے حضور میں کہیں ہوکر کھڑے یہ بار بار

صل علیٰ محمد سلم علیٰ محمد صل علیٰ نبینا سلم علیٰ محمد
صل علیٰ حبیبنا سلم علیٰ محمد صل علیٰ شفیعنا سلم علیٰ محمد

ذاتِ حبیبِ کبریا لطف و کرم کی کان ہے
ذاتِ حبیبِ کبریا سارے جہاں کی جان ہے
سب سے فزوں جہان میں میرے نبی کی شان ہے
محوِ ثنائے مصطفیٰ رہتی مری زبان ہے

صل علیٰ محمد سلم علیٰ محمد صل علیٰ نبینا سلم علیٰ محمد
صل علیٰ حبیبنا سلم علیٰ محمد صل علیٰ شفیعنا سلم علیٰ محمد

Scanned with CamScanner

آپ کا وہ مکان ہے کہتے ہیں جس کو لامکاں
آپ حبیبِ کبریا آپ ہیں شاہِ انس و جاں
آپ کا حکم ماننا طاعتِ ربّ دوجہاں
میری زبان پر رہے نغمہ سدا یہی رواں

صل علیٰ محمد سلم علیٰ محمد صل علیٰ نبینا سلم علیٰ محمد
صل علیٰ حبیبنا سلم علیٰ محمد صل علیٰ شفیعنا سلم علیٰ محمد

نور سے جن کے انبیاء ہوتے رہے ہیں فیضیاب
عرشِ بریں سے فرش تک جن کا نہیں کوئی جواب
جن کی نگاہِ لطف نے مجھ کو کیا ہے انتخاب
ان پہ سلام بیشمار ان پہ درود بے حساب

صل علیٰ محمد سلم علیٰ محمد صل علیٰ نبینا سلم علیٰ محمد
صل علیٰ حبیبنا سلم علیٰ محمد صل علیٰ شفیعنا سلم علیٰ محمد

۴۴۰ پاکبڑا

شافع روز محشر پہ لاکھوں سلام — ساقیٔ حوض کوثر پہ لاکھوں سلام
قبر میں جب ہو دیدار سرکار کا — میں کہوں میرے سرور پہ لاکھوں سلام
جب نکیرین مجھ سے کہیں **ما تقول** — میں کہوں ان پیمبر پہ لاکھوں سلام
حوض کوثر پہ پہونچیں یہ کہتے ہوئے — ساقیٔ حوض کوثر پہ لاکھوں سلام
حشر میں جب اُٹھیں لب پہ جاری ہو یہ — شافع روز محشر پہ لاکھوں سلام
خَلق میں خُلق میں جن کا ثانی نہیں — ایسے بے مثل سرور پہ لاکھوں سلام
نور سے انکے روشن ہیں دونوں جہاں — نور و رحمت کے پیکر پہ لاکھوں سلام
اطمنان دل سعدیہ پہ درود — آمنہ بی کے دلبر پہ لاکھوں سلام

Scanned with CamScanner

ان کا دیدار دیدارِ رب العلیٰ جلوۂ ربّ اکبر پہ لاکھوں سلام
ہر گھڑی ذکرِ مولیٰ سے سرشار تھا ان کے قلبِ منور پہ لاکھوں سلام
وہ ہیں سرکارِ کل وہ ہیں مختارِ کل رب کی قدرت کے مظہر پہ لاکھوں سلام

جس کی خوشبو نے عالم کو مہکا دیا
انتخاب اس گلِ تر پہ لاکھوں سلام

ناگدہ

۴۴۱

شمس الضحیٰ سلام علیك بدر الدجیٰ سلام علیك
نور الهدیٰ سلام علیك کهف الوریٰ سلام علیك
صدر العلیٰ سلام علیك بدر الحراء سلام علیك
خیر الوریٰ سلام علیك حسن الولاء سلام علیك
ذوالابتداء سلام علیك ذو الانتهاء سلام علیك
ذو الاولیاء سلام علیك ذو الانبیاء سلام علیك
ذو الاصفیاء سلام علیك ذو الاتقیاء سلام علیك
ذو الارتقاء سلام علیك اهل اللواء سلام علیك
یا مصطفیٰ سلام علیك یا مجتبیٰ سلام علیك
یا مرتضیٰ سلام علیك یا مقتدیٰ سلام علیك

یا مبتداء سلام علیك
یا منتهیٰ سلام علیك

مرادآباد شریف

۴۴۲

آفتاب رسالت پہ لاکھوں سلام ماہتاب نبوت پہ لاکھوں سلام
اس سراج ولایت پہ لاکھوں سلام مصطفٰے جانِ راحت پہ لاکھوں سلام
روح رشد و ہدایت پہ لاکھوں سلام

مخزن علم و حکمت پہ لاکھوں سلام منبع لطف و رحمت پہ لاکھوں سلام
مصدرِ خیر و برکت پہ لاکھوں سلام مصطفٰے جان راحت پہ لاکھوں سلام
روح رشد و ہدایت پہ لاکھوں سلام

جان صدق وصداقت پہ لاکھوں سلام کانِ عدل و عدالت پہ لاکھوں سلام
شان فضل وسخاوت پہ لاکھوں سلام مصطفٰے جان راحت پہ لاکھوں سلام
روح رشد و ہدایت پہ لاکھوں سلام

فخر عزم و شجاعت پہ لاکھوں سلام حسن صبر و قناعت پہ لاکھوں سلام
صدر بزم امارت پہ لاکھوں سلام مصطفٰے جان راحت پہ لاکھوں سلام
روح رشد و ہدایت پہ لاکھوں سلام

مجتبٰی جان رحمت پہ لاکھوں سلام مرتضٰی جان رحمت پہ لاکھوں سلام
مقتدٰی جان رحمت پہ لاکھوں سلام مصطفٰے جان راحت پہ لاکھوں سلام
روح رشد و ہدایت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰے شان رحمت پہ لاکھوں سلام مصطفٰے کان رحمت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰے آن رحمت پہ لاکھوں سلام مصطفٰے جان راحت پہ لاکھوں سلام
روح رشد و ہدایت پہ لاکھوں سلام

Scanned with CamScanner

مصطفےٰ جان عظمت پہ لاکھوں سلام مصطفےٰ جان عزت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جان عفت پہ لاکھوں سلام مصطفےٰ جان راحت پہ لاکھوں سلام
روح رشد و ہدایت پہ لاکھوں سلام

جلوہ گر ہوگیا ہے حلیمہ کا چاند اب تو جچتا نہیں ہے یہ دنیا کا چاند
فیض پاتا ہے جس سے زلیخا کا چاند جس پیاری گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
ایسی نورانی ساعت پہ لاکھوں سلام

جس کے در پہ ملائک کا پہرہ رہا نور سے جس کا معمور چہرہ رہا
جس کی خاطر زمانہ بھی ٹھہرا رہا جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس امیر شفاعت پہ لاکھوں سلام

ابر لطف و کرم چار سو چھا گیا بارش نور عالم میں برسا گیا
ہر بشر جس سے امن وسکوں پا گیا جس طرف بھی اُٹھی دم میں دم آ گیا
ان کی نظر عنایت پہ لاکھوں سلام

جس نے ایماں دیا جس نے کوثر دیا جس نے رہنے کو فردوس کا گھر دیا
کاسۂ دل کو انوار سے بھر دیا جس طرف ہاتھ اُٹھا غنی کردیا
مخزن لطف و رحمت پہ لاکھوں سلام

دیدیا جس نے ہم کو شعورِ سجود جس نے ہم کو سکھایا قیام و قعود
رحمتِ حق کا باعث کا جس کا ورود صاحبِ شانِ اسریٰ پہ دائم درود
مالکِ خلد و جنت پہ لاکھوں سلام

Scanned with CamScanner

کل جہاں مِلک اور سوکھی روٹی غذا کل جہاں مِلک اور موٹی روٹی غذا
کل جہاں مِلک اور باسی روٹی غذا کل جہاں مِلک اور بھیگی روٹی غذا
مصطفٰے کی قناعت پہ لاکھوں سلام

پیارے صدیق محبوبِ شاہِ زمن پیارے فاروق عثمان و خیبر شکن
سیدہ فاطمہ اور حسین و حسن جتنے ایمان والے ہیں بھائی بہن
اہل ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

ہادیٔ راہِ اقلیمِ عرفاں ہوا مظہر شانِ جامی و حساّں ہوا
انتخابِ قدیری پہ احساں ہوا اس سے خدمت کے قدسی کا فرماں ہوا
مصطفٰے جان راحت پہ لاکھوں سلام
روح رشد و ہدایت پہ لاکھوں سلام کلکتہ

۴۴۳

سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم
سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم
شہنشاہ بطحا سلام علیکم
دل وجانِ کعبہ سلام علیکم
سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم
غریبوں کے آقا سلام علیکم
فقیروں کے مولا سلام علیکم
سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم

Scanned with CamScanner

ضعیفوں کے ملجا سلام علیکم
یتیموں کے ماویٰ سلام علیکم
سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم
مری جھولی بھر دیجئے بہرِ عثماں
دوعالم کے داتا سلام علیکم
سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم
نہ ہوجاؤں قصر معاصی میں غرقاب
مجھے دوسہارا سلام علیکم
سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم
حسین و حسن غوث و خواجہ کا صدقہ
مدینے بلانا سلام علیکم
سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم
ہو جب حشر میں نفسی نفسی کا عالم
ہمیں بخشوانا سلام علیکم
سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم
چھپالیجئے اپنے دامن میں آقا
ہے دشمن زمانہ سلام علیکم
سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم
مری زندگی کا یہ کہتے ہی کہتے
ہو پورا فسانہ سلام علیکم
سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم

Scanned with CamScanner

لحد سے اُٹھوں یا خدا اس طرح میں
ہولب پہ ترانا سلام علیکم
سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم
مصیبت بھی راحت میں بدلی ہے اس دم
جہاں لب پہ آیا سلام علیکم
سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم
سحابِ کرم چار سو چھا گیا ہے
ہے جب گنگنایا سلام علیکم
سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر
ہے سب کا وظیفہ سلام علیکم
سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم
قیامت میں آئیں جو ہم اہل سنت
ہولب پہ یہ نغمہ سلام علیکم
سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم
خدایا جہاں بھی رہیں اہل سنت
ہولب پہ یہ نعرہ سلام علیکم
سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم
چلو انتخابِ قدیری مدینے
وہیں پہ سنانا سلام علیکم
سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم سلام علیکم

Scanned with CamScanner

۴۴۴

رسول معظم سلام علیکم — نبیٔ مکرم سلام علیکم
مہ عرش اعظم سلام علیکم — شہ ہر دو عالم سلام علیکم
ہمیں رحمتوں کی ملے بھیک آقا — ہو رحمت مجسم سلام علیکم
یہ عشقِ محمد کا فیضان دیکھو — زباں پر ہے ہر دم سلام علیکم
غلامانِ سرکارِ کون و مکاں کا — وظیفہ ہے ہر دم سلام علیکم
یہی ہو ترانہ لبوں پر ہمارے — نکلتا ہو جب دم سلام علیکم
سکوں پائے گا زخمیٔ دل، نہ گھبرا — کہ ہے اسکا مرہم سلام علیکم
تمہیں قبر و محشر میں میزان و پُل پر — ہمارے ہو ہمدم سلام علیکم
ہر اک اہلِ ایماں کو عظمت تمہاری — ہے واللہ مسلّم سلام علیکم
ترے دل کی دنیا میں ہوگا اُجالا — پڑھے جا تو ہر دم سلام علیکم

کھڑے باادب انتخابِ قدیری
پڑھے جائیں گے ہم سلام علیکم

بورسہ گجرات

۴۴۵

شاہِ کون و مکاں السلام السلام — مالکِ دو جہاں السلام السلام
باعث کن فکاں السلام السلام — اے شہ انس و جاں السلام السلام
تم کو معلوم ہے ہر خفی و جلی — حق کے ہو رازداں السلام السلام
اب کھلا دیجئے میرے دل کی کلی — سیدِ مرسلاں السلام السلام
ذرے ذرے میں کونین کے یا نبی — آپ جلوہ کناں السلام السلام
نور سے بھر گئی قبر جس وقت تم — ہو گئے ضوفشاں السلام السلام

آپ سن لیجئے یارسولِ خدا دکھ بھری داستاں السلام السلام
آپ کی خدمتِ پاک ہم کو ملے اے قسیم جناں السلام السلام

انتخابِ قدیری ہمہ وقت اب
یوں ہے نغمہ کناں السلام السلام جلود

۴۴۶

سلام علیك سلام علیك سلام علیك سلام علیك
یا نبی الهدیٰ سلام علیك
یا شفیع الوریٰ سلام علیك
سلام علیك سلام علیك سلام علیك سلام علیك
یا قسیم العطاء سلام علیك
یا عمیم السخاء سلام علیك
سلام علیك سلام علیك سلام علیك سلام علیك
یا شفیع الجزاء سلام علیك
یا عفیف الخطاء سلام علیك
سلام علیك سلام علیك سلام علیك سلام علیك
یا کریم السجا سلام علیك
یا نعیم الولاء سلام علیك
سلام علیك سلام علیك سلام علیك سلام علیك
یا کثیر الثناء سلام علیك
یا مقیم الحراء سلام علیك
سلام علیك سلام علیك سلام علیك سلام علیك

Scanned with CamScanner

یا شریف النسب سلام علیك
یا کریم الحسب سلام علیك
سلام علیك سلام علیك سلام علیك سلام علیك
یا رؤف اللقب سلام علیك
یا امین العرب سلام علیك
سلام علیك سلام علیك سلام علیك سلام علیك
یا وجیه السبب سلام علیك
یا نسیم الطرب سلام علیك
سلام علیك سلام علیك سلام علیك سلام علیك
یا کسیر الغضب سلام علیك
یا حفیظ العرب سلام علیك
سلام علیك سلام علیك سلام علیك سلام علیك
انت بدر الدجیٰ سلام علیك
انت شمس الضحیٰ سلام علیك
سلام علیك سلام علیك سلام علیك سلام علیك
انت صدر العلیٰ سلام علیك
انت کهف الوریٰ سلام علیك
سلام علیك سلام علیك سلام علیك سلام علیك
انت نور الهدیٰ سلام علیك
انت اهل اللواء سلام علیك
سلام علیك سلام علیك سلام علیك سلام علیك

Scanned with CamScanner

انت مقصودنا سلام علیك
انت محمودنا سلام علیك
سلام علیك سلام علیك سلام علیك سلام علیك
انت محبوبنا سلام علیك
انت مطلوبنا سلام علیك
سلام علیك سلام علیك سلام علیك سلام علیك
انت وارثنا سلام علیك
انت مالکنا سلام علیك
سلام علیك سلام علیك سلام علیك سلام علیك
انت ناصرنا سلام علیك
انت شافعنا سلام علیك
سلام علیك سلام علیك سلام علیك سلام علیك
خاتم الانبیاء سلام علیك
عمدة الاصفیاء سلام علیك
سلام علیك سلام علیك سلام علیك سلام علیك
افضل الاولیاء سلام علیك
اکمل الاذکیاء سلام علیك
سلام علیك سلام علیك سلام علیك سلام علیك
مستجاب الدعاء سلام علیك
مظهر کبریا سلام علیك
سلام علیك سلام علیك سلام علیك سلام علیك
انتخابؔ القدیری البصیر الولی
مصطفیٰ مجتبیٰ سلام علیك
سلام علیك سلام علیك سلام علیك سلام علیك

Scanned with CamScanner

۴۴۷

شجرہ عالیہ قادریہ جمالیہ شیریہ بصیریہ قدیریہ رشیدیہ

شافع روز محشر پہ لاکھوں سلام — ساقیٔ حوضِ کوثر پہ لاکھوں سلام
شاہ بوبکر و فاروق و عثماں علی — اور شبیر و شبر پہ لاکھوں سلام
شاہ مثنیٰ محض موسیٰ مورث میاں — شاہ داؤد دلبر پہ لاکھوں سلام
روحی و زاہد و شاہِ عبد الٰہ — صالح وغوثِ یاور پہ لاکھوں سلام
عبد رزاق و قتال عبد وہاب — شاہ بہا نور پیکر پہ لاکھوں سلام
شاہ فضیل و کمال و سکندر میاں — شیخ احمد سے اکبر پہ لاکھوں سلام
خواجہ معصوم اور خواجۂ نقشبند — اور زبیر منور پہ لاکھوں سلام
شاہ قطب و جمال اور درگاہی جی — بھٹورے والے سرور پہ لاکھوں سلام
شاہ جی شیر حق شیر خیر الوریٰ — ان کے روئے منور پہ لاکھوں سلام
شاہ عبد البصیر اور عبد القدیر — اور اولادِ اطہر پہ لاکھوں سلام

شاہ عبد الرشید انتخابِ قدیر
اپنے ہرایک رہبر پہ لاکھوں سلام

۴۴۸

شجرہ عالیہ چشتیہ نظامیہ اشرفیہ قدیریہ

شافع روز محشر پہ لاکھوں سلام — ساقیٔ حوض کوثر پہ لاکھوں سلام
شاہ بوبکر و فاروق عثماں علی — اور شبیر و شبر پہ لاکھوں سلام
ابن زید و فضیل و براہیم پر — شاہ حذیفہ گل تر پہ لاکھوں سلام

Scanned with CamScanner

شاہ امین اور ممشاد و اسحاق پر — حضرت احمد سے رہبر پہ لاکھوں سلام
شاہ محمد ابو یوسف و قطب دیں — شاہ شریف منور پہ لاکھوں سلام
خواجہ عثماں معین اور قطب و فرید — شاہ نظام معطر پہ لاکھوں سلام
شاہ سراج و علاء اشرف و نور عین — شاہ حسین دلاور پہ لاکھوں سلام
شاہ چراغ اور محمود شاہ تاجور — سید احمد سے سرور پہ لاکھوں سلام
شاہ فتح و مراد و بہا شاہ پر — اور توکل کے پیکر پہ لاکھوں سلام
شاہ داؤد و حضرت نیاز اشرفی — اور حسین دلاور پہ لاکھوں سلام
شاہ بو احمد و شاہ مختار پر — ان کی اولاد اطہر پہ لاکھوں سلام

مرشد بے نظیر انتخاب قدیر
اور ہر ایک رہبر پہ لاکھوں سلام

۴۴۹

الٰہی صاحب عرفان کردے — غلام شاہ انس و جان کردے
طفیل حضرت شاہ دوعالم — دوعالم میں ہمیں ذیشان کردے
شہ بوبکر کے صدقے میں یارب — الٰہی صاحب عرفان کردے
طفیل حضرت فاروق اعظم — ہماری مشکلیں آسان کردے
طفیل حضرت عثماں غنی تو — سخاوت میں ہمیں ذیشان کردے
خدایا واسطہ تجھ کو علی کا — لحد کی مشکلیں آسان کردے
طفیل فاطمہ حسنین و عابد — ہمیں صبر و رضا کی کان کردے
بدیع الدین کے صدقے میں یارب — جہان نجدیت ویران کردے
جناب غوث اعظم کے توسل — نبی کا تابع فرمان کردے

Scanned with CamScanner

معین الدین کے صدقے میں یارب ہمیں تو صاحبِ عرفان کردے
طفیل حضرت اشرف جہانگیر وفادار شہ سمنان کردے
نظام الدین اور صابر کے صدقے تنِ مودودیت بے جان کردے
طفیل حضرت شاہ جی خدایا قدیری عام تر فیضان کردے
طفیل حضرت عبد البصیر اب بصیرت کو مری پہچان کردے
ملے فیضانِ تفسیر قدیری ہمیں تو عاملِ قرآن کردے
شہ عبد الرشید آقا کے صدقے تفقہ میں ہمیں ذیشان کردے
طفیل حضرت عبد الاحد شاہ ہراک ظلمت کا تو میدان کردے

دعاء ہے انتخابؔ قادری کی
عطا ہم کو گزشتہ شان کردے ہمت نگر

۴۵۰

طفیلِ مصطفےٰ یا رب ہمیں ایماں کی دولت دے
محمد مصطفےٰ شاہِ دوعالم کی محبت دے
خداوند دوعالم ہمکو تو ذوقِ عبادت دے
کریں ہم طاعت سرکار توفیقِ اطاعت دے
ابوبکر وعمر عثماں علی ان سب کے صدقے میں
صداقت دے عدالت دے سخاوت دے شجاعت دے
زمینِ کربلا پر بہنے والے خون کا صدقہ
غلامانِ محمد کو الٰہی فتح و نصرت دے
طفیل غوث و خواجہ ، شیخ احمد ، صابر و شاہجی
صحابہ کی شہیدوں کی ولیوں کی عقیدت دے

Scanned with CamScanner

طفیلِ اعلیٰ حضرت اشرفی و شاہ سمنانی
شریعت دے طریقت دے ہمیں چشم بصیرت دے
طفیلِ حضرتِ عبد البصیر عبد القدیر آقا
مدار پاک کی کل اولیاء کی ہم کو الفت دے
طفیل حضرت عبد الرشید عبد الاحد آقا
ہمیں رشد و ہدایت دے ہمیں دین و دیانت دے
ولی حق شکوہِ جعفری روشن ضمیر آقا
وسیلے سے خدایا ان کے تو عرفان و حکمت دے
جہاں میں نزع میں مرقد میں محشر اور میزاں پر
طفیل مصطفےٰ یا رب ہراک جا ہم کو عزت دے
دلوں کو پاک کردے مومنوں کے بغض و کینہ سے
نگاہوں میں مروت اور سینے میں محبت دے
مریضوں کو عطا کردے شفاء کاملہ یا رب
جو ہیں مقروض انکو قرض سے جلدی ہی فرصت دے
خدا اولاد دے اور خوب سیرت پاک طینت دے
عطا کر پاک روزی اور پھر روزی میں برکت دے
خدایا واسطہ تجھ کو شفیع روزِ محشر کا
سرِ محشر شفیع روزِ محشر کی شفاعت دے
خداوندا! امام بوحنیفہ کے وسیلے سے
سبھی گمراہ فرقوں کو صراطِ اہلسنت دے

Scanned with CamScanner

رہے گا قربِ محبوبِ خدا بس اسلئے مولا
دعاءِ انتخابِ قادری ہے ہم کو جنت دے
جہاں جائیں غلامِ مصطفےٰ کہلائیں عالم میں
دعاءِ انتخابِ قادری ہے ایسی شہرت دے ہمت نگر

۴۵۱

حسن کی آن بان ہے سہرا عشق کی داستان ہے سہرا
فضلِ حق سے بہار آئی ہے رحمتوں کا نشان ہے سہرا
سنتِ مصطفےٰ ادا ہوگی عشق کا پاسبان ہے سہرا
مثلِ ماہ ہے رُخ امیر الدیں خوشنما آسمان ہے سہرا
مست و بیخود ہوئے ہیں شمس الدین قلبِ مادر کی جان ہے سہرا
یہ نظام و سراج عبد اللہ نازشِ خاندان ہے سہرا
پھول مہکے ہیں اس میں الفت کے حاملِ عفوان ہے سہرا
اب نباہنا ہے عمر بھر تم کو عشق کا امتحان ہے سہرا
ہر لڑی دے رہی ہے دعوتِ دید آپ اپنی زبان ہے سہرا
آنکھیں خیرہ بنائے دیتا ہے نور کی اک چٹان ہے سہرا
یہ دعاء ہے سدا جوان رہے آج جیسے جوان ہے سہرا

ہے ہر اک لب پہ انتخابِ قدیر
کیف و مستی کی کان ہے سہرا

مرادآباد شریف۔ بتاریخ: ۲۵ر اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز اتوار

۴۵۲

یہ سہرا چاند پہ مثلِ گھٹا معلوم ہوتا ہے
درخشاں چاند پھولوں میں چھپا معلوم ہوتا ہے
زباں خاموش ہے ہمدم مگر سہرے کی لڑیوں سے
وصالِ حسن شوق دلربا معلوم ہوتا ہے
مہک سہرے کی چہرے کی چمک غماز ہے اس کی
لئے دل میں کوئی رازِ وفا معلوم ہوتا ہے
علاء الدین کے رُخ پر عجب انداز سے سہرا
مہکتا مسکراتا پُرفضا معلوم ہوتا ہے
یہ شمس الدین کے دل سے ہی پوچھو کیف کا عالم
کہ بیٹا جگمگاتا اک دِیا معلوم ہوتا ہے
تمنائے دل مادر بحمد اللہ بر آئی
کہ رحمت کی طرف مائل خدا معلوم ہوتا ہے
ہر اک بھائی نظام الدیں، امیر الدیں، سراج الدیں
جسے بھی دیکھئے نغمہ سرا معلوم ہوتا ہے
رہے آباد دنیائے محبت انتخاب ان کی
ہر اک لب پر یہی لفظِ دعاء معلوم ہوتا ہے

مرادآباد شریف۔ بتاریخ: ۲۷ر جون ۱۹۷۶ء بروز اتوار

==========

۴۵۳

علاء الدیں کے رُخ پر بہت ہے ضوفشاں سہرا
لئے ہے اپنے دامن میں کوئی عزمِ جواں سہرا
یہ شمس الدین کے دل کی تمنا تھی جو بر آئی
دعاء والدہ سے ہے محبت کی زباں سہرا
نظام الدیں، امیر الدیں، سراج الدیں بہت خوش ہیں
علاء الدین کے سر پر جو ہے جلوہ کناں سہرا
محبت کی نگاہوں سے اگر دیکھے کوئی ہمدم
مثالِ چاند صورت ہے مثالِ کہکشاں سہرا
یہ سہرا باندھنا آساں نہیں ہے اے جہاں والو!
حقیقت میں حیات و زیست کا ہے امتحاں سہرا
سبب افزائش امت کا ہے شاہِ مدینہ کی
بفیضِ مصطفےٰ ہو اے خدا یہ جاوداں سہرا
دعاء انتخابؔ قادری ہے اے مرے مولیٰ
رہے دنیائے عشق و پیار میں یہ کامراں سہرا

مرادآباد شریف۔ بتاریخ: ۲۷/جون ۱۹۷۶ء بروز اتوار

مناظر اعظم ہند کا خطاب

از: سیدنا حضور تاج الشرفاء قبلۂ عالم شیخ العرب والعجم شبیہ سیدنا حضور غوث اعظم، علامہ الحاج شاہ سید محمد عبد الرشید میاں قبلہ مدظلہ

سجادہ نشیں دربارِ سیدنا حضور اللہ ہو میاں پیلی بھیت شریف

عزیز القدر مولانا مفتی سید محمد انتخاب حسین صاحب قدیری سلمہ

بعد دعاء وسلام معلوم باد کہ مناظرۂ دہلی کی کامیابی اور دیگر مقامات پر مناظروں کی کامیابی کو جان کر بہت خوشی ہوئی اور اس امر کا یقین ہوا کہ حضرات سلسلہ کی خصوصی توجہات آپ کی طرف ہیں۔

آپ کی مناظرانہ کتب اور مناظروں کی کامیابی کو جاننے کے بعد میں آپ کو ''مناظر اعظم ہند'' کا خطاب دیتا ہوں اور دعاء گو ہوں کہ آپ اسی طرح مذہب اہلسنت کی خدمات کامیابیوں کے ساتھ انجام دیتے رہیں اور اپنے حضرات کا نام روشن کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور کامیابیاں عطا فرمائے

دعاء گو: سید محمد عبد الرشید میاں بقلم خود

برآستانہ قدیریہ، سجادہ نشیں پیلی بھیت شریف یوپی انڈیا۔ ۱۲/ذوالقعدہ ۱۴۰۳ھ

تائید فرمانے والے اکابر و مشاہیرِ ہند و پاک

سیدنا امام اہلسنت اشرف المشائخ حضرت علامہ الحاج مفتی شاہ سید محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی عرف سرکارِ کلاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھوچھہ شریف

Scanned with CamScanner

شیخ الاسلام حضرت علامہ الحاج مفتی سید محمد مدنی میاں قبلہ مدظلہ سجادہ نشیں آستانۂ عالیہ سیدنا مخدوم الملت حضور محدث اعظم ہند کچھوچھہ شریف۔

شہزادۂ حضور غوث اعظم تاج الفقہاء حضرت علامہ مولانا قاضی الحاج سید محمد عبدالاحد میاں قبلہ مدظلہ (ڈبل ایم اے) سجادہ نشیں آستانۂ عالیہ قادریہ کراچی

رہنمائے ملت حضرت علامہ مولانا الحاج محمد اختصاص الدین احمد قبلہ نعیمی شہزادۂ سیدنا حضور صدرالافاضل بانیٔ جامعہ نعیمیہ مرادآباد شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہما

مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی شاہ عبدالسبحان قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وکفی وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

امابعد: تصدیق کی جاتی ہے کہ فقیر عبدالسبحان قادری نے صد سالہ جشنِ اللہ ہو میاں کے آخری رات کے ایک عظیم الشان جلسے کے موقع پر لاکھوں سنی حنفی مسلمانوں کے سامنے فاضلِ نوجوان حضرت علامہ مولانا سید محمد انتخاب حسین صاحب قدیری اشرفی کے بارے میں اعلان عام کردیا کہ آج کے بعد علامہ موصوف کو مناظر اعظم ہند نہ کہا جائے بلکہ مناظر اعظم ہند و پاک کہتے رہیں۔

حضرت علامہ سید محمد انتخاب حسین صاحب قدیری اشرفی مناظر اعظم ہند و پاک ہیں۔ اس کی سب حاضرین نے تائید کی۔

الحمد للہ علیٰ ذالک وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

حررہ فقیر عبدالسبحان قادری

مہتمم و مفتی و شیخ الحدیث دارالعلوم قادریہ سبحانیہ کراچی ۲۱ر دسمبر ۱۹۸۸ء

۳	فیضانِ بصیرت
۵	انبساط
۶	دیکھنے کی تمنا
۸	گلدستۂ حقائق
۱۱	معراجِ حیات
۱۴	عاشقِ صادق
۱۵	مشعلِ راہ
۱۷	بلند کردار
۱۹	بکلکِ قدیری
۲۵	آئینۂ حیات قدیری
۳۱	انتساب
۳۲	**نغمات توحید**
۳۳	الٰہی تجھ کو خبیر و علیم کہتے ہیں
۳۴	اے خدا التجا ہے یہ میری دشمنوں کے۔۔۔
۳۴	سجدے میں قلب اور جبین نیاز ہے
۳۵	دل کی دنیا ہے آباد
۳۵	حمد لامحدود ہے اس خالق ذیشان کو
۳۶	سبحان اسکی ذات ہے وہ تو مجید ہے
۳۶	لطف و انعام کیا ہم پہ خدایا تو نے
۳۶	کم نظر کچھ بھی کہیں اہل نظر جانتے ہیں
۳۷	**گلہائے نعت**
۳۸	چلے لامکاں جو مرے نبی
۳۹	تمہیں ہو میرے مونس میرے ہمدم یارسول اللہ
۴۰	مری زباں پہ جب آقا کا نام آجائے
۴۲	آن کی آن میں لمحات بدل جاتے ہیں
۴۳	شمس و قمر کو دیکھ نہ انجم سما کے دیکھ
۴۵	دین اسلام کا رابطہ خوب ہے
۴۶	نہ راہزن سے غرض ہے نہ رہنما کی تلاش
۴۷	مدینے کے مسافر ہیں بڑے خندیدہ
۴۸	یہ مکین و مکاں ترے صدقے
۴۸	مری نعت کا مرے عشق کا یہ نبی نے مجھ کو صلہ دیا
۴۹	سالکِ راہِ مصطفٰے ہیں ہم
۴۹	اللہ کا رسول بہت ذی وقار ہے
۵۰	تصورات میں اب کیا دکھائی دیتا ہے
۵۱	کتنے آلام و مصائب سہ گئے
۵۱	دامن دنیائے کفر و شرک اب تو چاک ہے
۵۲	زد سے گرداب کی ہم لوگ نکل جاتے ہیں
۵۳	اللہ کا محبوب کچھ اس طرح بشر ہے
۵۴	نرالا اور اچھوتا خوش ادا معلوم ہوتا ہے
۵۵	یہ حسن یہ رنگت اور یہ چمک سبحان اللہ سبحان اللہ
۵۶	میرا بچپن آپکا میری جوانی آپ کی
۵۶	بزم مہ و نجوم نہ گل کی ہنسی عزیز
۵۷	یہ کون تشریف لا رہا ہے جہاں کا نقشہ بدل رہا ہے
۵۸	گنجینۂ اسرار ہیں سرکار کی باتیں
۵۸	کہیں العطش العطش اور کہیں نفسی نفسی کا حیران کن سین ہے
۵۹	یا نبی ایک نعمت عطا کیجئے
۶۰	یہ آرزو ہے کہ یوں زندگی تمام کریں
۶۱	ان پہ جو نثار ہو گئے

Scanned with CamScanner

۶۲	بنایا محمد کو رب نے کچھ ایسا	۷۷	سکون پاتے ہیں اذہان گنبد خضریٰ
۶۲	عشقِ نبی دولت سنسار نہ مانگو	۷۷	آپ کالی گھٹا کی بات کریں
۶۳	اپنے آقا کا دستِ کرم چومئے	۷۸	بھنور سے پار ہو بیڑا ہمارا یا رسول اللہ
۶۴	کٹی زندگی ہجر میں روتے روتے		یہ کہتے ہیں جبریل دونوں جہاں میں کسی
۶۴	جو بھی فیضیاب ہو گئے	۷۹	میری نظروں نے دیکھا نہیں ہے
۶۵	لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ	۸۰	یہ میرا ایماں ہے میرے رب کو پسند میری یہ بندگی ہے
۶۶	زلف اطہر رخ سرکار پہ لہرائی ہے	۸۱	اس طرح شہر نبی جائینگے انشاء اللہ
۶۷	جیسا کردار ہے یا نبی آپکا دوسرے کا وہ کردار ملتا نہیں	۸۱	ہائے تو اہل اتقا نہ رہا
۶۷	مرے حال پہ شہ دیں کرم عام آپکا ہے	۸۲	وہ کیا ہے جو نہ پاؤ گے یہاں سے
۶۸	دیکھئے میری طرف یا رحمۃ للعالمیں	۸۲	یہ تاریخ ہے نور و رحمت کی تاریخ
۶۹	چاندنی رات ہے اور وقتِ سحر دونوں عالم کے سرکار آجایئے	۸۳	آتش عشق فروزاں مرے سینے میں رہی
۷۰	وہ بے قرار ہے اس کو کہیں قرار نہیں	۸۳	توہین رسالت کو ہم وجہ سقر سمجھے
۷۰	سرکار کی عظمت کا کوئی ناپ نہیں ہے	۸۴	مجھے ہے تسلیم اے عزیزو رسول میرا خدا نہیں ہے
۷۱	مرنے کی آرزو ہے نہ جینے کی آرزو	۸۴	نہ مرنا یاد آتا ہے نہ جینا یاد آتا ہے
۷۱	نبی کا ذکر اونچا ہے نبی کی بات اونچی ہے	۸۵	واللہ بہت بار یہ محسوس ہوا ہے
۷۲	عشق کی جان گنبدِ خضریٰ	۸۵	الفت محبوب کا ہر شعر دستاویز ہے
۷۲	ہر زبان و مکان جانے ہے	۸۶	نعرہ بلند کیجے درود و سلام کا
۷۳	یہاں اور وہاں اہتمام آپ کا ہے	۸۷	اک انقلاب آیا تجھے دیکھنے کے بعد
۷۳	انوار محمد کا انمول خزینہ ہے	۸۷	در توبہ کھلا ہے جاگ جا اب بھی سویرا ہے
۷۴	کچھ اس طرح رخ آقا نظر میں رہتا ہے	۸۸	اسلام سے رشتہ بخدا توڑ دیا ہے
۷۴	نام لیکر سو رہا ہوں میں شہ لولاک کا	۸۸	طیبہ کے ہیں کیسے درودیوار دکھا دو
۷۵	کیا کوئی سمجھ پائے گا اعزاز محمد	۸۹	جو ہے قائل خدا کی عنایات کا
۷۵	دولت نبی کے عشق کی دولت اصیل ہے	۸۹	اللہ کے حبیب کا انداز دیکھنا
۷۶	جو نبی کا غلام ہوتا ہے	۹۰	اللہ کا محبوب ہے معذور نہیں ہے

Scanned with CamScanner

۹۱	مرے حضور کا فرمان ٹل نہیں سکتا	۱۰۹	بہتر سے بھی بہتر ہے اعلیٰ سے بھی اعلیٰ ہے
۹۱	آقا کو اپنا بھائی بتانا حرام ہے	۱۱۰	اہل ایماں حیات باقی ہے
۹۲	آئے ماہِ مبیں چاندنی آگئی	۱۱۱	اختیار نبوت بڑی چیز ہے
۹۲	صاحب کردار ہے اور صاحب تحریر ہے	۱۱۲	بزم نبی ہے اس میں عقیدت سے آیئے
۹۳	ان کے جو غلام ہو گئے	۱۱۲	اپنے نبی کا جشن مناؤ جو جلتا ہے جلنے دو
۹۳	ان کی آمد کے یہ آثار نظر آتے ہیں	۱۱۲	محبوب کی رفعت کی کوئی حد نہیں دیکھی
۹۴	عرش ہو فرش ہو جا تر اراج ہے	۱۱۳	صدیق نہ پہچانے جبریل نہ پہچانے
۹۵	میں چلا ہوں سوئے در نبی یہ بڑے نصیب کی بات ہے	۱۱۳	اللہ کے حبیب کی یہ شان دیکھئے
۹۶	ان کے الطاف و کرم کم نہیں ہونے پاتے	۱۱۴	ہر اک درد و غم کی دوا ہو رہی ہے
۹۷	بفیض عشق وہ ساعت بھی زیب زندگی ہوگی	۱۱۴	میں دنیائے دل پُر ضیاء چاہتا ہوں
۹۸	دید طیبہ سے جو فیضیاب آگئے	۱۱۵	منافق کا عقیدہ ہے بہت بیہودہ بیہودہ
۹۹	ایک ایسی رات ہو گئی	۱۱۶	مرے مصطفےٰ کے جیسا نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
۹۹	انوار سے دل ان کا منور نظر آئے	۱۱۶	نہ مال و زر ہے بڑا اور نہ تخت و تاج بڑا
۱۰۰	دولت اطمنان پائی ہے	۱۱۷	خالق کا ساری خلق میں جو انتخاب ہے
۱۰۱	یارب کبھی ایسی کوئی صورت نظر آئے	۱۱۸	داخلِ زمرۂ اولیاء ہو گیا
۱۰۲	اہل نجد غالی ہے قادیانی غالی ہے	۱۱۹	گنبد خضریٰ کے ہیں نوری نظارے سامنے
۱۰۳	چاند جسطرح روشن ہوتا ہے ستاروں میں	۱۲۰	حضور تم کو رؤف و رحیم کہتے ہیں
۱۰۴	انوار و تجلی سے سجا کر انہیں بھیجا	۱۲۰	عشق خدا دیا مجھے عشق نبی دیا
۱۰۴	اس ساری کائنات میں راحت نہیں ملی	۱۲۱	درِ مصطفےٰ پر بڑی بات دیکھی
۱۰۵	جو وہ سامنے روئے ذیشان ہوگا	۱۲۱	بزم بالا میں بڑی دھوم مچی آج کی رات
۱۰۶	خدائے پاک سچا ہے وہ جھوٹا ہو نہیں سکتا	۱۲۲	محشر میں دیکھی شافع محشر تمہاری بات
۱۰۷	یہ تلاشِ نبی کا صلہ مل گیا	۱۲۳	نہ مہر و مہ نہ کسی دلربا کی بات کرو
۱۰۷	یارسول اللہ حال قلب مضطر دیکھئے	۱۲۴	وہ بے نیاز غم احتساب ہو نہ سکا
۱۰۸	رحمتِ حق لیکے آئی عید میلاد النبی	۱۲۴	جگ میں کیا کیا نظر نہیں آتا

Scanned with CamScanner

۱۲۵	میرے لبوں پہ دوستو! انکا پیارا نام ہے	۱۴۷	اہل ایماں بخدا عشق کی قیمت سمجھے
۱۲۶	پہلے خود کو عظمت محبوب کا قائل کرو	۱۴۸	بھیک دیدیجئے میرے آقا میرا کوئی نہیں ہے سہارا
۱۲۷	خلائق میں مرے آقا کی خلقت سب سے اچھی ہے	۱۴۸	در نبی کا ادب ہے لازم یہ دنیا والوں کا در نہیں ہے
۱۲۸	میں جتنا کروں ناز کم ہے یقیناً مجھے ناز والی ہی قسمت ملی ہے	۱۵۰	اپنے ہر درد و غم کی دوا کیجئے
۱۲۹	دولت کون و مکاں میری یہی ہے یارو!	۱۵۱	ہوں خوش نصیب گوہر مقصود مل گیا
۱۳۰	جس پہ سرکارِ دو عالم کی نظر ہوتی ہے	۱۵۲	اللہ کے محبوب خدا ہو نہیں سکتے
۱۳۰	ہمیں دو جہاں کا خزانہ ملا ہے	۱۵۲	اہلسنت شہ کونین کو کیا کہتے ہیں
۱۳۱	ورد جتنا بھی کیا جائے یہ کام اچھا ہے	۱۵۳	یہ ضروری ہے ہر امتی کے لئے
۱۳۲	وقت کیف و سرور ہوتا ہے	۱۵۳	پیتا ہوں صبح و شام بڑے اہتمام سے
۱۳۲	ایک یہ تمنا ہے میرے قلب مضطر میں	۱۵۴	جس پر بھی لطف آپ نے سرکار کر دیا
۱۳۳	میری قسمت کے سنورنے کا قرینہ ہوتا	۱۵۴	گئے حبیب خدا عرش پر سر معراج
۱۳۴	شافع روز محشر ہمارا نبی	۱۵۶	نہیں ہے غم کہ ستمگر مری تلاش میں ہے
۱۳۵	رحمۃ للعالمیں ہیں اور تو نگر آپ ہیں	۱۵۷	نہ مہر و ماہ نہ اختر مری تلاش میں ہے
۱۳۶	فرشتو جا کر در نبی پر ہمارا ان سے سلام کہنا	۱۵۸	ذکر نبی لبوں پہ مرے صبح و شام ہے
۱۳۷	داعیٔ دلپذیر کے صدقے	۱۵۹	ابتک ہوں مست لذت کیف و سرور سے
۱۳۸	دولت پسند ہے نہ خزینہ پسند ہے	۱۶۰	یا نبی بس اک نظر کر دیجئے
۱۳۹	زباں پہ جس کی محمد کا پیارا نام آیا	۱۶۰	یہ مانا ہم نے کہ سب کچھ خدا سے ملتا ہے
۱۴۰	میں نہیں چاہتا تجھ سے کہ مجھے زر دیدے	۱۶۱	سہانی بہت قبر کی رات ہوگی
۱۴۱	زمیں پہ پھول فلک پہ ہلال اچھا ہے	۱۶۱	دلکش ہے بہت لوگو! تحریر مدینے کی
۱۴۲	دعاء کر دعاء کر خدا سے دعاء کر	۱۶۲	شب و روز بس اک دعاء مانگتے ہیں
۱۴۳	جنکے دلمیں نہیں عظمت مصطفےٰ انکو سر کے جھکانے سے کیا فائدہ	۱۶۲	سرسبز ہے شاداب ہے گلزار مدینہ
۱۴۴	مسند ناز سے تختۂ دار سے	۱۶۳	جناب مصطفےٰ کا جب زباں پہ میری نام آیا
۱۴۵	نبی کو اہل سنن آدمی سمجھتے ہیں	۱۶۳	شہنشاہ کونین کا آستانہ
۱۴۶	ثریٰ سے آسماں تک ہے مکاں سے لامکاں تک ہے	۱۶۴	قافلے جبکہ سوئے حرم چلدئے عاشقان حرم دیکھتے رہ گئے

Scanned with CamScanner

۱۶۴	یارسول اللہ الاعظم دید یجئے مجھ کو سہارا	۱۷۹	اپنی وابستگی اولیاء سے دکھو اولیاء سے بتاؤں کہ کیا پاؤ گے
۱۶۵	دو جہاں میں یا نبی ہے مصطفائی آپکی	۱۸۰	محبوب خدا کی آمد پر سنسار کا عالم کیا ہوگا
۱۶۶	عشق شہ کونین میں جو آنسو بہے گا	۱۸۱	بہت بھینی بھینی ہوا آرہی ہے
۱۶۶	یارب مری یہ حالت رندانہ بنا دے	۱۸۲	وہ ام ہانی کے گھر سے چلکر خدا ہی جانے کہاں پہ پہونچے
۱۶۷	نہیں ہے زہد و تقویٰ پارسائی یارسول اللہ	۱۸۲	نسبت رسول پاک کی وجہ بہار ہے
۱۶۸	جس نے دیکھا مدینے میں بس کے	۱۸۳	بات ہی نرالی ہے ان کے آستانے کی
۱۶۸	باغ فردوس کی تم سجاؤ پھبن	۱۸۳	مست الست و خیر ہو وہ مست شر نہ ہو
۱۶۹	اللہ کے حبیب کی یہ شان دیکھئے	۱۸۴	یہ یقیں ہے کہ نہیں ہونگے وہ ناکام نہیں
۱۶۹	کروروں سلام مدینے کے چاند	۱۸۴	چلے ہیں سوئے خدا محمد شہ مدینہ کا اوج دیکھو
۱۷۰	رشک شمس و قمر مدینہ ہے	۱۸۵	اپنی زندگانی میں یہ تو کر گئے ہوتے
۱۷۰	مظہر شان قدرت پہ لاکھوں سلام	۱۸۵	حشر میں تھی یہی ہر زباں پر صدا معصیت نامہ جب آگیا ہاتھ میں
۱۷۱	سلام ان پہ جو مصطفےٰ بن کے آئے	۱۸۶	گلوں کو ان کے تبسم نے دلکشی بخشی
۱۷۱	سن لے اے بے شعور زندہ ہیں	۱۸۷	وہ سجدوں میں کوئی لذت کبھی پایا نہیں کرتے
۱۷۲	جب وہ دنیا میں تشریف لائے	۱۸۸	کیسے دے پاؤ گے کل قیامت کے دن جس کسی بھائی کا آپ پر قرض ہے
۱۷۲	گرمیٔ حشر نے جہاں دل کو نڈھال کر دیا	۱۸۹	مدینے کو جاتا یہ جی چاہتا ہے
۱۷۳	بارگاہ خدا تک پہونچا ہے گر آئے آئے زینے زینے	۱۸۹	ہے نذر نبی جان و مال اللہ اللہ
۱۷۳	اوج میرے مقدر کا ستارا ہو جائے	۱۹۰	محمد کا عز و وقار اللہ اللہ
۱۷۴	بارہ ربیع الاول ہے اب نور بکھرنے والا ہے	۱۹۰	وجہ کون و مکاں خاتم مرسلاں حق تعالیٰ کا وہ انتخاب آپ ہیں
۱۷۵	شفیع محشر نے روز محشر گناہگاروں کی لاج رکھ لی	۱۹۱	مدینہ دیکھنے کو چشم اہل دل ترستی ہے
۱۷۶	مجھ پہ احسان ہیں بیشمار آپکے ایک احساں ہو اور میرے سر کیلئے	۱۹۲	منافق عظمت آقا کا قائل ہو نہیں سکتا
۱۷۶	کچھ ایسی شان سے یارب یہ زندگی گزرے	۱۹۳	سیرت محمد نے نور وہ بکھیرا ہے
۱۷۷	چلو مدینے تو ایسا دماغ لیکے چلو	۱۹۴	ہے ہر اک شئی کا سبب خلقت رسول اللہ کی
۱۷۷	حسن تم سے نکھار تم سے ہے	۱۹۵	ہوتا ہے حقیقت کا اظہار مدینے میں
۱۷۸	کون میدان قیامت میں ہمارا ہوگا	۱۹۶	کون ماہِ مبیں ہے تمہارے سوا

Scanned with CamScanner

۱۹۷	اللہ رے یہ شان یہ شوکت حضور کی	۲۲۰	آفتاب رسالت مدینے میں ہے ماہتاب نبوت مدینے میں ہے
۱۹۸	جسکو دیکھا تھا جبریل کی آنکھ نے عرش کا وہ ستارا مدینے میں	۲۲۱	جب دشمنان احمد مختار آئیں گے
۱۹۹	سر ہے دربار الٰہی میں جھکانے کیلئے	۲۲۲	سر کو جھکاؤ خالق اکبر کے سامنے
۲۰۰	ظلمت قبر مٹانے کیلئے آپ آئے	۲۲۳	سر کو دربارِ الٰہی میں جھکائے رکھنا
۲۰۱	جب وہ دنیا میں شہنشاہ انام آتے ہیں	۲۲۴	نگاہِ مردِ مومن میں حقیقت میں وہی دل ہے
۲۰۲	وہ بے نیاز ہوئے ہیں ہر اک کی ان بن سے	۲۲۵	جس مسلماں کے دل میں فروزاں انکی شمع محبت ملیگی
۲۰۳	ہے بفرمان خدا ایماں کا یہ پہلا اصول	۲۲۵	بھر دو جھولی مری میرے آقا در پہ آیا ہوں دامن پسارے
۲۰۴	میرے بازو میں پر ہے نہ زر پاس ہے میں مدینے کا پھر بھی طلبگار ہوں	۲۲۶	کوئی آگاہ کیا ہوگا نبی کی ذاتِ ذیشاں سے
۲۰۵	میسر اے مرے مولیٰ کوئی تو ایسی شب آئے	۲۲۷	خدا کا نبی پر کرم دیکھتے ہیں
۲۰۶	نہ رہین حزن و محن رہے نہ غریق بحر الم رہے	۲۲۸	شہ دو جہاں کا مقام اللہ اللہ
۲۰۷	یوں رسول ہونے کو ہیں بہت کوئی رب سے اتنا قریں نہیں	۲۲۹	نہ ہوتے پیدا جو خیر بشر خدا کی قسم
۲۰۸	دربارِ حق میں جو جھکے وہ سر بھی خوب ہے	۲۲۹	کیا سمجھ میں آئے گا رتبہ مرے سرکار کا
۲۰۹	اپنے خوابیدہ مقدر کو جگاتے رہنا	۲۳۰	جانبِ حق رجوع کرتا ہوں
۲۱۰	لامکاں کے مکیں سید المرسلیں کیا سمجھ پائے کوئی کہ کیا آپ ہیں	۲۳۱	شاہِ کونین کو گرچہ دیکھا نہیں پھر بھی پہچاننا انکو آسان ہے
۲۱۰	بدنصیبوں کے بلندی پہ نصیب آتے ہیں	۲۳۲	جب بھی نام شہ حجاز لیا
۲۱۱	مدینے جائیں یہ خواہش ہے جنکے سینے میں	۲۳۲	حکومت یاد آئیگی نہ دولت یاد آئیگی
۲۱۲	ان کے کشکول مقدر میں سعادت آئے	۲۳۳	آقا کی محبت میں جب خود کو مٹا دینگے
۲۱۳	نبی کی اہلسنت اس طرح تعظیم کرتے ہیں	۲۳۴	من رآنی را الحق ہے فرمان حق اک حقیقت ہے جسکا یہ اظہار ہے
۲۱۴	اہل حوس کو جاہ ملے یا حشم ملے	۲۳۵	سرور انبیاء شاہ کونین کی دشمنی جسکے سینے میں موجود ہے
۲۱۵	یا نبی آپکے چہرۂ پاک سے جب نقاب منور سرک جائیگی	۲۳۵	خلد بداماں کوئے محمد
۲۱۶	بتائیں ہم محمد مصطفےٰ کو کیا سمجھتے ہیں	۲۳۶	ہے خدا پاک انکا ہے انہیں کی کل خدائی
۲۱۷	ہمیں بھی یا رسول اللہ جمال اپنا دیکھا دینا	۲۳۷	اے حبیب خدا سرور انبیاء میری کشتی کنارے لگا دیجئے
۲۱۹	ہو جائے میسر رخ انور کا نظارا	۲۳۷	الفت سے جسے شہ کی سرشار نہیں دیکھا
۲۱۹	قرار بے قراراں چارۂ بیچارگاں تم ہو	۲۳۸	کوئی کیا سمجھے ان کی شان کیسی بیمثالی ہے

Scanned with CamScanner

۲۳۹	تاجدار عرب بادشاہ عجم وجہ کون ومکاں آپکی ذات ہے	۲۵۷	اے شہنشاہ کون ومکاں اب مرے دل کی دنیا بسانے میں کیا دیر ہے
۲۴۰	جو چمکتا رہا دونوں عرش پر عرش کا وہ ستارا مدینے میں ہے	۲۵۷	اس زمیں پر چلو سر کے بل مومنو! جس زمیں پر پڑے مصطفے کے قدم
۲۴۱	یہ ہے خلاق دو جہاں کی عطا	۲۵۸	تمہارا در جسے اے شاہِ دوسرا مل جائے
۲۴۱	دل مومن پہ فضل کبریا بھرپور ہوتا ہے	۲۵۹	جہاں میں ہونے کو انجم کہ ماہتاب نہیں
۲۴۲	محمدِ مصطفےٰ سے جسکو خلوص دل سے پیار ہوگا	۲۵۹	نہ خیال میکدہ ہے نہ ہے جستجوئے مینا
۲۴۳	تمنائے دل مضطر یہ کم سے کم نکل جائے	۲۶۰	بلا لیجے مدینہ اب تو آقا غم کے ماروں کو
۲۴۴	جسے خلق کہتی ہے لامکاں وہ مرے نبی کا مکان ہے	۲۶۱	خدا کا حکم ہے اپنا ہی یہ خیال نہیں
۲۴۴	لرزاں مری پلکوں پہ اب اشکوں کی لڑی ہے	۲۶۲	خدا نے سارے حسینوں میں لاجواب کیا
۲۴۵	اے حبیب کبریا میری مدد فرمایئے	۲۶۳	غمزدہ دل لبھانے میں کیا دیر ہے
۲۴۶	جلوہ افروز ہیں جس جگہ مصطفےٰ لیکے قسمت جو جائے چلوں سر کے بل	۲۶۴	مظہر قدرت رحمٰن مدینے والے
۲۴۷	زلف اطہر رخ سرکار پہ لہرائی ہے	۲۶۵	وہ دلکشی نہ چمن میں نہ لالہ زار میں ہے
۲۴۸	ہیں اگرچہ بہت ہمارے گناہ	۲۶۶	مہ وخوران کے ایماء پر چلے ہیں
۲۴۸	وہ ہے کمال شہ مدینہ کہ جس پہ ہر اک کمال صدقے	۲۶۷	مشکل میں جو گھبرا کے ترا نام لیا ہے
۲۴۹	سب پہ لازم ہیں اس کے کل آداب	۲۶۸	پیارے محبوب کے آل واصحاب پر رستم کوئی ڈھائے تو میں کیا کروں
۲۵۰	مشکل ہے سمجھ لے کوئی اسرار مدینہ	۲۶۸	جب انکی ولادت کے آثار نظر آئے
۲۵۱	زد میں طوفان کی ہے سفینہ مرا ہر طرف دیکھتا ہوں کنارا نہیں	۲۶۹	یٰسین وطٰہٰ ان کو کہا ہے کتاب میں
۲۵۱	وقت وہ بھی عجیب ہوتا ہے	۲۷۰	ہمیں تو آسرا ہے بس تمہارا یا رسول اللہ
۲۵۲	غموں سے کیجئے آزاد یا رسول اللہ	۲۷۱	نہوتا زمزم نہوتا کوثر اگر حبیب خدا نہوتے
۲۵۳	بھیک دیدیجئے شاہ کون ومکاں اپنے حالات غربت سدھر جائینگے	۲۷۲	حقدار ہی کیا خلد کا مختار ہوا ہے
۲۵۴	معمارِ حقیقت کی تعمیر نرالی ہے	۲۷۳	یہ ازل کا طے شدہ ہے نیا مسئلہ نہیں ہے
۲۵۴	وہ محبوبِ خدا ہیں کوئی کیا جانے مقام انکا	۲۷۴	وہ نبی سے وابستہ وہ خدا سے وابستہ
۲۵۵	خواہش خلد و جنت نہیں ہے مجھے اور سطوت حکومت نہ زر چاہئے	۲۷۵	شب وروز مصروف ذکر نبی ہوں یہ میری عبادت نہیں ہے تو کیا ہے
۲۵۶	کوئی ایسا نہ خوش خصال آیا		
۲۵۶	تاجداروں کے تاجدار ہیں آپ	۲۷۶	ہر سمت دو جہاں میں رسالت کی دھوم ہے

Scanned with CamScanner

۲۷۷	شمس مانگو نہ قمر مانگو نہ تارا مانگو	۲۹۴	ذکر کرتا ہوں میں ستاروں کا
۲۷۸	شان خالق دیکھ لی آقا کی صورت دیکھ کر	۲۹۵	کتنا دلدوز ہے ذکرِ سبطِ نبی بزم میں جس کو دیکھو وہ غمگین ہے
۲۷۹	خدائے پاک رب العالمیں ہے	۲۹۵	نازنیں، دلربا ہیں شہ کربلا
۲۸۰	مخزن علم وعرفان اور آگہی	۲۹۶	آل خیر الوریٰ ہیں شہ کربلا
۲۸۰	ملتفت مجھ پہ شاہ امم ہو گئے	۲۹۶	حامیٔ دین خیر الوریٰ آ گئے
۲۸۱	دل مرا مسکن محبوب ہوا خوب ہوا	۲۹۷	اک طرف ظالم یزیدی فوجی لشکر دیکھئے
۲۸۱	ہم کو کیا کیا نہ خیر الوریٰ سے ملا	۲۹۸	ہر اک خواہش دانہ پانی لٹا دی
۲۸۲	مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ	۲۹۸	شہید اعظم قسم خدا کی چمک رہے تھے چمک رہے ہیں
۲۸۳	نعرۂ تکبیر اللہ اکبر	۲۹۹	جنت کا تاجدار حسین شہید ہے
۲۸۴	میرے آقا کا مجھ پر کرم دیکھئے	۳۰۰	نماز حسین اور اذان بلالی
۲۸۵	عظمت نہ ملے گی اسے عزت نہ ملیگی	۳۰۰	نور نظر علی کے ہو زہرا کے لال ہو
۲۸۵	زباں پہ جس کی محمد کا پیارا نام آیا	۳۰۱	اسلام پر حسین نے احسان کر دیا
۲۸۶	ابوالبشر کیلئے بھی سبب ضروری ہے	۳۰۱	کتنی فزوں ہے دوستو عظمت حسین کی
۲۸۷	درِ خدا سے تری ہر طلب ادھوری ہے	۳۰۲	نور چشم علی ابن زہرا اور حبیب خدا کے نواسے
۲۸۸	گلہائے مناقب	۳۰۳	نور چشم نبی ابن مولا علی اور سکون دل فاطمہ آپ ہیں
۲۸۹	انبیاء کے بعد ہر انساں سے افضل آپ ہیں	۳۰۴	فوج فساق کو خاطر میں نہ لاتے ہیں حسین
۲۸۹	حلیم وصادق وصدق وصفا صدیق اکبر ہیں	۳۰۵	مصطفےٰ جان راحت پہ لاکھوں سلام
۲۹۰	عدل وانصاف عمر کا آج بھی سکہ رواں	۳۰۵	شافع روز محشر پہ لاکھوں سلام
۲۹۰	بعد صدیق اشرف ہیں اشراف سے	۳۰۶	عبادت یاد آئیگی ریاضت یاد آئیگی
۲۹۲	ہیں سخاوت کے پیکر اور ذوالنورین بھی	۳۰۷	ہے رسوائے زمانہ وہ یزید نابکار ابتک
۲۹۲	صاحبِ جود وسخاوت حضرت عثمان ہیں	۳۰۸	بد یقیں ہرگز سمجھ سکتا نہیں اسرار غوث
۲۹۳	قیصر وکسریٰ کے فاتح اور ہیں شیر خدا	۳۰۹	کہہ رہے ہیں اہل ایماں غوث اعظم دستگیر
۲۹۳	مرکز نورِ ولایت حضرت مولیٰ علی	۳۱۰	قادریوں کو ہے محشر میں سہارا غوث کا
۲۹۴	حضرت صدیق اور فاروق وعثمان وعلی		

Scanned with CamScanner

۳۱۱	ہوا تنا کرم کم سے کم غوث اعظم
۳۱۱	ولیوں کے تاجدار ہیں سرکارِ غوث پاک
۳۱۲	مذہب اہلسنت ہی ہے دین حق اس کی حد سے جو باہر نکل جائے گا
۳۱۳	سرکارِ غوث پاک بہت ہی حسین ہیں
۳۱۳	انوار مدینہ سے قدرت نے سنوارا ہے
۳۱۴	نہ کیوں ہو اوج پر مشکل کشائی میرے خواجہ کی
۳۱۵	تمہارا ذکر ہوا ہے جہاں غریب نواز
۳۱۶	ہے آستانہ ترا فیض بار یا خواجہ
۳۱۶	ہزاروں فخر غلامی پہ اور لاکھوں ناز
۳۱۷	شاہ کونین کی ہیں آنکھ کے تارے خواجہ
۳۱۷	کتنی اونچی شانِ خواجہ
۳۱۸	بڑے یقین سے آئے ہیں ہم غریب نواز
۳۱۸	آفتاب چشتیاں ہیں حضرت مخدوم پاک
۳۲۰	آفتاب شریعت کچھوچھہ میں ہے ماہتاب طریقت کچھوچھہ میں ہے
۳۲۰	بارش فیض اشرف ہے ہر روز و شب
۳۲۱	اے آل نبی اولاد علی یا شاہ بلاقی بندہ نواز
۳۲۲	نظر کے سامنے ہے تیر دریا شاہِ درگاہی
۳۲۳	مصطفےٰ کا دیکھئے احسان پیلی بھیت میں
۳۲۴	شاہی کے مقدس روضے کی اب ہاتھ میں میرے جالی ہے
۳۲۴	یوں ولی تو آج بھی ہیں بہت مجھے شاہی سے پیار ہے
۳۲۵	مجھ کو دولت نہ جاہ و حشم چاہیئے
۳۲۶	خدا کا فضل ہے ہم پر محمد کی عنایت ہے
۳۲۶	عجب شان سرکار وارث علی ہے
۳۲۷	برستی ہے جہاں رحمت شبانہ
۳۲۸	تمہارا اس پہ ہر انعام اللہ ہو میاں ہوگا
۳۲۹	تری فکر ہے تر اذکر ہے نہ الم نہ کوئی ملال ہے
۳۲۹	نعیمی ہونے کا اسکو پیام آجائے
۳۳۰	نرالی شان کے صدر الافاضل اک مقرر تھے
۳۳۱	کان جود و سخا نعیم الدیں
۳۳۲	تمہارا نام لیا ہے جہاں نعیم الدیں
۳۳۲	ہمارے مقتدا و پیشوا صدر الافاضل ہیں
۳۳۳	السلام اے حضرت صدر الافاضل السلام
۳۳۴	بلند اپنا مقدر دکھائی دیتا ہے
۳۳۵	اہل دل ہی جانتے ہیں عظمت عبد القدیر
۳۳۶	قدیری میکشو آؤ یہ میخانہ قدیری ہے
۳۳۷	قدیری ہوں بلندی پر مری واللہ قسمت ہے
۳۳۸	بلندی پر مقدر ہیں تمامی اہلسنت کے
۳۳۸	یارب رہے آباد گلستان قدیری
۳۳۹	ہر اک ہے معترف تیری عبادت کا ریاضت کا
۳۴۰	جس جگہ ہر وقت ہر سو بارشِ انوار ہے
۳۴۱	آستان قدیری ہے پیش نظر آج میرا دلی مدعا مل گیا
۳۴۱	جو دل سے عاشق عبد القدیر ہو جائے
۳۴۲	شاد و آباد ہر دم رہے یا خدا یہ بصیری قدیری حسیں انجمن
۳۴۳	پیشوائے دین و ملت حضرت عبد القدیر
۳۴۴	سنا ہے ہم نے یہ کہتے ہوئے زمانے کو
۳۴۴	آپکے آستاں پہ شہ اولیاء جب کوئی تشنہ لب تشنہ کام گیا

Scanned with CamScanner

۳۴۵	تو شمع ولایت ہے ہر دل ترا پروانہ
۳۴۶	عزیزو! حامیٔ سنت کا عرس پاک ہے آج
۳۴۶	نور نگاہ شاہجی عبدالقدیر ہیں
۳۴۷	الطاف عرس پاک میں خواجہ پیا کے دیکھ
۳۴۷	گھر گھر شہرہ تیرا آقا
۳۴۸	عبدالرشید جلوہ ہیں عبدالقدیر کا
۳۴۹	پیکر صبر و رضا ہیں حضرت عبدالرشید
۳۵۰	اہل نظر کے واسطے یہ دن ہے عید کا
۳۵۰	کیف و سرور چھائے ہیں انوار چھائے ہیں
۳۵۱	ہم سے رخصت آج یہ حضرت ہمارے ہو گئے
۳۵۲	آ گئے جو بھی دربارِ اسرار میں
۳۵۳	برکتوں کی ہے بہتات رمضان میں
۳۵۳	مبارک ہو مسلمانوں مہ رمضان آیا ہے
۳۵۵	بھول کر بھی تو نہ دل آزاری ماں باپ کر
۳۵۶	نجدیو! لاؤ ایمان سرکار پر دشمنیٔ حبیب خدا چھوڑ دو
۳۵۷	ہوتا نہیں سرکار سے مانوس منافق
۳۵۷	جہاں جہاں مرا محبوب ناپسند ہوا
۳۵۸	ماؤ! بہنو! خدا کو یاد کرو
۳۵۹	ماؤ! بہنو! تمہیں کافی ہے یہ عبرت کیلئے
۳۶۰	اللہ کی ملیگی عنایت نماز میں
۳۶۰	خدا کو یاد کرو مومنو! نماز پڑھو
۳۶۲	یا شہ بحر و بر ہو کرم کی نظر در پہ حاضر ہوا ہے غلام
۳۶۴	پیارے نبی پر ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
۳۶۵	یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
۳۶۸	اعلیٰ سے اعلیٰ بہتر سے بہتر صلی اللہ علیہ وسلم
۳۶۹	صلیٰ علیٰ محمد سلم علیٰ محمد
۳۷۰	شافع روز محشر پہ لاکھوں سلام
۳۷۱	شمس الضحیٰ سلام علیک
۳۷۲	آفتاب رسالت پہ لاکھوں سلام
۳۷۴	شہنشاہ بطحیٰ سلام علیکم
۳۷۷	رسول معظم سلام علیکم
۳۷۷	شاہ کون و مکاں السلام السلام
۳۷۸	یا نبی الہدیٰ سلام علیک
۳۸۱	شجرۂ قادریہ جمالیہ شیریہ بصیریہ قدیریہ رشیدیہ
۳۸۱	شجرۂ چشتیہ نظامیہ اشرفیہ قدیریہ
۳۸۲	الٰہی صاحب عرفان کر دے
۳۸۳	طفیل مصطفےٰ یارب ہمیں ایماں کی دولت دے
۳۸۵	حسن کی آن بان ہے سہرا
۳۸۶	یہ سہرا چاند پہ مثل گھٹا معلوم ہوتا ہے
۳۸۷	علاء الدین کے رخ پر بہت ہے ضوفشاں سہرا
۳۸۸	مناظر اعظم ہند کا خطاب
۳۹۰	فہرست

Scanned with CamScanner

اُردو ھندی ترجمہ قرآن کریم

بصیرۃ الایمان وتفسیر قدیری بدیعی

جس میں لفظی ترجمے کے ساتھ ساتھ سلاست کو بھی برقرار رکھا گیا ہے۔ تفسیر قدیری بدیعی ایسی تفسیر ہے جس میں قرآن کریم کی ہر آیت کی تفسیر اتنی تفصیل سے کی گئی ہے کہ پڑھنے والا قرآنی مطالب کو بخوبی سمجھ سکے۔ قرآن کریم کی ہر آیت کی تفسیر یہ طرۂ امتیاز ہے۔ ہدیہ: دوسو پچاس روپے /250

ہر سنی مسلمان کے گھر میں اس ترجمے وتفسیر کا ہونا بہت ضروری ہے

ھزاروں احادیث کریمہ کا عظیم ذخیرہ

مداری شریف مع تشریحات بصیرۃ العرفان

سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم قبلہ حدیث شریف کی ایک عظیم الشان کتاب مداری شریف لکھ رہے ہیں اور اب تک ۱۳۵۰۰ احادیث کریمہ اوران پر تبصرہ تحریر فرما چکے ہیں۔

یہ احادیث کریمہ کا عظیم مجموعہ تقریباً پانچ ہزار صفحات پر مشتمل ہوگا اور اس میں تقریباً دس ہزار احادیث کریمہ، انکا اُردو ہندی ترجمہ اور انکی تشریحات بصیرۃ العرفان کے نام سے ہونگی۔ دعاؤں کے ساتھ انتظار فرمائیے۔

Scanned with CamScanner